عورتوں سے متعلق پاکی وناپاکی کے احکام پر مشتمل آسان انداز میں تفصیلی کتاب بنام

خواتین کے مخصوص مسائل

پیشکش: مجلسِ افتاء (دعوتِ اسلامی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نام کتاب : خواتین کے مخصوص مسائل

پیش کش : مجلسِ افتاء (دعوتِ اسلامی)

کل صفحات : 178

پہلی بار : صفر المظفر ۱۴۴۳ھ، اکتوبر 2021ء تعداد: 10000(دس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی بعض شاخیں

01	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی	فون: UAN: +92 21 111 25 26 92
02	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	فون: 92 312 4968726
03	فیصل آباد: امین پور بازار	فون: 041-2632625
04	میرپور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیداں میرپور	فون: 05827-437212
05	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	فون: 022-2620123
06	ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	فون: 061-4511192
07	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	فون: 051-5553765
08	نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB بینک	فون: 0244-4362145
09	سکھر: فیضانِ مدینہ، مدینہ مارکیٹ بیراج روڈ	فون: 0310-3471026
10	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	فون: 055-4441616
11	گجرات: مکتبۃ المدینہ فوارہ چوک	فون: 0333-6261212 053-3512226

E mail: ilmia@dawateislami.net www.dawateislami.net

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	**پہلا باب** **حیض و نفاس کے متعلق آیات و احادیث**	18
2	حیض سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ	18
3	حیض کی ابتداء کے متعلق روایات	19
4	حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کے متعلق احادیث	20
5	طُہر (پاکی) کی کم از کم مدت کے متعلق حدیث	21
6	نفاس کی مدت کے متعلق چند احادیث	22
7	حیض کا خون دس دن سے اور نفاس کا چالیس دن سے بڑھ جانے کے متعلق احادیث	23
8	سفید کے علاوہ کسی رنگ کی رطوبت دیکھنے کے متعلق احادیث	24
9	نمازیں شروع کرنے کے بعد دوبارہ داغ لگنے کے متعلق حدیث	26
10	حاملہ خاتون کو خون آئے تو اس کے متعلق روایات	27
11	استحاضہ کے متعلق احادیث و روایات اور ان کی تشریح	28
12	استحاضہ کے متعلق مختلف احادیث میں مختلف احکام بیان ہونے کی وجوہات	29
13	وہ مستحاضہ جس کو حیض کی عادت معلوم ہو، اس کے متعلق روایات	29
14	وہ مستحاضہ جس کو حیض کی عادت معلوم نہ ہو، اس کے متعلق روایات	31
15	وہ روایات جن میں مستحاضہ کو دن میں تین بار غسل کرنے کا حکم ہوا	33
16	مستحاضہ سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے متعلق احادیث	34
17	**حیض کی حالت میں لازم ہونے والے احکام سے متعلق روایات**	34
18	حیض میں قرآن پڑھنے کے متعلق احادیث	34
19	حیض میں قرآن چھونے کے متعلق احادیث	35
20	حالت حیض میں مسجد کے اندر داخل ہونے کے متعلق احادیث	36
21	حالت حیض میں طواف کے متعلق حدیث	36
22	حیض کی حالت میں صحبت سے ممانعت کے متعلق احادیث	37
23	حیض کی حالت میں ناف کے نیچے سے گھٹنے تک کے حصے سے لذت حاصل کرنے کے متعلق روایات	38

24	حیض کی وجہ سے چھوٹنے والی نماز اور روزوں کی قضا کے متعلق احادیث	39
25	حیض کے بعد غسل کرنے سے پہلے کی حالت کے متعلق روایت	40
26	حیض کی حالت میں سجدہ تلاوت واجب نہ ہونے کے متعلق روایت	40
27	**متفرقات**	41
28	حیض کی حالت میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر کفارے کا حکم	41
29	حیض کی حالت میں شوہر کے ساتھ ایک لحاف / چادر میں لیٹنے کے متعلق حدیث	42
30	رات کو اٹھ کر حیض کا اختتام چیک کرنے کے متعلق روایات	43
31	حیض والے کپڑے کو دھونے اور دوبارہ استعمال کرنے کے متعلق احادیث	44
32	کپڑا دھونے کے باوجود حیض کا اثر باقی رہ جائے تو اس کے متعلق احادیث	46
33	حائضہ کا ہاتھ بڑھا کر مسجد سے چیز پکڑنا	46
34	حالت حیض میں شوہر کے بالوں میں کنگھی کرنا	47
35	حائضہ کے تھوک اور جوٹھے کے متعلق حدیث	47
36	حائضہ کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھنے کے متعلق حدیث	48
37	نمازی کے کپڑے کا کچھ حصہ حیض والی عورت کے اوپر آجانا	49
38	روایات اس بارے میں کہ حائضہ نماز کے وقت ذکر و اذکار کرے	49
39	حائضہ کا پسینہ پاک ہونے کے متعلق روایت	50
40	حالت حیض میں میت کو غسل دینے کے متعلق روایت	51
41	حائضہ کا ہاتھ وضو کے پانی میں لگ جانے کے متعلق روایت	51
42	**دوسرا باب** **حیض، نفاس اور استحاضہ کے شرعی مسائل واحکام**	52
43	**پہلی فصل** **حیض، نفاس اور استحاضہ کے بارے میں بنیادی باتیں**	53
44	حیض و نفاس کے احکام سیکھنے کا حکم	53
45	حیض، نفاس اور استحاضہ کی تعریفات	54
46	حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق	54
47	حیض آنے کی کیا حکمت ہے؟	54

48	**حیض کے متعلق بنیادی تفصیلات**	55
49	کیا حیض آنے کے لئے عمر کی کوئی حد ہے؟	55
50	حیض کا خون کس کس رنگ کا ہو سکتا ہے؟ کیا سفید یا سیاہ بھی ہو سکتا ہے؟	55
51	کپڑے / پیڈ پر رطوبت جب دیکھی تو رنگ کچھ اور تھا لیکن سوکھنے کے بعد کچھ اور ہو گیا تو کس کا اعتبار کریں گے؟	55
52	کیا دنوں کی تعداد کے اعتبار سے حیض کی کوئی مدت مقرر ہے؟	56
53	حیض کی مدت میں دن اور رات کا اعتبار سورج سے کریں گے یا گھنٹوں کے اعتبار سے؟	56
54	کیا حیض کے لئے ضروری ہے کہ تین دن رات تک مسلسل خون جاری رہے؟	57
55	خون شروع ہو کر بند ہو گیا اور پھر تین دن پورے ہونے سے پہلے کچھ دیر کے لئے آیا، تو کیا حیض ہو گا؟	57
56	حیض کا خون دس دن مکمل ہونے کے بعد بھی جاری رہے تو کیا حکم ہے؟	57
57	پہلے حیض آیا پھر کئی سال تک نہ آیا اور اب دوبارہ خون آیا تو کیا پرانی عادت کے مطابق حساب کیا جائے گا یا نہیں؟	58
58	رات کو سوتے وقت حیض جاری تھا لیکن صبح اٹھی تو کوئی نشان نہ تھا تو کیا نماز عشاء پڑھنی ہو گی؟	58
59	رات کو سوتے وقت حیض نہیں تھا لیکن صبح اٹھی تو حیض شروع ہو چکا تھا تو ناپاکی کا حکم کب سے ہو گا؟	58
60	نابالغہ لڑکی رات کو سوئی تھی صبح اٹھی تو وہ بالغہ ہو چکی تھی۔ کیا اسے عشاء کی نماز قضا کرنی ہو گی؟	58
61	**نفاس کے متعلق بنیادی معلومات**	59
62	نفاس کیا ہے؟	59
63	بچہ مکمل باہر نکلنے سے پہلے جو خون نکلے کیا وہ نفاس ہے؟	59
64	بچہ پیدائش سے قبل فوت ہو گیا اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالنا پڑا تو نفاس کا حکم کب سے ہو گا؟	59
65	اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے پر ایک لمحہ بھی خون نہ آیا تو کیا اس پر غسل فرض ہو گا؟	59
66	اگر آپریشن کے ذریعے پیٹ کاٹ کر بچہ نکالا گیا تو پھر نفاس کے کیا احکام ہوں گے؟ کیا زخم سے نکلنے والا خون نفاس کہلائے گا؟	60
67	نفاس کے خون کا رنگ کیا ہو سکتا ہے؟	60
68	حمل ساقط ہونے (گر جانے) کی صورت میں نکلنے والا خون نفاس ہو گا، حیض ہو گا یا استحاضہ؟	60
69	حمل گرنے کے بعد اگر خون دس دن کے بعد بھی نہ رکے تو اب کیا حکم ہے؟	61
70	کیا نفاس کے لئے بھی دنوں کی تعداد کے اعتبار سے کوئی مدت مقرر ہے؟	61
71	اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس (40) دن سے پہلے ہی خون رک گیا تو کیا چالیس دن پورے کر کے ہی نمازیں شروع کرے گی؟	61

72	بچے کی پیدائش کے چند دن بعد خون رک گیا اور پھر 15 یا زیادہ دنوں کے بعد چالیس دنوں کے اندر ہی پھر خون آگیا تو کیا یہ نفاس ہے؟	62
73	بچے کی پیدائش کے بعد آنے والا خون چالیس دنوں کے بعد بھی جاری ہے تو اب کیا حکم ہوگا؟	62
74	اگر جڑواں بچے ہوئے تو نفاس کا حکم پہلے بچے سے ہوگا یا دوسرے بچے سے؟	63
75	**دوسری فصل** **حیض، نفاس کی عادت مقرر ہونے یا بدلنے کی صورتیں اور احکام**	64
76	**پہلی بار حیض و نفاس آنے کی مختلف صورتیں اور احکام**	64
77	زندگی میں پہلی بار آنے والا خون کیا حیض ہی ہوگا یا استحاضہ بھی ہو سکتا ہے؟ اس کی مختلف صورتوں کا بیان	64
78	پہلے بچے کی پیدائش پر آنے والے خون کی مختلف صورتیں اور احکام	65
79	**جس عورت کو پہلے بھی حیض و نفاس آچکا ہو اس کی مختلف صورتیں اور احکام**	66
80	جسے پہلے بھی حیض و نفاس آچکا ہو اس کی عادت میں تبدیلی کی صورتوں کو سمجھنا مشکل کیوں ہے؟	66
81	جسے روٹین کے مطابق ہی خون آیا، اس کی عادت میں تبدیلی کا حکم	66
82	نفاس میں تبدیلی و عادت بدلنے کی صورتیں	67
83	نفاس کی عادت بدلنے کی مثالوں کے ذریعے وضاحت	67
84	حیض میں تبدیلی اور عادت بدلنے کی صورتیں	69
85	حیض میں عادت کی تبدیلی کتنے اعتبار سے ہو سکتی ہے؟	69
86	**خلافِ عادت دس دن سے زیادہ خون آنے کی مختلف صورتیں اور احکام**	70
87	اصول کی مثالوں کے ذریعے وضاحت	70
88	پہلی صورت (دس دن سے زیادہ خون یوں آیا کہ عادت کے دنوں میں بالکل نہیں آیا یا تین دن سے کم آیا)، مثالیں اور وضاحت	70
89	دوسری صورت (دس دن سے زیادہ خون یوں آیا کہ عادت کے سارے دنوں میں بھی آیا اور اس کے علاوہ بھی آیا) مثالیں اور وضاحت	72
90	تیسری صورت (دس دن سے زیادہ خون یوں آیا کہ عادت کے دنوں میں تین دن یا زیادہ آیا، بقیہ غیر عادت میں آیا) مثالیں اور وضاحت	74
91	تینوں صورتوں کا خلاصہ	76
92	حیض کا خون خلافِ عادت آئے لیکن دس دن سے کم آئے تو اس کی مختلف صورتیں اور احکام مع امثلہ	76

نمبر	عنوان	صفحہ
93	خلاصہ	78
94	**تیسری فصل** **حیض و نفاس ختم ہونے کے متعلق احکام**	80
95	اگر حیض و نفاس کا خون رک جائے تو کیا حیض و نفاس کا حکم ختم ہو گیا؟	80
96	(1) اکثر مدت پر اختتام، (2) اکثر مدت سے تجاوز، (3) اکثر مدت سے پہلے ہی اختتام	80
97	اکثر مدت پر یا اکثر مدت کے بعد خون رکنے کی صورتوں میں مختلف احکام کی وضاحت	81
98	ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم	81
99	نماز پڑھنے، تلاوت کرنے اور مسجد میں جانے کا حکم	82
100	جس وقت دس دن مکمل ہوئے اس وقت نماز کا بالکل تھوڑا سا وقت رہ گیا تھا تو کیا یہ نماز فرض ہو گی؟	82
101	ان دو صورتوں میں رمضان و غیر رمضان کا روزہ رکھنے کا حکم	83
102	نماز، روزے کے مسئلے کی مثال کے ذریعے وضاحت	83
103	**اکثر مدت سے پہلے خون رکنے کی صورت میں مختلف احکام**	84
104	تین ممکنہ صورتیں	84
105	دس دن سے کم لیکن عادت کے دن مکمل ہونے پر خون رکا تو نماز کا حکم	84
106	اگر عورت غسل نہیں کر سکتی تو نماز فرض ہونے کے لیے کتنا وقت درکار ہے؟	85
107	غسل یا تیمم کرنے کا وقت حیض کے حکم میں ہو گا	85
108	غسل یا تیمم کرنے کا وقت ہر اعتبار سے حیض کے حکم میں نہیں بلکہ بعض اعتبار سے ہے	86
109	نماز فرض ہونے کے لئے جو غسل درکار ہے یہ کس قسم کا ہے اور اس کے لئے کتنا وقت معتبر مانا جائے گا	86
110	روزے کا حکم	87
111	ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم	87
112	خون رکا تو نماز کے ٹائم کا فقط ایک منٹ باقی تھا، کیا اس وقت کے گزرنے سے نماز فرض ہو گئی اور عورت پاک ہو گئی	88
113	خون جب رکا تو اس وقت نماز پنجگانہ میں سے کسی نماز کا وقت نہیں تھا تو۔۔۔	88
114	مثال کے ذریعے وضاحت	88
115	اگر دسویں دن 2 بجے خون رکا اور 3 بجے دس دن مکمل ہونے ہیں تو کیا حیض کے ختم ہونے کا اعتبار 3 بجے ہو گا؟	89
116	ایک عورت غسل کے ذریعے پاک ہوئی اور دوسری ذمہ پر نماز قرض ہونے کی وجہ سے، دونوں کے احکام میں فرق	90
117	**اکثر مدت اور عادت دونوں سے پہلے خون کے رکنے پر شرعی احکام**	91

118	پچھلی بار 7 دن حیض آیا لیکن اس ماہ 5 دن پر ہی خون رک گیا، کیا نمازیں شروع کرے گی؟	91
119	عادت کے دن مکمل ہونے سے پہلے ہی خون رک گیا تو کیا فوراً نماز شروع کر دے یا کچھ انتظار کرے؟	91
120	مثال کے ذریعے مسئلے کی وضاحت	91
121	اس صورت میں نماز کے لئے انتظار کا حکم کیوں؟	92
122	**تین دن سے پہلے حیض و نفاس کا خون رکنے پر شرعی احکام**	92
123	تین دن سے پہلے خون رکنے کی صورت میں نماز کے لئے انتظار کا حکم	92
124	نفاس کا خون فقط 2 دن آیا تو کیا وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں؟	93
125	**عادت سے پہلے خون رکنے کی صورت میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم**	93
126	ایک بار 7 دن، اگلے ماہ 5 دن اور پھر اگلے ماہ 7 دن خون آیا تو ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم	94
127	جس کی عادت ہو ایک دن خون آنے اور دوسرے دن نہ آنے کی، اس کے لئے احکام کی تفصیل	94
128	**چوتھی فصل** **احکام الاستمرار (خون کے لگاتار جاری رہنے کے مسائل)**	96
129	استمرار سے کیا مراد ہے؟	96
130	حقیقی استمرار اور حکمی استمرار کی وضاحت	96
131	استمرار کی چار ممکنہ صورتیں	96
132	صحیح خون، فاسد خون، صحیح طُہر اور فاسد طُہر کی تعریفات	97
133	صحیح طُہر اور فاسد طُہر کی مثال کے ذریعے وضاحت	97
134	صحیح خون، فاسد خون، صحیح طُہر اور فاسد طُہر کی پہچان کی ضرورت اور فائدہ	98
135	معتادہ (عادت والی عورت) کی تعریف	98
136	معتادہ (عادت والی عورت) کے استمرار کا حکم	99
137	**مبتدئہ (جس کو پہلی بار خون آیا، اس) کے استمرار کی صورتیں اور احکام**	99
138	پہلی صورت (پہلا خون ہی دس دن سے زیادہ جاری رہا)	99
139	دوسری صورت (صحیح خون و صحیح طُہر کے بعد استمرار)	100
140	تیسری صورت (فاسد خون و فاسد طُہر کے بعد استمرار)	100
141	چوتھی صورت (صحیح خون، فاسد طُہر کے بعد استمرار)	102
142	طُہر فاسد کی ایک صورت (15 دن کے بعد ایک دن خون آیا پھر 15 دن نہیں آیا)	102

143	**پانچویں فصل** **مُضِلّہ / متحیّرہ کے احکام**	104
144	مُضِلّہ / متحیّرہ کی تعریف	104
145	حیض و نفاس کے متعلق اپنی عادت یاد رکھنے کا حکم	104
146	مشورہ	104
147	عادت بھولنے کے اسباب	104
148	جو عورت اپنی عادت ہر اعتبار سے مکمل طور پر بھول چکی ہو اس کے لئے تحرّی (غور و فکر) کا حکم	105
149	اگر تحرّی (غور و فکر) کے باوجود کسی طرف غلبہ ظن حاصل نہ ہو تو۔۔۔؟	105
150	نماز، روزہ، طواف، ازدواجی تعلقات، قرآن پڑھنے وغیرہ احکام کی تفصیل	105
151	فقط اتنا یاد ہے کہ مہینے کے آخری عشرے میں تین دن حیض آتا تھا، اب خون جاری ہونے پر احکام	106
152	فقط اتنا یاد ہے کہ مہینے کے آخری عشرے میں چھ دن حیض آتا تھا، اب خون جاری ہونے پر احکام	107
153	نفاس کی عادت بھول جانے کی صورت میں احکام	108
154	**فاسد یا استحاضہ کے خون کی آٹھ صورتیں**	108
155	نو سال سے پہلے آنے والا خون	109
156	پچپن سال عمر کے بعد آنے والا خون	109
157	حمل کی حالت میں آنے والا خون	109
158	تین دن سے کم آنے والا خون	109
159	دس دن / چالیس دن سے زیادہ آنے والا خون	109
160	حیض کی عادت کے علاوہ آنے والا خون	109
161	نفاس کی عادت کے علاوہ آنے والا خون	110
162	**چھٹی فصل** **حیض، نفاس اور استحاضہ کے شرعی احکام**	111
163	وہ آٹھ احکام جو حائضہ اور نفاس والی عورت کے لئے ایک جیسے ہیں	111
164	**حرمتِ نماز کے متعلق مسائل**	111
165	حیض و نفاس والی کے لئے کونسی نماز حرام ہے؟	111
166	حیض و نفاس والی کے لئے سجدہ شکر کا حکم	111

167	حیض و نفاس والی کے لئے سجدہ تلاوت کا حکم	112
168	حیض و نفاس کی حالت میں چھوٹ جانے والی نمازوں کا حکم	112
169	نمازیں نہ پڑھنے والے دنوں میں عورت کیا کرے؟ حیض کی وجہ سے چھوٹی ہوئی نماز کا کیا ثواب مل سکتا ہے؟	112
170	جو نماز پڑھی اس کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی حیض شروع ہو گیا، کیا یہ نماز ہو گئی؟	113
171	حیض شروع ہونے سے پہلے عورت نماز پڑھ سکتی تھی لیکن نہ پڑھی اور حیض شروع ہو گیا، کیا گناہ ہو گا؟	113
172	عورت کو اندازہ ہے کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے حیض شروع ہو جائے گا تو کیا نماز نہ پڑھنے کا اختیار ہے؟	114
173	نماز کے دوران حیض شروع ہو گیا تو اب کیا حکم ہے؟	114
174	جس وقت حیض بند ہوا اس وقت کی نماز کا حکم	115
175	پہلی بار حیض آیا تو کیا فوری نمازیں چھوڑ دے یا ابھی پڑھتی رہے؟	115
176	عادت کے دن پورے ہونے کے بعد بھی خون جاری ہو تو نماز کا حکم	115
177	عادت کے دن آنے سے پہلے خون جاری ہو جائے تو نمازوں کا حکم	116
178	مثال کے ذریعے مسئلے کی وضاحت	116
179	**حرمتِ روزہ کے متعلق مسائل**	117
180	حیض و نفاس میں روزہ فرض نہ ہونے کی ایک حکمت	117
181	حیض و نفاس والی کے لئے روزہ رکھنے کا حکم	117
182	رمضان کے جو روزے حیض و نفاس کی وجہ سے چھوٹ گئے، ان کا حکم	118
183	روزے کی حالت میں حیض شروع ہو گیا تو روزے کا حکم	118
184	نفلی روزہ حیض کی وجہ سے ٹوٹ گیا تو اس کی قضا کا حکم	118
185	جس دن روزہ رکھنے یا نفل پڑھنے کی منت مانی تھی اسی دن حیض آ گیا تو اب منت کا حکم	118
186	خاص حیض والے دن روزہ رکھنے کی منت مانی تو اس منت کا حکم	119
187	**قرآن پڑھنے کے متعلق مسائل**	119
188	حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک پڑھنے کا حکم	119
189	ایک آیت پڑھنے کا حکم	119
190	قرآن کی کوئی آیت قرآن کی نیت کے بغیر پڑھنے کا حکم	119
191	حمد و ثنا والی آیات کی کچھ مثالیں	120
192	دم کرنے کی نیت سے کوئی آیت یا سورت پڑھنے کا حکم	120

193	قرآن سیکھنے والی یا سکھانے والی عورت کا حیض ونفاس میں قرآن پڑھنا	121
194	حیض ونفاس والی اگر منہ اچھی طرح دھولے تو کیا قرآن پڑھنے کی اجازت ہوگی؟	121
195	حیض ونفاس کی حالت میں دیگر آسمانی کتابیں پڑھنے کا حکم	121
196	حیض ونفاس کی حالت میں چھ کلمے پڑھنے کا حکم	121
197	حیض ونفاس کی حالت میں ذکر واذکار، تسبیحات اور درود وغیرہ پڑھنے کا حکم	122
198	حیض ونفاس کی حالت میں قرآن دیکھنے کا حکم	122
199	**قرآن چھونے کے متعلق مسائل**	122
200	حیض ونفاس کی حالت میں قرآن پاک چھونے کا حکم	122
201	قرآن پاک کے صفحے کا خالی حصہ یا بیرونی جلد چھونے کا حکم	122
202	قرآن پاک پر غلاف چڑھا ہو تو اسے چھونے کا حکم	123
203	لاکٹ یا انگوٹھی پر آیت لکھی ہو، اسے چھونے اور پہننے کا حکم	123
204	ترجمہ قرآن کو چھونے کا حکم	123
205	قرآن پاک کی تفسیر کو چھونے کا حکم	123
206	حدیث وفقہ وغیرہ دینی کتب کو چھونے کا حکم	124
207	درہم یا سکے پر آیت لکھی ہو تو اسے چھونے کا حکم	124
208	کسی کپڑے یا دوپٹے کے کنارے سے قرآن پاک چھونے کا حکم	124
209	ناپاکی کی حالت میں قرآن پاک کو ہاتھ کے بجائے جسم کے کسی اور حصہ سے چھونے کا حکم	125
210	حیض ونفاس کی حالت میں قرآن پاک لکھنے کا حکم	125
211	دعا و ثنا والی آیات دعا و ثنا کی نیت سے لکھنے کا حکم	125
212	بسم اللہ شریف لکھنے کا حکم	125
213	**مسجد میں داخل ہونے کے متعلق مسائل**	126
214	حالت حیض ونفاس میں مسجد میں داخلے کا حکم	126
215	مسجد میں رکنے کے بجائے فقط گزر جانے کا حکم	126
216	کسی ضرورت مثلاً چور، ڈاکو یا درندے سے اندیشے کے وقت مسجد میں داخل ہونے کا حکم	126
217	عید گاہ، جنازگاہ یا قبرستان میں سے گزرنے کا حکم	126
218	حیض ونفاس والی کے لئے فنائے مسجد میں جانے کا حکم	127

219	مسجد میں داخل ہوئے بغیر ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز پکڑنے کا حکم	127
220	مسجدِ بیت (گھر کی مسجد) میں جانے کا حکم	127
221	مدرسے میں داخل ہونے کا حکم	127
222	**طواف کے متعلق مسائل**	127
223	حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنے کا حکم	127
224	**ازدواجی تعلقات کے متعلق احکام:**	128
225	حیض و نفاس کی حالت میں ہمبستری کا حکم	128
226	حیض و نفاس کی حالت میں ہمبستری کو حلال سمجھنے کا حکم	128
227	ایام حیض میں بیوی کی ران، پیٹ یا جسم کے دوسرے حصوں کو چھونے یا بوس و کنار کا حکم	128
228	بغیر شہوت کے ناف سے گھٹنے تک کا حصہ چھونے کا حکم	128
229	ناف سے گھٹنے تک کا حصہ دیکھنے کا حکم	129
230	اگر شوہر حیض کی حالت میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر اصرار کرے تو؟	129
231	حالت حیض و نفاس میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر کفارہ	129
232	کفارے میں بیان کردہ دینار کی وضاحت اور اس کی مقدار	130
233	کفارے میں سونے کے بجائے رقم دینے کا حکم	130
234	کفارے کا صدقہ کسے دیا جائے؟	131
235	حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کا شوہر کو چھونا کیسا؟	131
236	حیض و نفاس کی حالت میں میاں بیوی کا ایک بستر میں سونا	131
237	شوہر کو حیض میں ہونے کی اطلاع نہ دینا اور اسے ازدواجی تعلقات قائم کرنے دینا	131
238	ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے روکنے کی خاطر اپنے آپ کو حائضہ ظاہر کرنا	131
239	بیوی کہے میں حیض سے ہوں، تو کیا شوہر پر اس کی بات تسلیم کرنا ضروری ہے؟	132
240	**غسل یا تیمم**	132
241	حیض و نفاس کے بعد غسل یا تیمم کا حکم	132
242	فائدہ: حیض ختم ہونے کے بعد خوشبو کا استعمال	132
243	**متفرق احکام و مسائل**	133
244	حیض و نفاس والی کا نیاز یا کھانا پکانا، اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کا حکم	133

245	کیا حیض و نفاس والی کے کپڑے، بستر اور پہنے ہوئے زیور ناپاک ہوتے ہیں؟	133
246	حالت حیض و نفاس میں مراقبہ کرنے کا حکم	134
247	حالت حیض و نفاس میں بال یا ناخن کاٹنے کا حکم	134
248	حالت حیض و نفاس میں تسبیح یا گٹھلیاں پکڑ کر ذکرُ اللہ کرنے کا حکم	134
249	**استحاضہ کے احکام**	134
250	کیا استحاضہ کے احکام بھی حیض و نفاس جیسے ہیں؟	134
251	استحاضہ والی عورت کے لئے نماز کا حکم	134
252	استحاضہ والی عورت کا قرآن پڑھنا یا چھونا	135
253	استحاضہ والی عورت کا روزہ رکھنا یا مسجد میں داخل ہونا	135
254	استحاضہ والی عورت کا ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم	135
255	کیا استحاضہ والی عورت شرعی معذور کے حکم میں ہے؟	135
256	نماز کا کچھ وقت گزر گیا اور اس کے بعد استحاضہ کا خون شروع ہوا، تو اب نماز کیسے پڑھے؟	136
257	شرعی معذور ہونے کے بعد اگلی نماز کے وقت میں فقط تھوڑی دیر خون آیا تو کیا شرعی معذور والا حکم ختم ہو گیا؟	136
258	استحاضہ والی خاتون نے کسی ذریعے سے خون روک لیا تو کیا اب بھی معذور شرعی کہلائے گی؟	137
259	**خاتمہ** **حیض کی عادت میں تبدیلی کے متعلق مثالوں کی تفصیلی وضاحت**	138
260	حیض کے اور پاکی کے دن تحریراً نوٹ کرنے کے لئے خاکہ	174

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علم سیکھنا فرض ہے

نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ”طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم “ترجمہ: ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ (سنن ابن ماجہ، 81/1)

اس حدیث پاک کی روشنی میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر اس کی موجودہ حالت و کیفیت کے متعلق شرعی مسائل سیکھنا فرض عین ہوتا ہے مثلا جب کوئی بالغ ہو تو اس وقت طہارت اور نماز کے مسائل سیکھنا فرض ہو جاتا ہے، رمضان کے روزے فرض ہو جائیں تو روزوں کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہوتا ہے۔ یونہی زکوۃ وحج ودیگر معاملات جیسے نکاح، طلاق، خرید و فروخت اور اجارہ وغیرہ کا موقع آئے تو ان چیزوں کے متعلق شریعت کے احکام سیکھنا فرض ہو جاتا ہے۔

عورتوں کے لیے حیض و نفاس کے مسائل جاننا

عورت پر جو طہارت کے مسائل سیکھنا فرض ہیں ان میں حیض و نفاس کے ضروری مسائل بھی شامل ہیں جیسا کہ حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:”ہر مسلمان مرد عورت پر علم سیکھنا فرض ہے، علم سے بقدر ضرورت شرعی مسائل مراد ہیں۔لہذا روزے نماز کے مسائلِ ضروریہ سیکھنا ہر مسلمان پر فرض، حیض و نفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر عورت پر، تجارت کے مسائل سیکھنا ہر تاجر پر،حج کے مسائل سیکھنا حج کو جانے والے پر عین فرض ہیں۔“ (مرأۃ المناجیح، 202/1)

حیض و نفاس کے متعلق شرعی مسائل جاننے کی اہمیت

حیض کے مسائل کا علم انتہائی اہم اور ضروری ترین علم ہے۔ کسی بھی علم کی اہمیت، عظمت اور مقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ اس علم سے جاہل رہنے میں ضرر و نقصان کتنا ہے۔اور جب ہم حیض کے شرعی مسائل کا جائزہ لیں تو بلاشبہ اس علم سے جاہل رہنے کا نقصان اور ضرر دوسرے کئی علوم کی جہالت سے بڑا ہے کیونکہ اس کے ساتھ متعلق

ہونے والے مسائل بے شمار ہیں حتی کہ کئی فقہ کے ابواب کا تعلق اس کے ساتھ جڑتا ہے جیسے ☆وضو ☆ غسل ☆نماز ☆ روزہ ☆ حج ☆اعتکاف ☆ نکاح ☆ طلاق ☆ عدت ☆ استبراء☆ ازدواجی تعلقات ☆ قرآن پاک کی تلاوت ☆ قرآن پاک کو چھونا☆ مسجد میں داخل ہونا☆ بلوغت وغیرہ۔ یہ صرف ابواب کے نام لکھے گئے ورنہ تفصیل کی جائے تو ان میں سے ہر ایک کے تحت حیض سے متعلق بیسیوں مسائل ہیں۔

اور ان مسائل سے غفلت وجہالت کا اثر کیسا ہوتا ہے، اس کا اندازہ اس مسئلے سے لگائیں کہ مثلاً عورت کو عادت کے دن شروع ہونے سے چند دن پہلے ہی خون آنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر خون دس دن مکمل ہونے پر بھی نہیں رکتا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ عورت کون سے دنوں کو حیض سمجھے اور کونسے دنوں کو استحاضہ ؟ دس دن پورے ہونے کے بعد کیا کرے گی ؟ ان سب دنوں میں سے کون سے دنوں میں نماز پڑھنی ہے اور کون سے دنوں میں نہیں ؟ رمضان کا روزہ رکھنا ہے یا نہیں ؟ ازدواجی تعلقات حلال ہیں یا حرام ؟ قرآن پڑھنا اور چھونا حلال ہے یا حرام ؟ ان سب باتوں کا فیصلہ اس خون کے حیض ہونے یا نہ ہونے پر موقوف ہے۔ اور نماز کا معاملہ تو ایسا ہے کہ علم نہ ہونے کی وجہ سے اگر عورت نے خون کو حیض سمجھ کر نماز چھوڑ دی اور وہ خون حیض نہ تھا تو حرام میں مبتلا ہوگی اور اگر خون کو استحاضہ سمجھ کر نماز پڑھ لی اور وہ خون حیض تھا تو اب بھی حرام میں مبتلا ہوگی۔ اور یہ معاملہ پانچوں نمازوں کے وقت درپیش ہوگا۔ یہی صورت رمضان کے روزوں میں بھی پیش آئے گی۔ لہذا جب تک عورت کو خون کے حیض ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ معلوم نہ ہو جائے وہ شرعی احکام پر عمل نہ کر پائے گی اور قدم قدم پر گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ اور یاد رکھیں سیکھنے کی قدرت ہونے کے باوجود ضروری علم نہ سیکھنا یہ خود ایک الگ گناہ ہے لہذا ایسی جگہ مسئلہ معلوم نہ ہونے کا عذر بھی مقبول نہ ہوگا۔

حیض ونفاس کے مسائل کی پیچیدگی

ایک طرف تو حیض کے ان مسائل کی اہمیت ہے اور دوسری طرف حیض کے متعلق بعض مسائل اور مباحث کی پیچیدگی کا معاملہ ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ حیض کی عادت بدل جانے کے مسائل بہت زیادہ درپیش ہوتے ہیں اور انہیں سمجھنا اور پھر مختلف صورتوں پر ان کو اپلائی کرنا بھی ایک مشکل کام ہے حتی کہ علماء اس قسم کے مسائل بیان کرنے سے پہلے لکھتے ہیں کہ آستین چڑھا کر، کمر بستہ ہو کر یہ مسائل سیکھنا شروع کریں (کما قال فی شرح ذخر المتاھلین، ص66) اور عورتوں کی عادت نوٹ نہ کرنے اور یاد نہ رکھنے جیسی غفلت مسائل کی پیچیدگی میں اور اضافہ کر دیتی ہے۔

کتاب لکھنے کی وجہ

ان حالات میں جب اس علم کے ماہرین کا فقدان ہو اور آسان اور عام فہم انداز سے لکھے ہوئے مسائل بھی دستیاب نہ ہوں تو شرعی احکام پر عمل کرنا مشکل سے مشکل تر بن جاتا ہے۔ انہیں حالات اور وجوہات کے پیش نظر کچھ عرصہ قبل شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قاسم عطاری دام ظلہ العالی نے راقم الحروف کو ارشاد فرمایا کہ طہارت کے ان مسائل کو ایک کتاب میں اس انداز سے جمع کریں کہ ان کو سمجھنا آسان ہو۔

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی نصیحت

اور جب اس ارادے کا تذکرہ قبلہ مفتی صاحب نے شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ سے کیا تو انہوں نے کتاب لکھنے کے حوالے سے کچھ نصیحتوں پر مشتمل ایک پیغام بھیجا، جو افادہ عام کے لئے یہاں نقل کیا جاتا ہے:

> ”اس دور میں کتاب لکھنے والا یہ ذہن بنائے کہ میں گویا بچّوں کو سمجھا رہا ہوں۔ اگرچِہ یہ جملہ مبالغے پر مبنی ہے تاہم لوگوں کی اُردو بہت کمزور ہوتی جارہی ہے۔ مثلاً ایک تعداد ملے گی جو سلام، کلام، فرحت، زینت، آمد، شِکم، اَلم، درآمد، برآمد، دائیں بائیں۔ ملاحظہ، مطبوعہ وغیرہ وغیرہ کے مَعانی نہیں سمجھتی۔ الغرض مشورہ ہے کہ اصطلاحات کے حتَّی الامکان آسان لفظوں میں معانی لکھے جائیں۔ ضرورتاً انگلش الفاظ کا بھی استعمال کیا جائے۔ صحیح بات یہ ہے کہ آسان لکھنے کیلئے بھی تجربہ ہونا چاہئے ورنہ ہم جن الفاظ کو ”بہت آسان“ سمجھ رہے ہوتے ہیں بارہا وہ عوام کیلئے ”بہت مشکل“ ہوا کرتے ہیں۔ آگے چل کر شاید اِس سے بھی زیادہ کمزوری آئے۔ باہر ملکوں میں آپ [مراد مفتی قاسم صاحب ہیں] جا چکے ہیں وہاں کے پاکستانیوں کی نئی پود کی اردو کا حال آپ سے مخفی نہ ہوگا۔ بہر حال کوشش نہ چھوڑی جائے۔ السَّعی مِنّی والاِتْمام مِنَ الله۔“

اندازِ کتاب

سیدی امیر اہلسنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی درج بالا باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس کتاب کو لکھتے ہوئے آسان سے آسان انداز اپنانے کی کوشش کی ہے۔ مسائل بھی سوالاجوابا لکھے ہیں کہ آسانی بھی رہے اور قدرے دلچسپ بھی ہو جائے۔ اس کے علاوہ جگہ جگہ مثالوں کے ذریعے تفہیم کی گئی ہے۔ بالخصوص حیض کی عادت بدلنے کی مختلف صورتوں کی دقت دیکھتے ہوئے کتاب کے آخر میں خاتمہ کا اضافہ کیا گیا اور اس میں ان صورتوں کی تفہیم کے لئے کلر فل نقشے کی مدد سے صورت کو واضح کیا گیا اور ہر مرحلے پر کیا شرعی حکم بنتا ہے؟ اس کی وضاحت کی گئی۔ امید ہے کہ اس کی مدد سے ان مسائل کو سمجھنا بہت آسان ہو گا لیکن بہر حال ان کو پڑھنے اور سمجھنے کے لئے غور و فکر اور حاضر دماغی اور یکسوئی کے ساتھ مطالعہ کرنا ہو گا اور ہو سکتا ہے کسی صاحبِ علم سے سیکھنا اور مشورہ بھی کرنا پڑے۔

احادیث سے استفادہ

اس کتاب کے پہلے باب میں حیض، نفاس اور استحاضہ کے موضوع پر مروی احادیث و روایات کو جمع کیا گیا ہے۔ ان احادیث کو مختلف عناوین کے تحت مرتب بھی کیا گیا ہے اور ان کے ساتھ مختصر تشریح اور متعلقہ ضروری مسئلہ بھی واضح کیا گیا ہے تاکہ حدیث کا مفہوم سمجھنا آسان ہو۔ بالخصوص استحاضہ کے موضوع پر آنے والی مختلف احادیث میں چونکہ جو احکام بیان ہوئے وہ بظاہر ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں لیکن حقیقتاً یہ اختلاف سوال کرنے والی خواتین کی کیفیات کے مختلف ہونے کی وجہ سے تھا۔ تو اس طرح کی احادیث کا موقع و محل اور صحیح مفہوم واضح کرنے کی بہت زیادہ حاجت تھی لہٰذا اس مجموعہ احادیث میں اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان احادیث کا موقع و محمل واضح کرتے ہوئے تطبیق دی گئی ہے۔

ساتھ ہی ان احادیث کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابیات رضی اللہ عنہن اس طرح کے مسائل کو بھی سیکھا اور سکھایا کرتی تھیں بالخصوص حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس موضوع پر بہت سی احادیث مروی ہوئی ہیں۔ نیز ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابیات کو استحاضہ کا مسئلہ بھی رہا اور ان میں سے بعض کو یہ حکم بھی دیا گیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز پڑھا کریں۔ چنانچہ وہ ایک عرصے تک اس حکم پر عمل کرتی رہیں۔ ان صحابیات کا یہ عمل ہمارے لئے نمونہ اور اعلیٰ مثال ہے، جس سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ شریعت کی طرف سے بعض صورتوں میں اگر

ایسا حکم ملے جس میں آزمائش آئے تو اس وقت شریعت کے حکم سے روگردانی کرنے کے بجائے اس پر عمل کرنا چاہیے اور رضائے الٰہی واخروی ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔ یقیناً جس عمل میں مشقت زیادہ ہوگی اس کا ثواب بھی زیادہ ہوگا۔

وہ کتب جن سے مدد لی گئی

اس کتاب کو تیار کرتے ہوئے بنیادی طور پر علامہ برکوی علیہ الرحمۃ کے رسالے "ذخر المتاھلین والنساء فی تعریف الاطھار والدماء" اور اس پر علامہ شامی علیہ الرحمۃ کی شرح "منھل الواردین من بحار الفیض علی ذخر المتاھلین فی مسائل الحیض" کو سامنے رکھا گیا ہے۔ اور کتاب کا خاکہ و ابواب بندی بھی تقریباً اسی طرح کی ہے جو اس رسالے کی تھی۔ البتہ بعینہ اسی ترتیب سے مسائل کو نقل کرنے کا التزام نہیں کیا گیا، نہ ہی اس رسالے کے تمام مسائل نقل کئے گئے ہیں۔ اس رسالے کے علاوہ دیگر فقہی کتب جیسے درمختار و رد المحتار، فتاوی تاتار خانیہ، مبسوط سرخسی، فتاویٰ ہندیہ، جد الممتار، فتح القدیر، فتاویٰ رضویہ اور بہار شریعت وغیرہ سے بھی کافی مدد لی گئی اور ان کتب سے استفادہ کرتے ہوئے مسائل کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خاتمہ میں جو مثالوں کی وضاحت کی گئی اس کا بنیادی خاکہ ایک عربی رسالے سے لیا گیا ہے جو شرح "منھل الواردین" مطبوعہ دار الفکر، دمشق کے آخر میں بطور ضمیمہ بنام "ارشاد المکلفین الی دقائق ذخر المتأھلین" شامل ہے۔

حوالہ جات کا انداز

کتاب میں جو مسائل لکھے گئے ہیں، ان کا حوالہ مسئلے کے ساتھ دیا گیا ہے۔ لیکن محولہ کتب سے مسئلہ لفظ بہ لفظ نقل نہیں کیا گیا (اِلّا ماشاءاللہ) بلکہ اکثر و بیشتر تسہیل کی خاطر اپنے الفاظ میں مسائل بیان کئے ہیں۔ اور بعض اوقات ایک مسئلے کے ساتھ دو یا زیادہ کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ ایسی جگہوں پر یا تو وہ پورا مسئلہ ہی دونوں کتابوں میں ہے اور تاکید کے طور پر دو حوالے دیئے گئے ہیں یا اس پہلو سے بھی دو یا زیادہ حوالے دیئے گئے ہیں کہ مسئلہ ان دو یا تین کتب سے ملا کر نقل کیا گیا ہے۔

دعائے خیر

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کو عوام و خواص کے لئے نفع مند بنائے۔ اور اس کتاب کو میری، میرے اساتذہ بالخصوص مفتی قاسم صاحب دامت برکاتہم العالیہ، میرے والدین

و اہل و عیال کی بخشش کا ذریعہ بنائے۔ اس کتاب میں جو خوبی ہے یقیناوہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو نقص، خامی یا غلطی ہے وہ میری طرف سے ہے۔ اہل علم حضرات کتاب میں کسی قسم کی غلطی پائیں تو وہ ضرور درج ذیل میل ایڈریس پر مطلع فرمائیں: sajid2526@gmail.com اِن شاءَ اللہ اس غلطی کی تصحیح کی مقدور بھر کوشش کی جائے گی۔

مجلس آئی ٹی اور مجلس افتا کی اہم کاوش

طہارت کے ان مسائل کو مزید آسان انداز سے خواتین تک پہنچانے کے لئے اَلحمدُلِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی اور دار الافتاء اہلسنّت کے تحت ایک موبائل ایپلی کیشن پر بھی کام ہو رہا ہے۔ اس ایپلی کیشن کے ذریعے خواتین نہ صرف اپنے حیض کی روٹین بآسانی محفوظ رکھ سکیں گی بلکہ اپنی کیفیت کے مطابق بہت حد تک شرعی احکام کو بھی بآسانی جان سکیں گی۔ دعا ہے اللہ پاک اس کام کو بھی جلد پایہ تکمیل تک پہنچائے اور مسلمانوں کے لئے نفع مند بنائے۔

محمد ساجد عطاری

30شوال المکرم، 1442ھ / 11جون 2021

پہلا باب

حیض و نفاس کے متعلق آیات و احادیث

کتاب کے اس پہلے باب میں ان احادیث اور روایات کو جمع کیا گیا ہے جو حیض و نفاس اور استحاضہ کے متعلق مروی ہیں۔اس باب میں حیض و نفاس سے متعلقہ فقہی مسائل کو تفصیل سے بیان نہیں کیا جائے گا، بلکہ احادیث و روایات کی مختصر شرح اور مختلف احادیث کا صحیح محمل و مفہوم بیان کرنے کے ساتھ ساتھ فقط حدیث سے متعلق ضروری فقہی مسئلے پر گفتگو ہوگی۔اور حیض و نفاس وغیرہ کے متعلق فقہی احکام کی تفصیل اس سے اگلے باب میں بیان کی جائے گی۔یوں یہ باب گویا اگلے باب میں آنے والے فقہی مسائل کے لئے نہ صرف ایک تمہید کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ ان مسائل کے ماخذ، دلیل اور سند کی بھی حیثیت رکھتا ہے۔

حیض و نفاس اور استحاضہ کے متعلق جو احادیث مروی ہوئی ہیں وہ مختلف کتب احادیث میں ہیں۔اور سنن دارمی وغیرہ بعض کتب حدیث میں اگرچہ کافی بڑی تعداد میں یہ روایات ہیں لیکن پھر بھی بہت سی روایات اس کے بجائے دوسری کتب میں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس باب کے اندر اس موضوع پر مروی ہونے والی احادیث و روایات کو کافی حد تک جمع کر دیا گیا ہے۔اور نہ صرف جمع کیا گیا ہے بلکہ عنوانات دے کر مرتب بھی کیا گیا ہے اور ساتھ مختصر شرح بھی بیان کی گئی ہے۔بالخصوص وہ احادیث جن میں ظاہری طور پر اختلاف دکھائی دیتا تھا کہ ایک ہی مسئلے کے متعلق مختلف حکم بیان کیا گیا تھا، ان احادیث کا صحیح محمل بیان کر کے تطبیق واضح کر دی گئی ہے۔امید ہے اب ان احادیث سے استفادہ کرنا بہت آسان ہو گا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان احادیث کے انوار سے منور فرمائے۔

حیض سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴾

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ: وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک خوب پاک نہ ہو جائیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس وہاں سے جاؤ جہاں سے

تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے، بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (سورہ بقرہ:222)

اس آیت کا شان نزول اور پس منظر بیان کرتے ہوئے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قاسم قادری مُدَّ ظِلُّہُ العالی تفسیر صراط الجنان میں لکھتے ہیں: "عرب کے لوگ یہودیوں اور مجوسیوں کی طرح حیض والی عورتوں سے بہت نفرت کرتے تھے، ان کے ساتھ کھانا پینا، ایک مکان میں رہنا انہیں گوارانہ تھا بلکہ یہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے جبکہ عیسائیوں کا طرزِ عمل اس کے بالکل بر عکس تھا یعنی وہ ان دنوں میں عورتوں سے ملاپ میں بہت زیادہ مبالغہ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے حضور پر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے حیض کا حکم دریافت کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (جو اوپر مذکور ہے)۔ اور اِفراط و تفریط کی راہیں چھوڑ کر اعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتادیا گیا کہ حیض کی حالت میں عورتوں سے ہم بستری کرنا حرام ہے۔" (صراط الجنان، 1/342)

حیض کی ابتداء کے متعلق روایات

حیض کی ابتداء کب سے ہوئی؟ اس کے متعلق روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت حواء رضی اللہ عنہا کو جنت سے زمین پر اتارا گیا تو اس کے بعد حضرت حواء رضی اللہ عنہا سے ہی اس کی ابتداء ہوئی تھی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اخبرنی حبیبی جبریل ان اللہ بعثہ لی امنا حواء حین دمیت فنادت ربھا: جاء منی دم لا أعرفه فناداھا لادمینك وذریتك ولاجعلنه كفارة وطهورا" ترجمہ: مجھے میرے حبیب جبریل (علیہ السلام) نے خبر دی کہ اللہ پاک نے ان کو ہماری ماں حواء کی طرف بھیجا جب انہیں خون آیا تھا اور انہوں نے اپنے رب کو پکار کر عرض کی تھی: "(اے میرے مولا): مجھے ایسا خون آیا ہے کہ جسے میں نہیں پہچانتی۔" پھر اللہ تعالیٰ نے اماں حواء کو نداء دی اور فرمایا: "میں تمہیں اور تمہاری اولاد کو اس خون میں ضرور مبتلا کروں گا اور اسے (گناہوں کا) کفارہ اور (گناہوں سے) پاک کرنے والا بنادوں گا۔" (کنز العمال بحوالہ الافراد للدار قطنی والدیلمی، 9/623)

اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام حاکم اور امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہما نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "ان ابتداء الحیض کان علی حواء بعد ان اھبطت من الجنة" ترجمہ: جب حضرت حواء (رضی اللہ عنہا) کو جنت سے اتار دیا گیا تو اس کے بعد ان سے حیض کی

ابتداء ہوئی تھی۔ (فتح الباری، 1/400، دار المعرفہ، بیروت)

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بھی ایک حدیث پاک سے یہ بات ثابت کی ہے۔ وہ روایت یہ ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے۔ جب سرف کے مقام پر پہنچے مجھے حَیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ فرمایا: "تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائض ہوئی؟" عرض کی: ہاں۔ فرمایا: "ان هذا امر کتبه الله علی بنات آدم، فاقضی ما یقضی الحاج، غیران لا تطوفی بالبیت" ترجمہ: یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم (آدم علیہ السلام کی بیٹیوں) پر لکھ دیا ہے۔ تو آپ وہ تمام مناسک (افعال حج) ادا کریں جو ایک حاجی کرتا ہے، مگر یہ کہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کریں۔ (صحیح البخاری، کتاب الحیض، 1/67، دار طوق النجاۃ)

حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کے متعلق احادیث

حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ اس بارے میں کثیر روایات مروی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو امامہ باہلی، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اقل الحیض ثلاث، واکثرہ عشر" ترجمہ: کم از کم حیض تین (دن رات) اور زیادہ سے زیادہ دس (دن رات) ہوتا ہے۔ (المعجم الکبیر، 8/129، مطبوعہ قاھرہ)

(التحقیق لابن جوزی، 1/261، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(سنن الدار قطني، 1/406، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

(العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، 1/384، مطبوعہ فیصل آباد)

اوپر مذکور جو الفاظ ہیں وہ المعجم کے ہیں اور دار قطنی نے جو ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، اس کے الفاظ یہ ہیں: "اقل ما یکون من الحیض للجاریة البکر والثیب ثلاث واکثر ما یکون من المحیض عشرة ایام" ترجمہ: باکرہ (کنواری) اور ثیبہ (شادی شدہ) لڑکی کا کم از کم حیض جو ہو سکتا ہے وہ تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔

(سنن الدار قطنی، 1 405، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: "لا حیض دون ثلاثة ایام ولا حیض فوق عشرة ایام" ترجمہ: حیض نہیں ہے تین دن سے کم اور حیض نہیں ہے دس دن سے

زیادہ۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال، 7/322، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اس کے علاوہ حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے مروی کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”الحيض ثلاثة أيام وأربعة وخمسة وستة وسبعة وثمانية وتسعة وعشرة فإذا جازت العشرة مستحاضة “ترجمہ: حیض تین دن ہے اور چار اور پانچ اور چھ اور سات اور آٹھ اور نو اور دس دن (تک) ہے۔ پھر جب دس دن سے زیادہ ہو جائے تو وہ (عورت) استحاضہ والی ہے۔[1] (الکامل فی ضعفاء الرجال، 3/127، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ان تمام روایات سے حیض کی کم از کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت ثابت ہوتی ہے۔ اور آخری روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر خون دس دن سے بھی زیادہ ہو جائے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ کہلائے گا۔

طُہر (پاکی) کی کم از کم مدت کے متعلق حدیث

شرعی طور پر ایک حیض کے بعد دوسرا حیض اس کے متصل نہیں ہو سکتا، بلکہ درمیان میں کچھ ایام کا فاصلہ ہوتا ہے

---

(1) یہ جو اوپر روایات ذکر کی گئی ہیں، یہ چھ صحابہ کرام (1) حضرت ابو امامہ (2) حضرت واثلہ بن اسقع (3) حضرت معاذ بن جبل (4) حضرت ابو سعید خدری (5) حضرت انس بن مالک (6) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہم سے مروی ہیں اور ان سب نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حیض کی کم از کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کا بیان روایت کیا۔ ان روایات کی اسناد میں اگرچہ فنی طور پر کلام ہے لیکن علماء فرماتے ہیں کہ مجموعی طور پر یہ احادیث حجت ہیں کہ بعض روایات سے دوسری بعض کو تقویت مل رہی ہے اور اس کے علاوہ کئی صحابہ کرام سے موقوفاً صحیح اسناد سے بھی حیض کی مدت کے حوالے سے یہی تفصیل مروی ہے جس سے ان احادیث کو مزید تقویت ملتی ہے۔ فتح القدیر میں ہے:” فهذه عدة أحاديث عن النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ متعددة الطرق، وذلك يرفع الضعيف إلى الحسن والمقدرات الشرعية مما لا تدرك بالرأي، فالموقوف فيها حكمه الرفع، بل تسكن النفس بكثرة ما روي فيه عن الصحابة والتابعين إلى أن المرفوع مما أجاد فيه ذلك الراوي الضعيف “(فتح القدیر، 1/162، دار الفکر) اور علامہ عینی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:” قد شهد لمذهبنا عدة أحاديث من عدة عن الصحابة من طرق مختلفة كثيرة [يشد] بعضها بعضا، وإن كان كل واحد ضعيفا، لكن يحدث عند الاجتماع ما لا يحدث عند الانفراد، على أن بعض طرقها صحيحة، وذلك يكفي للاحتجاج؛ خصوصا في المقدرات “(بنایہ، 1/626، دار الکتب العلمیہ) علامہ عینی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بنایہ کے باب الحیض میں اس مقام پر صحابہ واسلاف سے مروی روایات کو بھی نقل کیا ہے، جو دیکھنا چاہے اس مقام سے دیکھ سکتا ہے۔

جسے طُہر یا پاکی کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ اس طُہر کی زیادہ سے زیادہ تو کوئی حد متعین نہیں ہے، لیکن کم از کم حد شرعی طور پر 15 دن متعین ہے جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اقل الحیض ثلاث و اکثرہ عشرۃ واقل ما بین الحیضتین خمسة عشرۃ یوما" ترجمہ: کم از کم حیض تین (دن رات) اور زیادہ سے زیادہ دس (دن رات) ہوتا ہے۔ اور دو حیضوں کے درمیان کم از کم مدت پندرہ دن ہے۔[2]

(التحقیق لابن جوزی، 1/ 262، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)(العلل المتناھیۃ، 1/ 383، مطبوعہ فیصل آباد)

نفاس کی مدت کے متعلق چند احادیث

بچے کی پیدائش کے بعد عورت کو جو خون آتا ہے، اسے نفاس کہا جاتا ہے۔ اس کی کم سے کم تو کوئی مدت متعین نہیں ہے یہ ایک دن یا اس سے بھی کم ہو سکتا ہے لیکن اس کی زیادہ سے زیادہ مدت شرعی طور پر چالیس دن متعین ہے، اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: "کانت النفساء علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقعد بعد نفاسھا أربعین یوما۔ أو أربعین لیلۃ" ترجمہ: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانہ مبارکہ میں نفاس والی عورتیں نفاس کے بعد چالیس دن (یا چالیس راتیں) بیٹھا کرتی تھیں۔ (یعنی نمازیں نہیں پڑھا کرتی تھیں۔)

(سنن ابی داؤد، 1/ 83، مکتبۃ عصریہ، بیروت)

اسی طرح سنن ابن ماجہ و سنن دار قطنی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت للنفساء أربعین یوما، إلا أن تری الطھر قبل ذلك" ترجمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نفاس والی عورتوں کے لئے چالیس دن میعاد مقرر فرمائی، الا یہ کہ وہ عورت اس سے پہلے پاک ہو جائے۔

(سنن ابن ماجہ، 1/ 213، دار احیاء الکتب العربیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہونے والی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ نفاس کی مدت چالیس دن،

---

(2): اس حدیث پاک کی سند میں اگرچہ کلام ہے لیکن یہ حدیث موضوع نہیں اسی وجہ سے علامہ ابن جوزی نے اسے "العلل المتناھیہ" میں لکھا ہے جس میں وہ شدید الضعف حدیث تو لاتے ہیں لیکن قطعی موضوع احادیث نہیں لاتے کما ذکرہ فی اللآلیء المصنوعۃ۔ نیز مجتہدین، اہل علم اور فقہاء کا اس حدیث پر عمل ہے اور اہل علم و مجتہدین کے عمل سے حدیث قوی ہو جاتی ہے جیسا کہ فن اصول حدیث کے ماہرین نے لکھا ہے۔

اس عورت کے لئے ہے جس کو خون جاری رہے، ورنہ اگر کسی عورت کا خون چالیس دن سے پہلے ہی رک جائے تو اس کو پاک ہونے کے بعد سے ہی نمازیں شروع کر دینے کا حکم ہے۔ آگے آنے والی حدیث میں بھی اس بات کا بیان ہے۔ لہٰذا خون رکنے کے بعد خوامخواہ چالیس دن مکمل ہونے تک نمازیں نہ پڑھنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

حیض کا خون دس دن سے اور نفاس کا چالیس دن سے بڑھ جانے کے متعلق احادیث

حیض کا خون اگر دس دن مکمل ہونے کے بعد بھی جاری رہے یا نفاس کا خون چالیس دن مکمل ہونے کے بعد بھی جاری رہے، تو اب مزید نمازوں سے رکے رہنے کی اجازت نہیں ہوتی بلکہ حکم ہوتا ہے کہ غسل کر کے نمازیں شروع کر دے اگرچہ خون جاری ہو، کیونکہ اس مدت کے بعد آنے والا خون حیض یا نفاس نہیں ہوتا بلکہ یہ استحاضہ (بیماری کا خون) کہلاتا ہے۔ جیسا کہ المعجم الاوسط للطبرانی، سنن دار قطنی، اور المستدرک للحاکم میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور تاریخ دمشق لابن عساکر میں حضرت ابو درداء اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا (والنظم للدار قطنی): "تنتظر النفساء اربعین لیلۃ فان رات الطهر قبل ذلك فهی طاهر وان جاوزت الاربعین فهی بمنزلۃ المستحاضۃ تغتسل وتصلی فان غلبها الدم توضات لكل صلاۃ" ترجمہ: نفاس والی عورتیں چالیس دن تک انتظار کریں، پھر اگر وہ اس سے پہلے پاکی دیکھ لے (یعنی خون آنا رُک جائے) تو وہ پاک ہے۔ اور اگر چالیس دن سے بھی زیادہ خون آئے تو وہ عورت مستحاضہ (استحاضہ والی عورت) کے قائم مقام ہے، لہٰذا وہ غسل کر کے نماز پڑھے پھر اگر خون غالب ہو تو ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے۔ (سنن دار قطنی، 1/410، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(المستدرک للحاکم، 1/283، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اوپر مذکور روایت میں حیض والی عورت کا بیان نہیں ہے، لیکن المعجم الاوسط کی روایت میں حیض والی عورت کا حکم بھی بیان ہوا ہے۔ چنانچہ اس میں یہ بھی ہے: "الحائض تنتظر ما بينها وبين عشر، فان رات الطهر فهی طاهر، وان جاوزت العشرۃ فهی مستحاضۃ تغتسل وتصلی، فان غلبها الدم احتشت، واستثفرت، وتوضات لكل صلاۃ" ترجمہ: حیض والی عورت حیض کے شروع ہونے سے دس دن (مکمل ہونے) تک انتظار کرے۔ پھر اگر وہ (اس دوران) پاکی دیکھ لے (یعنی خون آنا رُک جائے) تو وہ پاک ہے اور اگر خون دس دن سے آگے بڑھ جائے تو وہ مستحاضہ ہے، لہٰذا اب وہ غسل کرے اور نماز پڑھے، پھر اگر خون اس پر غالب ہو تو روئی رکھ لے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور ہر نماز کے

لئے وضو کر لیا جائے۔ (المعجم الاوسط، 8/173، دار الحرمین، القاھرۃ)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ حیض کا خون دس دن یا نفاس کا خون چالیس دن مکمل ہونے کے بعد بھی جاری رہے تو اب عورت نے طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دینی ہیں۔ لیکن یہ بھی ساتھ واضح رہے کہ جس کو پہلے بھی حیض آچکا ہے، اس کے لئے یہ پچھلے دس دن، جن میں خون جاری رہا، یہ سارے کے سارے حیض نہیں کہلائیں گے، بلکہ پچھلی بار کی عادت کے مطابق جتنے دن بنتے ہیں، فقط اتنے دن ہی حیض کہلائیں گے اور بقیہ دنوں کی نمازوں کی قضا کرنی پڑے گی۔ (3) یہ مسئلہ بھی حدیث میں بیان ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لایکون الحیض للجاریۃ والثیب التی قد أیست من الحیض أقل من ثلاثۃ ایام ولا اکثر من عشرۃ ایام فاذا رات الدم فوق عشرۃ ایام فھی مستحاضۃ فما زاد علی ایام اقرائھا قضت “ترجمہ: کنواری لڑکی اور وہ شادی شدہ عورت جو حیض سے مایوس ہو چکی، ان کا حیض تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ پس اگر وہ دس دن سے زیادہ خون دیکھے تو وہ مستحاضہ (استحاضہ والی) ہے لہذا جو اس کی عادت سے زائد دن ہیں وہ ان دنوں کی (نمازوں کی) قضا کرے گی۔ (سنن دار قطنی، 1/405، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

سفید کے علاوہ کسی رنگ کی رطوبت دیکھنے کے متعلق احادیث

بعض اوقات حیض کے شروع میں یا آخر میں جو رطوبت آتی ہے وہ خون کی طرح سرخ رنگ کی نہیں ہوتی بلکہ پیلے، گدلے یا مٹیالے وغیرہ رنگ کی ہوتی ہے۔ اس طرح کی رطوبتوں کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں خالص سفید رنگ کے علاوہ اگر کسی رنگ کی رطوبت آئے تو وہ حیض کے حکم میں شمار ہو گی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بارے میں مروی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری، موطا امام محمد اور اس کے علاوہ کئی کتب میں ہے: والنظم للموطا ”کان النساء یبعثن إلی عائشۃ بالدرجۃ فیھا الکرسف فیہ الصفرۃ من الحیض فتقول: لا تعجلن حتی

(3): مثال کے طور پر اس عورت کی عادت سات (7) دن حیض کی تھی۔ اور اس بار خون دس دن سے بھی بڑھ گیا تو دس دن مکمل ہوتے ہی وہ نمازیں شروع کر دے گی البتہ حیض کی عادت کے دنوں سے زائد جو خون آیا ہے یعنی آخری تین دنوں کی نمازوں کی قضا کرے گی۔ اس مسئلے کی مزید تفصیل آگے کتاب میں آئے گی۔

ترین القصة البیضاء "ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس خواتین ڈبیہ میں کرسف (یعنی وہ روئی جو عورتیں مخصوص ایام میں استعمال کرتی ہیں) رکھ کر بھیجتیں جس میں زردی ہوتی، اس پر ام المؤمنین فرماتیں: "جلدی نہ کرو یہاں تک کہ تم چونے کی طرح سفیدی نہ دیکھ لو۔" (موطاامام محمد مع التعلیق الممجد، جلد 1، صفحہ 338، دار القلم، دمشق)

اس حدیث میں "القصة البیضاء" کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس کی وضاحت و تشریح کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "القصہ کے معنی چونے کے بھی ہیں اور روئی کے بھی۔ پہلی تقدیر پر معنی وہ ہوئے جو ہم نے لکھے ہیں یعنی چونے کے مثل سپیدی دیکھے، دوسری تقدیر پر معنی یہ ہوئے کہ روئی کو سفید دیکھے۔ اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ روئی پر کوئی رنگ نہ دیکھے، دوسرے یہ کہ روئی سوکھی پائے۔ اس لئے کہ سفید رطوبت سے بھی بھیگنے کے بعد روئی پر دھبے پڑ جاتے ہیں۔ یہ حدیث احناف کی متدل (دلیل) ہے کہ ایام حیض میں جس رنگ کا بھی خون آئے وہ حیض ہے۔ سرخ، کالا، زرد، مٹیلا، گدلا، سبز۔ کسی بھی رنگ کا خون دس دن کے اندر اندر آئے تو حیض ہے۔" (نزہۃ القاری، 1/809، فرید بک سٹال، لاہور)

اسی مفہوم کی روایات حضرت عَمرہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہیں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ بنت محمد بیان کرتی ہیں کہ قریش کی ایک خاتون نے حضرت عمرہ کے پاس روئی کا ایک ٹکڑا بھیجا، جس میں زرد رنگ کی رطوبت تھی۔ یہ بھیج کر انہوں نے حضرت عَمرہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: "هل تری اذالم ترالمرأة من الحیضة الاهذا ان قد طهرت" ترجمہ: آپ کیا فرماتی ہیں اس بارے میں کہ عورت اگر اپنے حیض میں صرف اس طرح کی رطوبت دیکھ رہی ہے تو کیا وہ پاک ہو چکی ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: "لا، حتی تری البیاض خالصا" ترجمہ: نہیں، یہاں تک کہ وہ خالص سفیدی دیکھ لے۔

(سنن الدارمی، 1/632، دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

اس حدیث میں جو "خالص سفیدی دیکھنے" کی بات کی گئی ہے تو اس کے وہی دو مفہوم ہو سکتے ہیں جو حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تشریح میں بیان کیے: یعنی (1) روئی کو خالص سفید پائے بایں معنی کہ اس پر کسی قسم کی رطوبت نہ دیکھے یا (2) روئی پر خالص سفید رطوبت دیکھے تو دونوں صورتوں میں یہ حیض ختم ہونے کی علامت ہے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت عَمرہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو فرمایا کرتی تھیں: "اذا احداکن ادخلت الکرسفة

فخرجت متغيرة، فلا تصلين حتى لا ترى شيئا "ترجمہ: جب تم میں سے کوئی کرسف (یعنی وہ روئی جو عورتیں مخصوص ایام میں استعمال کرتی ہیں) رکھے اور وہ متغیر ہو کر نکلے (یعنی اس کے رنگ میں کچھ تغیر و تبدیلی آچکی ہو) تو وہ ہر گز نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ (یہ حالت ہو جائے کہ وہ اس پر) کچھ بھی نہ دیکھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/90، مطبوعہ ریاض)

"کچھ بھی نہ دیکھے" کا ظاہری مفہوم تو یہی ہے کہ روئی پر کوئی کسی قسم کی رطوبت نہیں لگی، اس اعتبار سے یہ حیض ختم ہونے کی ایک علامت کا بیان ہے۔ اور چونکہ سفید رنگ کی رطوبت دیکھنا بھی کچھ نہ دیکھنے کے حکم میں ہی ہوتا ہے، جیسا کہ اوپر والی احادیث سے ثابت ہوتا ہے، لہذا وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے اور ان روایات میں کوئی تضاد یا مخالفت نہیں ہے۔

نمازیں شروع کرنے کے بعد دوبارہ داغ لگنے کے متعلق حدیث

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ حیض کا خون رکنے پر عورت غسل کر کے نمازیں شروع کر دیتی ہے، لیکن کبھی دوبارہ خون یا پیلے رنگ کی رطوبت آجاتی ہے یا داغ لگ جاتا تو ایسی صورت میں اگر (یہ رطوبت جاری رہے) اور دس دن مکمل نہ ہوئے ہوں تو دوبارہ نمازوں سے رک جانے کا حکم ہوتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت آئی ہے۔ چنانچہ حضرت فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں کہ ہم حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما کی پرورش و تربیت میں ہوتی تھیں کہ ہم میں سے کوئی جب پاک ہو جاتی تو وہ نماز پڑھنا شروع کر دیتی۔ پھر کبھی پیلے رنگ کی رطوبت دوبارہ آجاتی تو پھر جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا جاتا، تو آپ فرماتیں: "اعتزلن الصلاة ما رأيتن ذلك، حتى لا ترين إلا البياض خالصا" ترجمہ: تم جب تک یہ (زرد رطوبت) دیکھو اس وقت تک نماز سے جدا رہو یہاں تک کہ تم نہ دیکھو مگر خالص سفیدی۔ (خالص سفیدی دیکھنے کا مفہوم پہلے والی احادیث کے تحت بیان ہو چکا ہے۔)[4] (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/90، مطبوعہ ریاض)

---

(4): اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خون رکنے پر عورت نے غسل کر کے نمازیں شروع کر دیں اور پھر دوبارہ خون یا پیلے رنگ کا پانی آیا تو وہ دوبارہ نمازوں سے رک جائے گی۔ لیکن یہ اسی وقت ہے کہ جب حیض کو شروع ہوئے ابھی دس دن مکمل نہیں ہوئے تھے ورنہ اگر دس دن مکمل ہونے کے بعد دوبارہ خون آئے تو اب عورت نمازوں سے نہیں رکے گی، کیونکہ اب اس خون کا استحاضہ ہونا واضح ہے۔ اور حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے جو یہ بات مروی ہے کہ: "كنا لا نعد الكدرة، والصفرة بعد الطهر شيئا" ترجمہ: ہم طہر کے بعد گدلی اور پیلی رطوبت کو کچھ نہیں جانتی تھیں۔ (سنن ابی داؤد، 1/83) تو اس بات کا مفہوم بھی یہی کہ دس دن مکمل ہونے کے بعد اگر پیلے یا

حاملہ خاتون کو خون آئے تو اس کے متعلق روایات

بعض اوقات عورت کو حمل کی حالت میں خون آجاتا ہے تو ایسی صورت میں حکم یہ ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں جو خون آئے وہ حیض میں شمار نہیں کیا جاتا بلکہ اسے استحاضہ (بیماری کا خون) شمار کیا جائے گا۔ اس کے متعلق کئی روایات مروی ہوئی ہیں چنانچہ حاملہ عورت کو جب خون آئے تو اس عورت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "لایمنعها ذلك من الصلاۃ" ترجمہ: حاملہ عورت کو خون آنا اسے نماز سے نہیں روکتا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 2/26، مطبوعہ ریاض)

(سنن الدارمی، 1/660، دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

یونہی ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "إن الحبلى لاتحيض فإذا رأت الدم، فلتغتسل، ولتصلي" ترجمہ: حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا۔ پس اگر وہ خون دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ (5)

(سنن الدارمی، 1/663، دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

اس کے علاوہ حضرت ابن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے: "ان الله تعالى رفع الحيض عن الحبلى

گدلے رنگ کی رطوبت آتی تو ہم اسے حیض شمار نہ کیا کرتیں۔ اس روایت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عادت کے دنوں میں یا دس دن کے اندر ہی اس طرح کی رطوبت آئے تو اسے کچھ نہ شمار کیا جائے۔ جیسا کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا والی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "وھذا اولی مما روی عن أم عطیۃ، .... ولان عائشۃ أعلم بذلك من ام عطیۃ، وقد یحتمل ان یکون مرادھا بذلك: اذا زادت علی اکثر الحیض" ترجمہ: یہ بات (جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ثابت ہے کہ سفیدی کے علاوہ دیگر رنگ کی رطوبت حیض میں شمار ہوگی، یہ) بہتر ہے اس سے جو حضرت ام عطیہ سے مروی ہوئی کیونکہ حضرت عائشہ حضرت ام عطیہ سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ام عطیہ کی مراد اس بات سے یہ ہو کہ جب یہ (گدلے اور پیلے رنگ کی) رطوبت دس دن سے بڑھ جائے (تو پھر ہم اسے کچھ شمار نہ کرتی تھیں۔ اس مفہوم کے اعتبار سے دونوں روایات میں تطبیق ہو جائے گی) (معرفۃ السنن والآثار، 2/154) نیز مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے: وہ فرماتی ہیں کہ ہم طہر کے بعد گدلی اور پیلی رطوبت کو کچھ نہیں جانتی تھیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ طہر کے قبل یعنی عادت کے دنوں میں اسے وہ حیض جانتی تھیں" (نزہۃ القاری، 1/810) (5): واضح رہے کہ اس روایت میں جو غسل کا فرمایا یہ فرض یا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے کیونکہ حاملہ کو آنے والا خون حیض نہیں ہوتا بلکہ استحاضہ ہوتا ہے لہذا اس سے غسل فرض نہیں ہوگا۔ (ماخوذ از عمدۃ القاری، 3/292)

وجعل الدم رزقا للولد ”ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حاملہ عورت سے حیض کو اٹھالیا اور خون کو بچے کا رزق بنادیا۔

(عمدۃ القاری، 3/292، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

استحاضہ کے متعلق احادیث وروایات اور ان کی تشریح

روٹین کے مطابق عموماً ہر عورت کو مہینے کے کچھ دن خون آتا ہے اور بقیہ دن خون نہیں آتا۔ اور عموماً خون آنے کا دورانیہ تین دن سے دس دن کے درمیان ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھار خون دس دن مکمل ہونے پر بھی نہیں رکتا یا دس دن سے پہلے رک تو جاتا ہے لیکن پھر پندرہ دن کا وقفہ ملنے سے پہلے ہی دوبارہ شروع ہو جاتا ہے یا وقفے وقفے سے سارا مہینا ہی داغ لگتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ سارے دن حیض کے نہیں ہوتے بلکہ کچھ حیض کے ہوتے ہیں اور بقیہ اضافی دن استحاضہ کہلاتے ہیں، جن میں نماز وروزہ وغیرہ منع نہیں ہوتا۔ روٹین سے ہٹ کر اس طرح خون آنے کے طبی طور پر مختلف اسباب ہو سکتے ہیں، یہ کسی بیماری کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے یا اور کوئی وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ حدیث پاک میں اس کے مختلف اسباب کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ سنن دار قطنی، سنن کبری للبیہقی اور المستدرک للحاکم میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے استحاضہ کے خون کے متعلق ارشاد فرمایا: ”انما ھو داء عرض او رکضۃ من الشیطان او عرق انقطع“ ترجمہ: یہ ایک بیماری ہے جو عارض ہوگئی، یا شیطان کی چوکھ / ضرب ہے (جس کے اثر سے یہ خون نکلنا شروع ہو گیا ہے) یا یہ کوئی رگ ہے جو کھل گئی ہے۔ (سنن دار قطنی، 1/403، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اس حدیث پاک میں تین چیزیں بیان فرمائی گئی ہیں کہ استحاضہ کا خون یا تو کسی بیماری کی وجہ سے آتا ہے یا یہ شیطان کی چوکھ / ضرب کا اثر ہوتا ہے یا رحم کے قریب کی کوئی رگ کھل جانے کی وجہ سے جاری ہو جاتا ہے، لہٰذا اس خون کے احکام حیض ونفاس جیسے نہیں ہوں گے۔ حدیث پاک میں جو دوسری چیز فرمائی گئی کہ استحاضہ ”شیطان کی چوکھ / ضرب“ کا اثر ہے تو اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”یعنی یہ خون کی زیادتی شیطان کے اثرات سے ہے کہ اس نے تیرے رحم کی رگ میں انگلی ماری جس سے یہ بیماری پیدا ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ جیسے انسان کی مار سے بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، سر پھٹ جاتے ہیں، ایسے ہی شیطان کے اثر سے بعض بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، قرآن کریم فرماتا ہے: ﴿يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ﴾ [ترجمہ کنز العرفان: جسے آسیب نے چھو کر پاگل بنادیا ہو۔ (البقرہ، آیت: 275)] معلوم ہوا کہ شیطان انسان کو چھو کر دیوانہ کر دیتا ہے، فرماتا ہے: ﴿وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ﴾ [ترجمہ

کنزالعرفان: اور مجھے شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا۔ (الکھف، آیت:63) معلوم ہوا کہ شیطان کے اثر سے نسیان و بھول کا مرض پیدا ہو جاتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ وہم کہ مجھ پر نماز فرض نہ رہی، یا استحاضہ نماز سے روکتا ہے یہ شیطان کی طرف سے ہے یا حیض و نفاس کا خلط ہو جانا اس میں فرق نہ کر سکنا شیطان کی طرف سے ہے۔"

(مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 357، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

استحاضہ کے متعلق مختلف احادیث میں مختلف احکام بیان ہونے کی وجوہات

اس سے آگے جو چند احادیث استحاضہ کے متعلق آ رہی ہیں ان کو پڑھنے سے پہلے بطور تمہید یہ بات جان لیں کہ استحاضہ والی خواتین کے متعلق احادیث مختلف طرح سے آئی ہیں۔ بعض خواتین کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے یہ حکم دیا کہ وہ حیض کے دنوں کے بعد ایک غسل کر لیا کریں اور پھر ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کریں، بعض کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز پڑھ لیا کریں اور بعض کو حکم دیا کہ وہ دن میں تین بار غسل کیا کریں یعنی ظہر و عصر ایک غسل سے اور مغرب و عشاء دوسرے غسل سے اور فجر تیسرے غسل سے پڑھا کریں۔ یہ احکام بظاہر ایک دوسرے سے مختلف ہیں، لیکن حقیقتاً یہ مختلف قسم کے حکم استحاضہ والی خواتین کی کیفیات و حالات مختلف ہونے کی وجہ سے دیے گئے تھے۔ لہٰذا ہم آگے جو احادیث بیان کریں گے، تو ساتھ اس کی وضاحت کریں گے کہ حدیث میں بیان کردہ حکم کس صورت سے متعلق تھا؟ تاکہ ہر حدیث اور ہر حکم کا محمل (موقع و محل) واضح ہو جائے اور احادیث میں ظاہری طور پر دکھائی دینے والے اختلاف کی وجہ سامنے آجائے۔

وہ مستحاضہ جس کو حیض کی عادت معلوم ہو، اس کے متعلق روایات

شرعی طور پر ہر عورت کو اپنے حیض کی عادت یاد رکھنی چاہیے کیونکہ روٹین سے ہٹ کر استحاضہ کا خون آنا شروع ہو جائے تو ایسی صورت میں پچھلی عادت کو دیکھ کر حکم بیان کیا جاتا ہے۔ اور عادت معلوم ہونے یا نہ معلوم ہونے کے اعتبار سے حکم میں فرق پڑ جاتا ہے۔

چنانچہ اگر استحاضہ والی خاتون کو اپنی عادت کے دن معلوم ہوں تو ایسی خاتون کے متعلق حدیث پاک میں یہ حکم بیان فرمایا گیا کہ وہ اپنی حیض کی عادت کے دنوں کو نوٹ کر لے اور پھر ان دنوں میں نمازیں نہ پڑھا کرے اور جب عادت کے دن پورے ہو جائیں تو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے۔ اس کے بعد ہر نماز کے وقت غسل کی حاجت نہیں بلکہ وضو

کر کے نماز پڑھتی رہے اگرچہ خون جاری بھی ہو۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں ایک خاتون کو خون بہت زیادہ آتا تھا تو حضرت ام سلمہ نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے مسئلہ پوچھا تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "لتنظر عدۃ اللیالی والایام التی کانت تحیضھن من الشھر قبل ان یصیبھا الذی اصابھا، فلتترك الصلاۃ قدر ذلك من الشھر، فاذا خلفت ذلك فلتغتسل، ثم لتستثفر بثوب، ثم لتصل فیه" ترجمہ: اس خاتون کو یہ بیماری لگنے سے پہلے مہینے کی جن راتوں اور دنوں میں حیض آیا کرتا تھا، وہ ان راتوں اور دنوں کی تعداد نوٹ کرے، پھر مہینے میں اتنے دن نماز چھوڑ دے پھر جب یہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھے پھر اس میں نماز پڑھتی رہے۔ (سنن ابی داؤد، 1/71، مکتبۃ عصریہ، بیروت)

اسی طرح کا معاملہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کا بھی تھا اور ان کو بھی حضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے یہی حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ سنن ابن ماجہ، شرح مشکل الآثار، مسند احمد اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے اور میں پاک نہیں ہو پاتی، تو کیا میں نمازیں چھوڑ دوں؟ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا (النظم لابن ماجۃ): "لا، إنما ذلك عرق ولیس بالحیضۃ، اجتنبی الصلاۃ أیام محیضك، ثم اغتسلی، وتوضئی لکل صلاۃ، وإن قطر الدم علی الحصیر" ترجمہ: نہیں (نمازیں نہ چھوڑو)، یہ تو رگ (کا خون) ہے، یہ حیض نہیں ہے۔ تم اپنے حیض کے دنوں میں نماز نہ پڑھو، پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لئے وضو کر (کے نماز پڑھ) لیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گرتے ہوں۔ (سنن ابن ماجہ، 1/204، دار احیاء الکتب العربیۃ)

ان احادیث میں جو حکم بیان فرمایا گیا یہ استحاضہ والی ان خواتین کے متعلق ہے جن کو اپنے حیض کی عادت کے دن معلوم ہوں۔ جیسا کہ امام طحاوی علیہ الرحمۃ اس طرح کی اور کئی احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "ففیما ذکرنا عن عائشۃ رضی اللہ عنھا فی امر فاطمۃ ابنۃ ابی حبیش ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إنما أمرھا بترك الصلاۃ فی ایام الحیضۃ نفسھا وذلك دلیل علی انھا قد کانت تعرف ایامھا بغیر امر منه ایاھا ان تعتبرھا بلون دمھا" ترجمہ: ہم نے حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کے معاملے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو احادیث روایت کی ہیں، اس میں یہ بات ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو خاص حیض کے دنوں میں نمازیں چھوڑنے کا حکم

دیا تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو اپنے حیض کے دن یاد تھے، نیز حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کو خون کے رنگ کا اعتبار کرنے کا حکم نہیں دیا۔(یعنی یہ نہیں فرمایا کہ خون کا رنگ دیکھ کر حیض ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر لیں۔)

(شرح مشکل الآثار، 7/159، مؤسسۃ الرسالۃ)

ان احادیث اور ان کی شرح سے جہاں استحاضہ والی خاتون کا حکم معلوم ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کو جب خون مسلسل جاری رہے اور رُکتا نہ ہو تو اب وہ خون کا رنگ یا کیفیت دیکھ کر اس کے حیض ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ نہیں کرے گی بلکہ خون جاری ہونے سے پہلے حیض کی عادت کے جو دن تھے ان کا ہی اعتبار کرے گی اور اس اعتبار سے ہی حیض اور استحاضہ کے دن متعین کرے گی۔

اوپر پہلی حدیث میں استحاضہ والی عورت کو لنگوٹ باندھنے کا جو حکم دیا گیا تو اس کی وضاحت کرتے ہوئے حکیم الامت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "مستحاضہ کو لنگوٹ باندھنے کا حکم استحبابی اور احتیاطی ہے تاکہ خون سے مصلے اور کپڑے گندے نہ ہوں وجوبی نہیں، اگر بغیر لنگوٹ کسی اور ذریعہ سے یہ مقصد حاصل ہو جائے تو وہ کرے اور اگر کسی طرح خون رکتا نہ ہو تو نماز پڑھتی رہے اگرچہ خون مصلے پر ٹپکتا رہے جیسا کہ دوسری روایات میں ہے۔"

(مراۃ المناجیح، 1/355، نعیمی کتب خانہ)

وہ مستحاضہ جس کو حیض کی عادت معلوم نہ ہو، اس کے متعلق روایات

حضرت ام حبیبہ بنت جحش (زوجہ عبد الرحمن بن عوف) رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ لاحق تھا اور ان کو حضور نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے یہ حکم دیا گیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز ادا کیا کریں۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو سات سال استحاضہ رہا۔ انہوں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس بارے میں پوچھا "فامرها ان تغتسل، فقال: «هذا عرق» فكانت تغتسل لكل صلاة" ترجمہ: تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں حکم دیا کہ وہ غسل کریں۔ اور فرمایا: یہ رگ (کا خون) ہے۔ اس کے بعد وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الحیض، 1/73، دار طوق النجاۃ)

شرح معانی الآثار میں اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: " لتنظر قدر قروئها التي تحيض لها فلتترك الصلاة ثم لتنظر ما بعد ذلك فلتغتسل عند كل صلاة وتصلي " ترجمہ: اس عورت کو چاہیے کہ جتنی مقدار میں اس کو حیض آتا تھا وہ

نوٹ کرلے اور (اتنے دن) نماز چھوڑ دے پھر اس کے بعد دیکھے اور اس میں ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرے۔ (شرح معانی الآثار، 1/ 98، عالم الکتب)

ہر استحاضہ والی خاتون کو یہ حکم نہیں ہوتا، کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے جیسا کہ پہلے گزرا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر نماز کے وقت غسل کا حکم نہیں دیا تھا لیکن اگر استحاضہ والی خاتون کو اپنی حیض کی عادت کسی طرح بھی معلوم نہ ہوسکے اور خون مسلسل جاری ہو تو پھر ہر نماز کے وقت غسل کا حکم ہوتا ہے، ایسی عورت کو متحیرہ کہتے ہیں۔ اور جن احادیث میں استحاضہ والی خاتون کو ہر نماز کے وقت غسل کا حکم دیا گیا وہ اس صورت پر محمول ہیں۔

اس حدیث سے جو یہ معلوم ہوا کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں، تو ان کی صورت کیا تھی اور ان کو ایسا حکم کیوں تھا؟ اس کے متعلق علماء وشارحین فرماتے ہیں کہ یا تو ان کی بھی یہی صورت تھی کہ ان کو عادت کے ایام معلوم نہ تھے، اس وجہ سے آپ کو یہ حکم دیا گیا تھا یا پھر ان کو بیماری کے علاج کے طور پر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا، لہذا آپ بطور علاج ایسا کیا کرتی تھیں۔ یہ وضاحت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں بیان فرمائی ہے۔ (شرح معانی الآثار، 1/ 105، عالم الکتب)

فائدہ: یہاں سے معلوم ہوا کہ کبھی شرعی حکم ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس پر عمل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، لیکن جو عمل جتنا مشکل ہوتا ہے اس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں مشکل ہونے کی وجہ سے حکم سے روگردانی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اس پر عمل کرنا چاہیے اور اس کو آزمائش سمجھنا چاہیے۔ ایسے موقع پر اپنے سامنے ان اسلاف کا عمل رکھنا چاہیے جو ایسی آزمائش کے وقت بھی شریعت کے حکم پر عمل کرتے رہے۔ جیسا کہ صحابیہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ہر نماز کے وقت غسل کرنے والا عمل ہمارے لئے اعلیٰ مثال ہے۔ اسی طرح ایک اور خاتون کو حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہُ عنہم نے ہر نماز کے وقت غسل کا حکم دیا۔ اس کے متعلق جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا کہ کوفہ کی زمین ٹھنڈی ہے اور اس عورت کے لئے ہر نماز کے وقت غسل کرنا باعث مشقت ہوگا۔ تو فرمایا: "لو شاء اللہ لابتلاھا بما ھو اشد منہ" ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے، اس سے بھی زیادہ سخت آزمائش میں مبتلا فرمادے۔ (شرح معانی الآثار، 1/ 99، عالم الکتب)

وہ روایات جن میں مستحاضہ کو دن میں تین بار غسل کرنے کا حکم ہوا

استحاضہ والی بعض خواتین کو حضور نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے یہ حکم بیان فرمایا کہ وہ دن میں تین مرتبہ غسل کیا کریں یعنی یوں کہ ظہر کو لیٹ کر کے آخری وقت میں اور عصر کو اول وقت میں پڑھے اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کرلے یونہی مغرب کو لیٹ اور عشاء کو اول وقت میں پڑھے اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کرلے اور فجر کے لئے الگ غسل کرلیا کرے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ" استحیضت امرأة علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأمرت أن تعجل العصر وتؤخر الظھر وتغتسل لھما غسلا، وأن تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لھما غسلا، وتغتسل لصلاة الصبح غسلا "ترجمہ: ایک عورت رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے زمانے میں استحاضہ کی بیماری میں مبتلا ہوگئی تو اس کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ عصر کو جلدی (یعنی عصر کے اول وقت میں) اور ظہر کو لیٹ کر کے (یعنی وقت ظہر کے آخر میں) پڑھے اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرلیا کرے۔ یونہی مغرب کو لیٹ اور عشاء کو جلدی پڑھے اور ان دونوں کے لئے ایک غسل کرلیا کرے اور نماز فجر کے لئے ایک الگ غسل کرلیا کرے۔ (سنن ابی داؤد، 1/ 79، مکتبۃ عصریہ، بیروت)

اسی طرح کا حکم حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو بھی دیا گیا۔ چنانچہ سنن ابی داؤد، شرح معانی الآثار وغیرہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا عارضہ ہوا تو وہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے انہیں ہر نماز غسل کر کے پڑھنے کا حکم دیا، پھر جب انہیں اس طرح کرنا مشکل ہوا تو حضور نے انہیں حکم دیا: " ان تجمع الظھر والعصر فی غسل واحد والمغرب والعشاء فی غسل واحد وتغتسل للصبح "ترجمہ: وہ ظہر اور عصر کو یوں جمع کرلے کہ ان دونوں کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کو یوں جمع کرلے کہ ان دونوں کے لئے ایک غسل کرلے اور فجر کی نماز کے لئے الگ سے ایک غسل کرلے۔

(شرح معانی الآثار، 1/ 101، عالم الکتب)

ان احادیث میں استحاضہ والی خاتون کو دن میں تین بار غسل کرنے کا حکم دیا گیا، اس کی تاویل اور وجہ ہمارے احناف کے نزدیک یہ ہے کہ یہ ایسی استحاضہ والی خاتون تھیں، جن کو اپنے حیض کی عادت والے دن معلوم نہ تھے، البتہ یہ معلوم تھا کہ ان کا حیض ان تین وقتوں میں سے کسی ایک وقت میں ختم ہوا کرتا تھا اس لئے اس عورت کو ہر نماز کے وقت

غسل کے بجائے فقط ان تین اوقات میں غسل کا حکم دیا گیا چنانچہ امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وتاویلہ عندنا انھا تذکرت ان خروجھا من الحیض کان یکون فی آخر ھذہ الاوقات "ترجمہ: ہمارے نزدیک اس کی تاویل یہ ہے کہ اس خاتون کو یہ یاد تھا کہ اس کا حیض سے باہر آنے کا وقت ان تین اوقات کے آخر میں ہوا کرتا تھا۔

(المبسوط للسرخسی، 3/194، دار الفکر)

اسی طرح کی تاویل امام طحاوی علیہ الرحمۃ نے شرح معانی الآثار کے اس مقام پر لکھی ہے۔

(شرح معانی الآثار، 1/105، عالم الکتب)

مستحاضہ سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے متعلق احادیث

حیض و نفاس کی حالت میں تو بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرنا حرام ہوتا ہے، لیکن جس کو استحاضہ کا خون آ رہا ہو اس سے ازدواجی تعلقات قائم کرنا منع نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے استحاضہ والی خاتون کے بارے میں ارشاد فرمایا: "فان ھو غلبھا فی الصلاۃ فلا تقطع الصلاۃ وان قطر ویاتیھا زوجھا وتصوم "ترجمہ: اگر نماز میں خون اس پر غالب ہو (یعنی بہت زیادہ آئے) تو وہ نماز نہ توڑے اگرچہ خون کے قطرے ٹپکیں اور اس کا شوہر اس سے قربت اختیار کر سکتا ہے اور یہ عورت روزہ بھی رکھے گی۔

(سنن دار قطنی، 1/406، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

حضرت ام حبیبہ اور حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایات ہیں کہ ان کو استحاضہ کا عارضہ تھا اور اس حالت میں ان کے شوہر ان سے ازدواجی تعلقات قائم کیا کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، 1/83، مکتبۃ عصریہ، بیروت)

حیض کی حالت میں لازم ہونے والے احکام سے متعلق روایات

حیض کی حالت میں خاتون کو بعض ایسے کاموں سے ممانعت ہو جاتی ہے جو وہ عام دنوں میں کر سکتی ہے۔ ایسے امور سے متعلق احادیث و روایات درج ذیل ہیں۔

حیض میں قرآن پڑھنے کے متعلق احادیث

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لئے قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں ہے، نہ دیکھ کے اور نہ زبانی۔ احادیث میں اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

" لا تقرأ الحائض، ولا الجنب شیئا من القرآن "ترجمہ: حیض والی عورت اور جنبی قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھے۔[6] (سنن الترمذی، 1/236، مصطفی البابی الحلبی، مصر)

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"لایقرء الحائض ولا الجنب ولا النفساء القرآن "ترجمہ: حیض والی، جنبی اور نفاس والی عورتیں قرآن نہ پڑھیں۔

(سنن دار قطنی، 1/218، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

صحابی رسول حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی ممانعت مروی ہے۔ چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:"لا تقرء الحائض القرآن "ترجمہ: حیض والی عورت قرآن نہ پڑھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 1/98، مطبوعہ ریاض)

حیض میں قرآن چھونے کے متعلق احادیث

حیض و نفاس یا اس کے علاوہ ناپاکی کی حالت میں قرآن پاک کو چھونے کی شریعت میں اجازت نہیں ہے۔ اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے: ﴿لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔ (سورۂ واقعہ، آیت:79)

اس کے متعلق کئی احادیث بھی مروی ہوئی ہیں۔ چنانچہ سنن دار قطنی، المعجم الکبیر میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"لا یمس القرآن إلا طاهر "ترجمہ: قرآن کو نہ چھوئے مگر وہی جو پاک ہو۔ (سنن دار قطنی، 1/219، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(المعجم الکبیر، 12/313، مطبوعہ القاہرۃ)

یونہی سنن کبری للبیہقی، سنن دارمی، صحیح ابن حبان، المستدرک للحاکم وغیرہ میں کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اہلِ یمن کو جو احکام لکھ کر بھیجے اس میں یہ بھی تھا:" ولا یمس القرآن إلا طاهر "ترجمہ: اور قرآن کو نہ چھوئے مگر وہی جو پاک ہو۔

امام بیہقی علیہ الرحمۃ مزید لکھتے ہیں:" ویذکر عن ابن عمر أنه کره للحائض مس المصحف "ترجمہ: اور حضرت ابن

---

(6): یہ حدیث نقل کرنے کے بعد حضرت علامہ مولانا شریف الحق امجدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:" اس کے راوی اسمعیل بن عیاش ضعیف ہیں۔ اس حدیث کے ہم معنی حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی دار قطنی نے اور ابن عدی نے کامل میں روایت کی ہے۔ اس کے بھی ایک راوی محمد بن فضل ضعیف ہیں، مگر دو طریقوں سے مروی ہے اس لئے حسن ہوگئی۔" (نزہۃ القاری، 1/792، فرید بک سٹال)

عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ حائضہ کے لئے قرآن چھونا مکروہ قرار دیتے تھے۔

(السنن الکبری للبیہقی، 1 / 461، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حالت حیض میں مسجد کے اندر داخل ہونے کے متعلق احادیث

حیض و نفاس والی عورت کے لئے یہ بھی حکم ہوتا ہے کہ وہ اس حالت میں مسجد کے اندر داخل نہ ہو۔ ایسی حالت میں مسجد کے اندر جانا گناہ ہے۔ اس سلسلے میں مروی ہونے والی بعض احادیث درج ذیل ہیں:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم مسجد کے صحن میں داخل ہوئے اور بلند آواز سے ارشاد فرمایا: "ان المسجد لایحل لجنب، ولا لحائض "ترجمہ: بے شک مسجد جنبی اور حیض والی کے لئے حلال نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ، 1 / 212، دار احیاء الکتب العربیۃ)

سنن ابی داؤد، صحیح ابن خزیمہ اور سنن کبری للبیہقی وغیرہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "انی لا أحل المسجد لحائض ولا جنب "ترجمہ: بے شک میں مسجد کو حیض والی عورت اور جنبی کے لئے حلال نہیں کرتا۔ (سنن ابی داؤد، 1 / 60، مکتبہ عصریہ، بیروت)

اس حدیث پاک سے ایک تو حیض والی عورت اور جنبی شخص کے لئے مسجد میں داخل ہونے کا حکم معلوم ہوا اور دوسری بات اس حدیث کے الفاظ سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ حضور نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو حلال یا حرام کر دینے کا اختیار دیا ہے، جبھی تو آپ نے یہ فرمایا: "إنی لا أحل المسجد" بے شک میں مسجد کو حلال نہیں کرتا الخ۔ اور یقیناً یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جسے کسی چیز کے حلال کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ملا ہو۔

حالت حیض میں طواف کے متعلق حدیث

حیض و نفاس والی عورت کو اس حالت میں خانہ کعبہ کا طواف کرنا بھی شرعاً ممنوع و حرام ہے اور احادیث میں اس سے منع فرمایا گیا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "ان النفساء والحائض تغتسل، وتحرم، وتقضی المناسك كلها، غیر ان لا تطوف بالبیت حتی تطهر "ترجمہ: نفاس والی عورتیں اور حیض والی، غسل کرکے احرام باندھیں اور حج کے تمام مناسک ادا کریں مگر یہ کہ پاک ہونے تک وہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کریں۔ (سنن الترمذی، 3 / 273، مصطفی البابی الحلبی، مصر)

حیض کی حالت میں صحبت سے ممانعت کے متعلق احادیث

حیض و نفاس کی حالت میں میاں بیوی کا باہم ازدواجی تعلقات قائم کرنا (ہمبستری کرنا) بھی حرام ہے۔ قرآن پاک میں بھی اس کی ممانعت بیان ہوئی ہے جیسا کہ اس باب کے شروع میں آیت مبارکہ اور اس کی تفسیر بیان ہوئی۔ اس کے علاوہ احادیث میں بھی اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: یہودیوں میں جب عورت حائضہ ہوتی تو نہ اس کے ساتھ کھاتے اور نہ انہیں گھروں میں ساتھ رکھتے حضورانور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ نے یہ مسئلہ حضور سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ الخ حضورانور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اصنعوا کل شیء الا النکاح" ترجمہ: تم صحبت کے سوا سب کچھ کر سکتے ہو۔

(صحیح مسلم، 1/246، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اسی حدیث کے ترمذی شریف میں جو الفاظ ہیں وہ اس طرح ہیں: " فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يؤاكلوهن ويشاربوهن وأن يكونوا معهن في البيوت، وأن يفعلوا كل شيء ما خلا النكاح" ترجمہ: تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ (حیض کی حالت میں) عورتوں کے ساتھ کھائیں پئیں، گھروں میں ان کے ساتھ رہیں، اور یہ کہ وہ صحبت کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ (سنن الترمذی، 5/214، مصطفی البابی الحلبی، مصر)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا وغیرہ کاموں میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اس حالت میں ہمبستری کرنا حرام اور سخت حرام ہے اور اس کے بارے میں حدیث میں سخت وعید بھی بیان ہوئی ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "من اتی کاھنا فصدقه بما یقول او اتی امرأته حائضا او اتی امرأته فی دبرها فقد برئ مما انزل علی محمد" ترجمہ: جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے یا کوئی اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں یا پچھلے مقام میں صحبت کرے تو وہ اس سے بری ہو گیا جو محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر نازل ہوا۔ (سنن ابی داؤد، 4/15، مکتبہ عصریہ، بیروت)

بعض روایتوں کے مطابق اس حدیث کے الفاظ میں "بری" ہونے کی جگہ "کفر" کا لفظ بھی آیا ہے اور اس کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "یعنی یہ تینوں شخص قرآن و حدیث کے منکر ہو کر کافر ہو گئے۔ خیال رہے کہ یہاں سے شرعی کفر ہی مراد ہے اسلام کا مقابل۔ اور ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو عورت سے دبر میں، یا بحالت حیض

صحبت کو جائز سمجھ کر صحبت کریں، اور کاہن نجومی کو عالم الغیب جان کر اس سے فال کھلوائیں، یا غیبی خبریں پوچھیں۔ اور اگر گناہ سمجھ کر یہ کام کریں تو فسق ہے، کفر نہیں۔ یا یہاں کفر سے مراد لغوی معنی ہیں ناشکری۔"

(مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 351، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

حیض کی حالت میں ناف کے نیچے گھٹنے تک کے حصے سے لذت حاصل کرنے کے متعلق روایات

حیض و نفاس کی حالت میں جس طرح بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے اسی طرح ناف سے لے کر گھٹنے تک کے حصے سے لذت حاصل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ نہ اس حصے کو چھونا جائز ہے اور نہ شہوت کے ساتھ دیکھنا۔ ہاں ناف سے اوپر والے حصے کو چھونا وغیرہ جائز ہے، البتہ اگر کوئی اس سے بھی بچے تو یہ زیادہ بہتر ہے جیسا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا: مجھے میری بیوی سے بحالت حیض کیا کام حلال ہے؟ فرمایا: "لك ما فوق الإزار" ترجمہ: تیرے لئے حلال ہے وہ جو تہبند سے اوپر ہو۔ اور ایک روایت میں اس کے ساتھ یہ بھی ہے: "والتعفف عن ذلك أفضل" ترجمہ: اور اس بات سے بھی باز رہنا یہ زیادہ بہتر ہے۔ (سنن ابی داؤد، 1 / 55، مکتبہ عصریہ، بیروت)

اس طرح کی حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہوئی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور پوچھا: ایک مرد اپنی عورت کے ساتھ حیض کی حالت میں کیا کام کر سکتا ہے؟ فرمایا: "سألتموني عن شيء ما سألني عنه أحد منذ سألت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: «له منها ما فوق الإزار، من التقبيل والضم، ولا يطلع على ما تحته»" ترجمہ: تم نے مجھ سے ایک ایسی بات پوچھی ہے کہ جب سے یہ بات میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھی ہے اس کے بعد (تمہارے علاوہ) کسی اور نے نہیں پوچھی۔ پھر فرمایا: "تہبند سے اوپر جو ہے وہ اس کے لئے حلال ہے یعنی بوسہ دینا، ساتھ لگانا، جبکہ وہ اس سے نیچے والے حصے پر مطلع نہ ہو (یعنی وہ اس کو ظاہر نہ کرے اور اس سے نفع نہ اٹھائے)" (شرح معانی الآثار، 3 / 37، عالم الکتب)

اور سنن کبری للبیہقی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث کے الفاظ کچھ یوں ہیں: "واما الحائض فما فوق الإزار وليس له ما تحته" ترجمہ: بہر حال جہاں تک حیض والی عورت کا معاملہ ہے تو جو تہبند سے اوپر ہے وہ مرد کے لئے حلال ہے اور جو اس کے نیچے ہے وہ مرد کے لئے حلال نہیں۔ (السنن الکبری للبیہقی، 1 / 467، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ان احادیث میں جو یہ فرمایا گیا کہ "تہبند سے اوپر جو ہے وہ حلال ہے۔" تو اس سے ناف کے مقام سے اوپر والا حصہ

مراد ہے اور جو یہ فرمایا گیا کہ "اس سے نیچے والا حصہ حلال نہیں۔" تو اس سے مراد ناف سے نیچے گھٹنے تک کا حصہ ہے (جس میں گھٹنا بھی شامل ہے) جیسا کہ امام ابن ہمام رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "اما الاستمتاع بها بغير الجماع فمذهب أبي حنيفة وأبي يوسف والشافعي ومالك يحرم عليه ما بين السرة والركبة وهو المراد بما تحت الازار، "ترجمہ: حائضہ عورت سے ہمبستری کے علاوہ نفع اٹھانے کے متعلق امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام شافعی اور امام مالک رضی اللہُ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ ناف سے لے کر گھٹنے کے درمیان جو حصہ ہے یہ مرد پر حرام ہے۔ اور حدیث میں یہ جو لفظ آیا کہ "جو تہبند سے نیچے ہو" اس سے مراد بھی یہی حصہ ہے۔ (فتح القدیر، 1/166، دار الفکر، بیروت)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ یہ اوپر مذکور ابو داؤد شریف والی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: "حائضہ عورت جب کہ پائجامہ یا تہبند مضبوطی سے باندھے ہو تو اس کے ساتھ لپٹنا اور اس سے بوس و کنار درست ہے لیکن بچنا بہتر، خصوصًا اس جوان کو جو ایسی حالت میں اپنے نفس پر قابو نہ رکھتا ہو۔ خیال رہے کہ حضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا یہ عمل شریف خود کرنا بیان جواز کے لیے ہے، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کبھی غیر مستحب بلکہ مکروہ کاموں پر عمل فرما کر جواز ثابت کرتے تھے، یہ تبلیغ کی قسم تھی، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو اس پر بھی ثواب ملتا تھا۔"

(مراۃ المناجیح، 1/352، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

حیض کی وجہ سے چھوٹنے والی نماز اور روزوں کی قضا کے متعلق احادیث

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کی جو نمازیں چھوٹ جائیں شرعی طور پر ان کی قضا کرنا لازم نہیں، البتہ رمضان کے روزے اگر اس وجہ سے چھوٹ جائیں تو ان روزوں کی قضا کرنے کا حکم ہے چنانچہ حضرت معاذہ رضی اللہُ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا سے پوچھا: حیض والی عورت کے بارے میں ایسا کیوں ہے کہ وہ روزے تو قضا کرتی ہے لیکن نماز قضا نہیں کرتی ؟ تو فرمایا: " كان يصيبنا ذلك، فنؤمر بقضاء الصوم، ولا نؤمر بقضاء الصلاة "ترجمہ: ہمیں یہ عارضہ (حیض) لاحق ہوا کرتا تھا تو ہمیں روزے قضا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا اور نمازیں قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (صحیح مسلم، 1/265، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا کے فرمان اور جواب کی وضاحت کرتے ہوئے اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "سبحان اللہ! کیسا ایمان افروز جواب ہے کہ مجھے عقلی حکمتوں سے غرض نہیں ہم تو

حکم کے تابع ہیں، چونکہ حضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے روزے کی قضا کا حکم دیا نماز کی قضا کا نہیں اس لیے یہ فرق ہو گیا، ہمیں عقلی حکمتوں سے کیا غرض؟ بیمار طبیب کے نسخے پینے کی کوشش کرتا ہے دواؤں کے اوزان سوچنے میں وقت ضائع نہیں کرتا۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ روزے کی قضا میں ندرت ہے کہ سال میں سات آٹھ روزے قضاء کرنے پڑتے ہیں اس لیے اس میں دشواری نہیں اور قضائے نماز میں کثرت ہے کہ ہر مہینہ سات آٹھ دن کی فی دن پانچ نمازیں قضاء کرنی پڑتیں یعنی چالیس بلکہ بعض کو پچاس نمازیں اس میں بہت دشواری ہوتی اس لیے نمازوں کی قضا نہیں روزوں کی ہے۔"

(مراۃ المناجیح، 3/176، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

حیض کی طرح نفاس کی حالت میں جو نمازیں چھوٹیں ان کی بھی قضا لازم نہیں جیسا کہ اس کے متعلق حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "لا یأمرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقضاء صلاۃ النفاس "ترجمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عورت کو نفاس والی نماز قضا کرنے کا حکم نہیں دیا کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، 1/83، مکتبہ عصریہ، بیروت)

حیض کے بعد غسل کرنے سے پہلے کی حالت کے متعلق روایت

حیض کا خون رکتے ہی کیا حیض کا حکم ختم ہو جاتا ہے یا غسل کرنے تک باقی رہتا ہے؟ اس کے متعلق کنز العمال میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے حیض والی عورت کے متعلق ارشاد فرمایا: "اذا انقطع دمھا ھی حائض مالم تغتسل "ترجمہ: جب اس کا خون رک جائے تو جب تک وہ غسل نہ کر لے وہ حیض کے حکم میں ہے۔ (کنز العمال بحوالہ دار قطنی و مسند ابی حنیفۃ، 9/623، مؤسسۃ الرسالۃ)

اس حکم کی تائید اس مرفوع حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے جو آگے آئے گی جس میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے خون رکنے کے بعد اور غسل کرنے سے پہلے صحبت کر لینے پر کفارہ بیان فرمایا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس حالت میں عورت حیض کے حکم میں ہی ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب عورت کا حیض دس دن رات مکمل ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا ہو کہ ایسی صورت میں جب تک وہ غسل نہ کر لے یا جب تک اس پر ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے وہ حیض کے حکم میں ہی ہوتی ہے۔ (اس مسئلے کی مزید تفصیل بھی ہے جو آگے کتاب کے متعلقہ مقام پر دیکھی جاسکتی ہے۔)

حیض کی حالت میں سجدہ تلاوت واجب نہ ہونے کے متعلق روایت

حیض کی حالت میں عورت نے نماز تو ادا نہیں کرنی ہوتی لیکن اگر وہ سجدے والی آیت سنے تو کیا اس پر سجدہ واجب

ہو گا یا نہیں؟ اس کا حکم ہمیں روایت سے ملتا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ حیض والی عورت اگر سجدہ تلاوت والی آیت سنے تو کیا حکم ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: "لا تسجد لأنها صلاۃ" ترجمہ: یہ عورت سجدہ نہ کرے کیونکہ سجدہ تلاوت بھی نماز ہی ہے۔ (سنن الدارمی، 1/682، دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

یعنی جس طرح حیض والی عورت نے نماز ادا نہیں کرنی ہوتی اسی طرح وہ سجدہ تلاوت بھی نہیں کرے گی۔ واضح رہے کہ حیض کی حالت میں آیت سجدہ سننے سے سجدہ واجب ہی نہیں ہوتا، لہذا نہ اب کرے گی اور نہ بعد میں کرنا واجب ہے۔

متفرقات

حیض کی حالت میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر کفارے کا حکم

حیض کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے۔ اگر کسی نے جانے یا انجانے میں ایسا کر لیا تو بعض احادیث میں کفارہ ادا کرنے کا بھی فرمایا گیا ہے۔ یہ مالی کفارہ ادا کرنا اگرچہ شرعی طور پر لازم تو نہیں ہے البتہ ادا کر دینا بہتر ہے۔ اس موضوع کے متعلق مختلف احادیث آئی ہیں جن میں مختلف کفارے بیان ہوئے ہیں۔ امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ان احادیث کو جمع کیا اور ان میں تطبیق دے کر احکام کا خلاصہ بیان فرمایا ہے چنانچہ ہم فتاویٰ رضویہ سے ہی یہ احادیث اور خلاصہ نقل کرتے ہیں۔

حدیث: سُنن دارمی و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "اذا وقع الرجل باهله وهی حائض فلیتصدق بنصف دینار" ترجمہ: جب آدمی اپنی عورت سے حالتِ حیض میں صحبت کرے تو چاہیے کہ نصف دینار صدقہ دے۔

حدیث: سنن نسائی و ابن ماجہ میں انہیں سے ہے، نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "یتصدق بدینار او نصف دینار" ترجمہ: ایک یا نصف دینار تصدق کرے۔

حدیث: مسند احمد و دارمی و ترمذی میں اُنہیں سے ہے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اذا کان دما احمر فدینار و اذا کان دما اصفر فنصف دینار" ترجمہ: جب سُرخ خون ہو تو ایک دینار اور زرد ہو تو آدھا۔

حدیث: طبرانی نے معجم کبیر اور حاکم نے بافادہ تصحیح اُنہیں سے یوں روایت کی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "من اتی امرأته فی حیضها فلیتصدق بدینار و من اتاها وقد ادبر الدم عنها ولم تغتسل فنصف دینار" ترجمہ: جس

نے اپنی عورت سے حیض میں صحبت کی وہ ایک اشرفی تصدق کرے اور اگر خون بند ہو چکا اور ابھی نہائی نہ تھی تو آدھی۔

حدیث: مسند میں انہیں سے یوں ہے: "تصدق بدینار فان لم تجد دینارا فنصف دینار" ترجمہ: ایک اشرفی صدقہ کر اور نہ ہو سکے تو آدھی۔

حدیث: دارمی اور ابن راہویہ نے حضرت عبد الحمید بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے (جسے خاتم الحفّاظ علّامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے) کہ "کان لعمر بن الخطاب امرأة تکرہ الجماع فکان اذا اراد ان یاتیها اعتلت علیه بالحیض فوقع علیها فاذا هی صادقة فاتی النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم فامرہ ان یتصدق بخمس دینار" ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی، صحبت کو ناپسند کرتی تھی آپ جب بھی اس کے پاس جانے کا ارادہ فرماتے وہ حیض کا بہانہ پیش کر دیتی۔ ایک مرتبہ آپ نے اس سے صحبت کی تو (واقعی) وہ سچی تھی، آپ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دینار کا پانچواں حصّہ صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

فائدہ: ان احادیث کو ذکر کرنے کے بعد امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ان سب احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے حاصل ہونے والے حکم کا خلاصہ یوں بیان فرمایا: "بالجملہ حاصل جمع احادیث یہ ٹھہرا کہ جس سے نادانستہ ایسا واقع ہُوا، اگر آخرِ حیض میں تھا (اور اسی میں حکماً وہ صورت داخل کہ خون دس ۱۰ دن سے کم میں منقطع (ختم) ہوا اور عورت نے ابھی غسل نہ کیا، نہ کوئی نماز اس پر دَین ہُوئی) وہ ایک خُمس دینار (دینار کا پانچواں حصہ) کفارہ دے اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو خمس (دو پانچویں حصے) اور جس نے دانستہ ایسا کیا اگر آخرِ حیض میں تھا نصف دینار دے اور اوّل میں تو ایک دینار، ہاں ایک کی طاقت نہ ہو تو نصف ہی دے۔ یہ سب حکم استحبابی ہے واجب نہیں مگر استغفار۔" (دینار سونے کے سکے کو کہتے ہیں۔)

(فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ 357 تا364، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

حیض کی حالت میں شوہر کے ساتھ ایک لحاف / چادر میں لیٹنے کے متعلق حدیث

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ حیض و نفاس کی حالت میں بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرنا یا ناف سے لے کر گھٹنے تک کے حصے سے لذت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔ اور جہاں تک بیوی کے ساتھ اس حالت میں ایک لحاف میں لیٹنے کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "بینا أنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم مضطجعة فی خمیلة حضت، فانسللت، فأخذت ثیاب حیضتی، فقال: «أنفست»، فقلت: نعم

فدعانی، فاضطجعت معہ فی الخمیلۃ "ترجمہ: ایک بار میں نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی تھی کہ مجھے حیض آگیا۔ تو میں نے اس چادر سے نکل کر اپنے حیض والے کپڑے پہن لئے۔ تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا؟ کیا آپ کو حیض آیا؟ عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ساتھ اسی چادر میں لیٹ گئی۔

(بخاری، کتاب الحیض، 1 / 72، دار طوق النجاۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹنے کی تو اجازت ہے البتہ اس چیز کا خیال رکھنا ہوگا کہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ اس کے بدن کی گرمی شوہر محسوس نہ کرے جیسا کہ حضرت علامہ مولانا شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: "اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حائضہ کے ساتھ ایک چادر میں سونا، ناجائز نہیں بلکہ اس میں ادنیٰ کراہت بھی نہیں البتہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ حائضہ کے بدن کی گرمی شوہر محسوس نہ کرے۔"

(نزہۃ القاری، 1 / 783، فرید بک سٹال)

رات کو اٹھ کر حیض کا اختتام چیک کرنے کے متعلق روایات

حیض ختم ہوتے ہی عورت کو حکم ہوتا ہے کہ وہ طہارت حاصل کر کے نماز شروع کر دے لیکن اگر رات کو سونے سے پہلے عورت کو حیض جاری تھا تو اب شریعت نے عورت کو اس بات کا مکلف نہیں بنایا کہ وہ عشاء کی نماز پڑھنے کی خاطر رات میں بار بار اٹھ کر چیک کرتی رہے کہ اس کا حیض ختم ہو چکا ہے یا نہیں۔ ایسا کرنے کو شریعت میں پسندیدہ عمل قرار نہیں دیا گیا چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے: "وبلغ بنت زید بن ثابت: أن نساء یدعون بالمصابیح من جوف اللیل ینظرن إلی الطھر، فقالت: «ما کان النساء یصنعن ھذا وعابت علیھن "ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو یہ خبر ملی کہ عورتیں رات کو چراغ منگوا کر پاکی کو دیکھتی ہیں، اس پر انہوں نے فرمایا: (پہلے کی) عورتیں ایسا نہ کرتی تھیں۔ (گویا) ایسا کرنے والی عورتوں کی اس بات کو انہوں نے معیوب جانا۔

(بخاری، کتاب الحیض، 1 / 71، دار طوق النجاۃ)

اسی طرح سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس بات کی ممانعت آئی ہے چنانچہ سنن دارمی میں ہے کہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "کانت عائشۃ رضی اللہ عنھا تنھی النساء ان ینظرن لیلا فی المحیض، و تقول: انہ قد یکون

الصفرۃ والکدرۃ "ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو منع کیا کرتی تھیں اس بات سے کہ وہ رات میں اپنا حیض کا معاملہ چیک کریں۔ اور وہ فرمایا کرتی تھیں کہ کبھی رطوبت پیلی یا گدلے رنگ کی بھی ہو سکتی ہے۔

(سنن الدارمی، 1 / 631، دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

حضرت علامہ مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ حدیث بخاری کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "رات میں اٹھ کر روشنی میں کرسف (وہ روئی وغیرہ جو عورتیں حیض کے دنوں میں استعمال کرتی ہیں) دیکھنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر حیض بند ہو گیا ہے تو غسل کر کے عشاء پڑھ لیں۔ اور یہ ایک مستحسن اقدام تھا، پھر ان کے اس فعل کو معیوب جاننے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟ بات یہ ہے کہ دین میں تعمق پسندیدہ نہیں جیسا کہ گزر چکا: لن یشاد الدین احد الا غلبہ (یعنی کوئی دین کو سخت نہ بنائے گا مگر دین اس پر غالب آجائے گا، الحدیث) عورتیں اس کی مکلف ہیں کہ صبح کو اٹھنے کے بعد اگر یہ دیکھیں کہ حیض بند ہو گیا ہے تو عشاء کی قضاء پڑھ لیں ان پر کوئی گناہ نہیں۔ رات کو سوتے سے اٹھ اٹھ کر چراغ منگا کر دیکھنے میں حرج ہے اس لئے انہوں نے اس کو معیوب جانا۔ علاوہ اس کے ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ چراغ کی روشنی میں دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا کہ کرسف پر خالص سپیدی ہے یا کچھ گدلا پن ہے، دشوار ہے۔ اس کا خطرہ تھا کہ کہیں وہ یہ سمجھ لیں کہ ہم پاک ہو گئیں اور نماز پڑھ لیں، اور حقیقت میں پاک نہ ہوئی ہوں تو یہ نماز حیض کی حالت میں ہو گی جو یقینا قابل اعتراض بات ہے۔"

(نزہۃ القاری، 1 / 811، فرید بک سٹال)

حیض والے کپڑے کو دھونے اور دوبارہ استعمال کرنے کے متعلق احادیث

پہننے والے کپڑوں کو اگر حیض کا خون لگ جائے تو اب یہ حکم نہیں کہ ان کپڑوں کو پھینک دیا جائے یا دوبارہ استعمال ہی نہ کیا جائے بلکہ ہماری شریعت میں یہ حکم ہے کہ جس جگہ خون یا کوئی ناپاکی لگی ہے، کپڑے کی اس جگہ کو دھو کر پاک کر لیا جائے اور پھر دوبارہ استعمال کر لیا جائے جیسا کہ بخاری و مسلم وغیرہ میں روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: ایک عورت نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا کہ یارسول اللہ! آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ ہم میں سے جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ "اذا اصاب ثوب احداکن الدم من الحیضۃ فلتقرصہ، ثم لتنضحہ بماء، ثم لتصلی فیہ "ترجمہ: جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو اسے چٹکی سے مل کر کھرچ دے پھر پانی سے دھو دے پھر اس میں نماز پڑھ لے۔

(صحیح البخاری، باب غسل دم الحیض، 1 / 69، دار طوق النجاۃ)

اس حدیث پاک میں خون والے کپڑے کو دھونے کے متعلق جو طریقہ تعلیم فرمایا گیا کہ پہلے نجاست کو انگلی یا ناخن وغیرہ کے ذریعے اچھی طرح کھرچ دیا جائے، اور اس کے بعد پانی ڈال کر اچھی طرح مل کر دھو دیا جائے، یہ طریقہ اس لئے ہے تاکہ کپڑے سے خون کا اثر اچھی طرح نکل جائے، اور خوب صفائی حاصل ہو جائے۔ خیال رہے کہ حدیث میں جو "لتنضحه بماء" کے الفاظ ہیں اس سے مراد پانی چھڑکنا نہیں بلکہ اس سے مراد پانی سے دھونا ہے جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: "اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ حیض کا خون نجاست غلیظہ ہے اس لئے اس کے دھونے میں مبالغہ کرنا چاہیئے اسی لئے سرکار نے دھونے سے قبل ملنے کا حکم دیا۔ دوسرے یہ کہ ناپاک کپڑا دھلتے ہی پاک ہو جاتا ہے اس لئے سوکھنا شرط نہیں۔ تیسرے یہ کہ نضح کے معنی چھڑکنا یا چھینٹا دینا نہیں بلکہ دھونا ہیں کیونکہ حیض کا خون پانی کے چھینٹے سے پاک نہیں ہوتا، خوب دھویا جاتا ہے۔" (مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 327، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

واضح رہے کہ حیض والی عورت کو کپڑوں کا دھونا بھی اسی وقت ضروری ہے جب اس پر کوئی نجاست لگی ہو ورنہ اگر اس کے پہنے ہوئے کپڑوں پر خون وغیرہ کوئی نجاست نہیں لگی تو اب اس کو محض اس وجہ سے دھونا ضروری نہیں کہ عورت نے انہیں حیض کی حالت میں پہنا تھا جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے یہ پوچھا کہ عورت نے جو حیض کے دنوں میں کپڑے پہنے تھے کیا وہ ان کو پہن کر نماز پڑھ سکتی ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: "ان کان فیه دم غسلت موضع الدم، والا صلت فیه" ترجمہ: اگر اس کپڑے پر خون لگا ہے تو وہ خون والی جگہ دھولے وگرنہ (اسی طرح) اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1 / 91، مطبوعہ ریاض)

معلوم ہوا کہ حائضہ کے جسم سے لگنے کی وجہ سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے حتی کہ حائضہ کا پسینہ بھی کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا پاک ہی رہے گا۔ ہاں اگر خون لگا ہے تو فقط اتنی جگہ ناپاک ہو گی اور کپڑے کی اتنی جگہ دھو کر دوبارہ ان کپڑوں میں نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ایسے کپڑوں کو دوبارہ پہننے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ یہ تو جاہلیت والی سوچ ہے کہ ان کپڑوں کو دوبارہ پہننا معیوب سمجھا جائے یا نجاست لگے بغیر دھونا ضروری قرار دیا جائے جیسا کہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا اور اب بھی ہے کہ عورتیں ایام حیض میں جو کپڑا پہنے ہوتی ہیں پاک ہونے کے بعد اسے اتار دیتی ہیں۔ دھوئے بغیر نہیں پہنتیں، اسے دوبارہ پہننا معیوب سمجھتی ہیں۔"

(نزہۃ القاری، 1 / 796، فرید بک سٹال)

کپڑا دھونے کے باوجود حیض کا اثر باقی رہ جائے تو اس کے متعلق احادیث

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کپڑے کو اچھی طرح دھونے کے باوجود خون کا کچھ نہ کچھ اثر (جیسے رنگ یا بو وغیرہ) باقی رہ جاتا ہے۔ اس کے متعلق شریعت کا حکم یہ ہے کہ نجاست کا ایسا اثر جس کو زائل (یعنی ختم) کرنا مشکل ہو وہ معاف ہے یعنی پانی سے اچھی طرح دھونے کے بعد بھی اگر نجاست کا کچھ اثر باقی رہ جائے تو بھی کپڑا پاک ہی شمار ہوگا، یہ ضروری نہیں ہوگا کہ اب اسے صابن وغیرہ سے دھویا جائے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خولہ بنت یسار رضی اللہ عنہا حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسولَ اللہ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میرے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے، اور حیض کی حالت میں بھی میں نے اسے ہی پہنا ہوتا ہے، تو اب کیا کروں؟ تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "إذا طهرت فاغسليه، ثم صلي فيه" ترجمہ: جب تم پاک ہو جاؤ تو اس کپڑے کو دھو لیا کرو، اور پھر اسی میں نماز پڑھا کرو۔ عرض کی: اگر خون (کپڑے سے) نہ نکلے تو؟ فرمایا: "يكفيك غسل الدم ولا يضرك أثره" ترجمہ: خون کو (پانی سے) دھو لینا تمہارے لئے کافی ہے۔ اور اس کا اثر (اگر باقی رہ جائے) تو اس کا تمہیں کوئی نقصان نہیں۔

(سنن ابی داؤد، 1/100، مکتبہ عصریہ، بیروت)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: اگر حیض کا خون دھویا گیا لیکن اس کا اثر ختم نہ ہوا تو اب کیا حکم ہے تو فرمایا: "قد جعل الله الماء طهورا" ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے پانی کو پاک کرنے والا بنایا ہے۔ (مصنف عبد الرزاق، 1/319، المجلس العلمی، ھند)

مطلب یہ کہ پانی سے اچھی طرح دھو لینا ہی پاکی کے لئے کافی ہے اس کے بعد نجاست (ناپاکی) کا اثر باقی رہ جانے کا کوئی اعتبار نہیں۔

حائضہ کا ہاتھ بڑھا کر مسجد سے چیز پکڑنا

حیض کی حالت میں عورت مسجد کے اندر تو نہیں جا سکتی، لیکن مسجد سے باہر رہتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز پکڑنا چاہے تو پکڑ سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ اس کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ: "ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا کر مجھے دینا۔" عرض کی میں حائض ہوں۔ فرمایا: "إن حيضتك ليست في يدك" ترجمہ: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔ (صحیح مسلم، 1/244، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح میں حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "یعنی تم کو اس حالت میں مسجد میں جانا منع ہے نہ کہ وہاں سے ہاتھ بڑھا کر کچھ لے لینا۔ اب بھی یہ ہی مسئلہ ہے کہ حائضہ و جنبی مسجد سے باہر رہتے ہوئے مسجد میں ہاتھ ڈال کر چیز اٹھا سکتے ہیں۔" (مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 351، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

حالت حیض میں شوہر کے بالوں میں کنگھی کرنا

حیض کی حالت میں عورت اپنے شوہر کے سر میں تیل لگانا یا کنگھی کرنا چاہے تو کر سکتی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: "کنت أرجل رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأنا حائض" ترجمہ: میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ (صحیح بخاری، کتاب الحیض، 1/67، دار طوق النجاۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض کی حالت میں بیوی اپنے شوہر کی خدمت کر سکتی ہے اور اس کے جسم کو چھو سکتی ہے۔

حائضہ کے تھوک اور جوٹھے کے متعلق حدیث

حیض کی حالت میں عورت حکمی طور پر ناپاک ہوتی ہے جس کی وجہ سے نماز، روزہ وغیرہ بعض مخصوص کاموں کی شریعت کی طرف سے ممانعت ہوتی ہے۔ البتہ اس کا ظاہری بدن پاک ہی ہوتا ہے حتی کہ اس کے منہ کا لعاب بھی پاک ہے اور اس کا جوٹھا پانی پینا، یا اس کے منہ سے لگی ہوئی کوئی چیز کھانا بھی جائز ہے اور خود حضور نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عمل سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: "کنت أشرب وأنا حائض، ثم أناوله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی، فیشرب، وأتعرق العرق وأنا حائض، ثم أناوله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی" ترجمہ: میں حیض کی حالت میں برتن سے (پانی وغیرہ) پیا کرتی اور پھر برتن نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پکڑا دیتی تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنا منہ مبارک برتن کی اس جگہ رکھ کر پیتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا۔ اور میں حیض کی حالت میں ہڈی کو منہ میں لے کر اس سے گوشت اتار کر کھاتی اور پھر میں وہی ہڈی حضور کو دے دیتی اور حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام وہاں اپنا منہ مبارک رکھتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا۔ (صحیح مسلم، 1/245، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ عورت کا ظاہری جسم یا لعاب حیض کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوتا لہٰذا اس حالت میں بیوی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا پینا بلکہ اس کا جوٹھا استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ اس کے علاوہ اس حدیث سے حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہُ عنہا کا مقام محبوبیت بھی واضح ہوتا ہے چنانچہ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: "اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اپنی بیوی کا جوٹھا کھانا پینا جائز ہے بلکہ سنت سے ثابت ہے۔..... دوسرے یہ کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی پاک نہایت سادہ اور بے تکلف تھی امت کو سادگی اختیار کرنی چاہیئے۔ تیسرے یہ کہ ہڈی منہ سے چوسنا سنت ہے، کانٹے سے کھانا طریقہ نصاریٰ ہے۔ چوتھے یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ وہ خوش نصیب بی بی ہے کہ بارہا انکا لعاب حضور کے لعاب کے ساتھ جمع ہوا، خصوصًا وفات شریف کے وقت مسواک میں۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ ہڈی چوسنا، گوشت چوسنا، گوشت چھوڑانے کے لئے نہ ہوتا تھا وہ تو پہلے چھوٹ چکا ہوتا تھا بلکہ محبوبیت ظاہر فرمانے کے لئے۔" (مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 350، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

حائضہ کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھنے کے متعلق حدیث

چونکہ حائضہ کا ظاہری جسم ناپاک نہیں ہوتا اس لئے اس کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھنا جائز ہے اور یہ بات حدیث سے ثابت ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع رأسہ فی حجری فیقرء و انا حائض "ترجمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری گود میں اپنا سر انور رکھ کر قرآن پاک پڑھا کرتے تھے جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ (سنن ابی داؤد، 1 / 68، مکتبہ عصریہ، بیروت)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حیض والی عورت اگرچہ قرآن پڑھ نہیں سکتی لیکن قرآن پاک سننا اس کے لئے جائز ہے نیز اس حدیث سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا کا بلند مقام و مرتبہ ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: "معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کے زانو یا گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھنا جائز ہے کیونکہ حائضہ کی نجاست حکمی ہے حقیقی نہیں۔........ خیال رہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی گود قرآن اور قرآن والے محبوب کی رحل بنی، اس وقت بھی اور حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی وفات کے وقت بھی، کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وصال آپ کی گود میں ہوا اور آپ کا حجرہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آخری آرام گاہ بنا، لہذا آپ کی گود اور آپ کا حجرہ عرش عظیم سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ اس دامن میں مجھ سے نالائق گنہگار کو جگہ دے۔ آمین"

(مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 350و351، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

نمازی کے کپڑے کا کچھ حصہ حیض والی عورت کے اوپر آجانا

احادیث میں یہ بات بیان ہوئی ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز ادا کر رہے ہوتے اور آپ کے پاس ہی آپ کی زوجہ حالت حیض میں آرام کر رہی ہوتیں، اور سجدہ کے وقت حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کپڑے کا کچھ حصہ آپ کی زوجہ پر بھی آجاتا ہے جیسا کہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وأنا حذاءه، وأنا حائض، وربما أصابني ثوبه إذا سجد "ترجمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز پڑھا کرتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے برابر میں (لیٹی) ہوتی۔ اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو حضور کا کپڑا (جس کو آپ نے اوڑھا/پہنا ہوتا وہ) میرے اوپر بھی آجاتا۔

(صحیح بخاری، کتاب الحیض، 1/ 85، دار طوق النجاۃ)

اسی طرح کی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ " كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل وأنا إلى جنبه، وأنا حائض وعلي مرط لي وعليه بعضه "ترجمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات کو نماز پڑھا کرتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے پہلو میں (لیٹی) ہوتی، اور میری چادر کا کچھ حصہ میرے اوپر اور کچھ حصہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوپر ہوتا۔ (سنن ابی داؤد، 1/ 101، مکتبہ عصریہ، بیروت)

ان احادیث سے یہ بات بخوبی معلوم ہو جاتی ہے کہ حیض والی عورت کا ظاہری جسم پاک ہوتا ہے، اسی وجہ سے نماز پڑھتے ہوئے اگر نمازی کی چادر یا کپڑا حائضہ عورت پر آجائے تو نماز میں کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:" اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ کا جسم نجس حقیقی نہیں، ورنہ ایسا کپڑا جس کا بعض حصہ نجاست پر ہو اسے اوڑھ کر یا پہن کر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔" (مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 351، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

روایات اس بارے میں کہ حائضہ نماز کے وقت ذکر و اذکار کرے

حائضہ عورت کے لئے نماز پڑھنا تو جائز نہیں ہے لیکن علماء فرماتے ہیں کہ حائضہ کو چاہیے کہ وہ ہر نماز کے وقت وضو کر کے اپنے گھر کے کسی کونے وغیرہ میں جہاں وہ نماز پڑھا کرتی تھی، وہاں کچھ دیر بیٹھ کر ذکر و اذکار کیا کرے اور تسبیح اور درود و سلام وغیرہ پڑھ لیا کرے۔ اس سے ایک تو اسے ذکر و اذکار کا ثواب حاصل ہو گا دوسرا اس کی نماز کی عادت برقرار رہے گی چنانچہ سنن دارمی اور مصنف ابن ابی شیبہ (2/ 127) میں ہے والنظم للدارمی:" عن عقبة بن عامر الجهني رضي

اللہ عنہ، أنہ کان یأمر المرأۃ الحائض عند أوان الصلاۃ، أن توضأ وتجلس بفناء مسجدھا فتذکر اللہ وتسبح“
ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حیض والی عورت کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ نماز کے اوقات میں وضو کرے اور اپنی (گھر کی) مسجد کے کونے میں بیٹھ کر اللہ پاک کا ذکر کرے اور تسبیح پڑھے۔

(سنن الدارمی، 1 / 673، دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آپ نے حیض والی عورت کے بارے میں فرمایا: ”توضأ عند وقت کل صلاۃ، ثم تستقبل القبلۃ، وتسبح، وتکبر، وتدعو اللہ عزوجل“ ترجمہ: حیض والی عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے، پھر قبلہ رخ ہو کر تسبیح و تکبیر پڑھے اور اللہ پاک سے دعا مانگے۔ (سنن الدارمی، 1 / 673، دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: ”حائض و نفساء کو جب تک حیض و نفاس باقی ہے وضو و غسل کا حکم نہیں مگر انہیں مستحب ہے کہ نماز پنجگانہ کے وقت اور اشراق و چاشت و تہجد کی عادت رکھتی ہو تو ان وقتوں میں بھی وضو کر کے کچھ دیر یادِ الٰہی کر لیا کرے کہ عبادت کی عادت باقی رہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 2 / 44، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ان روایات سے ضمناً یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ حیض کی حالت میں ذکر و اذکار کرنا منع نہیں ہوتا اور اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان بھی موجود ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”اربع لا یحرمن علی جنب ولا حائض: سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا إلہ إلا اللہ، واللہ اکبر“ ترجمہ: چار چیزیں جنبی اور حیض والی پر حرام نہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پڑھنا)۔ (سنن الدارمی، 1 / 681، دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

حائضہ کا پسینہ پاک ہونے کے متعلق روایت

یہ بات پہلے کئی مرتبہ گزر چکی ہے کہ حائضہ کا ظاہری جسم ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس کی یہ ناپاکی حکمی ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کے جسم کا پسینہ بھی پاک ہی شمار ہوتا ہے جیسا کہ صحابیِ رسول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ”لم یکن یری بأسا بعرق الحائض والجنب“ ترجمہ: آپ حیض والی عورت اور جنبی کے پسینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا کرتے تھے۔ (سنن الدارمی، 1 / 692، دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

حالت حیض میں میت کو غسل دینے کے متعلق روایت

بہتر یہ ہے کہ میت کو غسل دینے والا خود ناپاکی کی حالت میں نہ ہو لہذا اگر حائضہ عورت میت کو غسل دے تو شرعی طور پر یہ مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔ اس کے متعلق اسلاف سے مروی ہونے والی روایات میں سے ایک مصنف ابن شیبہ میں یوں ہے: "عن الحسن، و ابن سیرین، أنهما كانا يكرهان أن تغسل الحائض والجنب الميت" ترجمہ: حضرت امام حسن اور امام ابن سیرین رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ حیض والی عورت اور جنبی شخص میت کو غسل دے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 2/454، مطبوعہ ریاض)

حائضہ کا ہاتھ وضو کے پانی میں لگ جانے کے متعلق روایت

بعض اوقات پانی استعمال کرتے وقت یا کسی کو دیتے وقت اس میں ہاتھ لگ جاتا ہے۔ اگر حائضہ عورت کا ہاتھ پانی میں لگ جائے تو اس سے پانی میں کچھ فرق آئے گا یا نہیں؟ اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اگر حیض والی عورت مرد کو وضو کرنے کے لئے پانی پکڑائے اور اس میں اپنا ہاتھ داخل کر دے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "إن حيضتها ليست في يدها" ترجمہ: اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، 1/110، مطبوعہ ہند)

مطلب یہ ہے کہ حائضہ کا ہاتھ اگرچہ پانی میں لگ گیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ پانی قابل استعمال ہی ہے اور اس سے وضو ہو سکتا ہے۔ واضح رہے کہ مذہب حنفی کے مطابق اگر حیض والی خاتون خون رکنے سے پہلے قربت / نیکی کی نیت کے بغیر ویسے ہی پانی میں ہاتھ ڈال دے تو اس سے پانی مستعمل نہیں ہوتا کیونکہ فی الحال اس حالت میں اس کا حدث یعنی حکمی ناپاکی ختم نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر حیض ختم ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا تو اس حالت میں اگر عورت نے دہ در دہ سے کم ٹھہرے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو وہ پانی مستعمل ہو جائے گا یعنی وضو و غسل کے قابل نہیں رہے گا یونہی اگر قربت و نیکی کی نیت سے ہاتھ پانی میں ڈالا تو بھی پانی مستعمل ہو جائے گا۔ اس مسئلے کی تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ، 2/46 اور دیگر فقہی کتب دیکھی جا سکتی ہیں۔

دوسرا باب

حیض، نفاس اور استحاضہ کے شرعی مسائل واحکام

اس کتاب کے پہلے باب میں ہم نے حیض و نفاس وغیرہ کے متعلق مروی ہونے والی احادیث و روایات اور ان کے متعلقہ کچھ ضروری باتوں کا مطالعہ کیا۔ اب اس دوسرے باب میں حیض، نفاس اور استحاضہ کے متعلق فقہی و شرعی مسائل پر تفصیل سے گفتگو کی جائے گی۔ اس باب کے مسائل کو مختلف فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بنیادی معلومات کے بعد دوسری فصل میں حیض و نفاس کی عادت مقرر ہونے یا بدلنے کے متعلق مختلف صورتیں اور مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ یہ مسائل انتہائی اہم ہونے کے ساتھ ساتھ قدرے مشکل و پیچیدہ بھی ہیں۔ اگرچہ کوشش کی گئی ہے کہ ان مسائل شرعیہ کو حتی الامکان آسان سے آسان انداز میں بیان کیا جائے اور مثالوں کے ساتھ ساتھ مسئلہ کی وضاحت بھی کی گئی ہے لیکن اس کے باجود بہت زیادہ توجہ اور حاضر دماغی کے ساتھ پڑھنے سے ہی یہ مسائل سمجھ آسکتے ہیں۔

اس کے بعد اگلی فصل میں حیض و نفاس ختم ہونے پر جو احکام متوجہ ہوتے ہیں ان پر گفتگو ہے۔ کبھی خون عادت کے دن پورے ہونے پر رکتا ہے، کبھی اس سے جلدی اور کبھی عادت کے دن پورے ہونے پر بھی نہیں رکتا۔ کن صورتوں میں عورت نے نماز پڑھنی ہے اور کن میں انتظار کرنا ہے؟ ہر صورت کے متعلق الگ احکام ہیں جن کو تفصیل کے ساتھ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ عموماً خواتین ان مسائل میں بھی بہت زیادہ غفلت کا شکار ہیں۔

اوراس کے بعد اگلی فصل میں اس عورت کے متعلق مسائل ہیں جس کو خون لگاتار جاری ہو جائے کہ وہ اپنے کن دنوں کو عادت شمار کرے گی اور کن کو نہیں؟ اس میں صحیح خون، فاسد خون، صحیح طہر اور فاسد طہر وغیرہ اصطلاحات کی وضاحت بھی ہے۔

پانچویں فصل میں اس عورت کے متعلق مسائل ہیں کہ جس کو خون بھی مسلسل جاری ہو اور اس کو اپنی عادت کے ایام بھی یاد نہ ہوں۔ ایسی عورت کو متحیرہ یا ضالہ کہا جاتا ہے۔ اس کیفیت میں جو ہو اس کے شرعی مسائل بھی کافی مشکل ہوتے ہیں۔

اس کے بعد آخری فصل میں احکام کی تفصیل ہے یعنی حیض و نفاس کی حالت میں کون سے کام منع ہیں اور کون

سے جائز ہیں، اس کے متعلق تفصیلی گفتگو ہے۔

یہ تمام مسائل سوال وجواب کی صورت میں بیان کئے گئے ہیں، تاکہ سمجھنا و سمجھانا آسان ہو اور دلچسپی بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ مسائل سمجھ کر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلی فصل

حیض، نفاس اور استحاضہ کے بارے میں بنیادی معلومات

حیض و نفاس کے احکام سیکھنے کا حکم

سوال حیض و نفاس کے احکام جاننے کا حکم کیا ہے؟ کیا یہ ضروری ہے؟ اگر ضروری ہے تو کس کس پر؟

جواب ہر مسلمان پر اس کی موجودہ حالت و کیفیت کے متعلق شرعی مسائل سیکھنا فرض عین ہوتا ہے۔ لہذا عورت کو حیض و نفاس وغیرہ کی صورت میں جو خون آتا ہے اس کے متعلق شرعی احکام سیکھنا اس عورت پر فرض ہو گا۔ یونہی شوہر کو بھی ازدواجی معاملات وغیرہ کے حوالے سے ان مسائل کا سامنا ہوتا ہے، لہذا ان مواقع پر متعلقہ صورت کے بارے میں شرعی مسائل سیکھنا شوہر پر بھی فرض ہو گا۔

حدیث پاک میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "علم کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ہر مسلمان مرد عورت پر علم سیکھنا فرض ہے، علم سے بقدر ضرورت شرعی مسائل مراد ہیں۔ لہذا روزے نماز کے مسائلِ ضروریہ سیکھنا ہر مسلمان پر فرض، حیض و نفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر عورت پر، تجارت کے مسائل سیکھنا ہر تاجر پر، حج کے مسائل سیکھنا حج کو جانے والے پر عین فرض ہیں۔" (مراٰۃ المناجیح، ج۱، ص ۲۰۲، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

علماء فرماتے ہیں شوہر پر اور عوت کے ولی پر لازم ہے کہ وہ عورت کو اس کی حاجت کے مسائل سکھائے اور اگر وہ خود نہیں سکھا سکتا تو عورت کو گھر سے باہر نکل کر ضروری مسائل سیکھنے کی اجازت دے۔ (ظاہر ہے گھر سے نکل کر سیکھنے کا حکم اسی صورت میں ہے جب گھر میں رہ کر فرض علم سیکھنا ممکن نہ ہو۔ نیز گھر سے باہر نکل کر مسائل سیکھنے کا طریقہ ایسا ہی ہونا چاہیے جس کی شریعت اجازت دے اور فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔) (منھل الواردین، صفحہ 66)

سوال عورت کو فطری طور پر جو خون آتا ہے وہ کتنی قسم کا ہو سکتا ہے؟

جواب اس خون کی تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں (1) حیض۔ (2) نفاس۔ (3) استحاضہ۔

حیض، نفاس اور استحاضہ کی تعریفات

سوال حیض، نفاس اور استحاضہ کسے کہتے ہیں؟ آسان الفاظ میں وضاحت فرمادیں۔

جواب بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حَیض کہتے ہیں۔ اگر یہ خون بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلے تو اسے نفاس کہتے ہیں۔ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں بلکہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے نکلے تو اسے استحاضہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت بتصرف یسیر، ج1، ص371، مکتبۃ المدینہ)

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق

سوال کیا حیض اور استحاضہ کے خون میں کوئی علامتی فرق بھی ہوتا ہے؟

جواب حیض اور استحاضہ کے خون میں علامتی فرق یہ ہوتا ہے کہ حیض کا خون بدبو دار ہوتا ہے اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی۔ (منہل الواردین، صفحہ 74، مطبوعہ کوئٹہ)

نوٹ: واضح رہے کہ محض علامت کو دیکھ کر خون کے حیض یا استحاضہ ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کے متعلق جو شرعی اصول و قواعد ہیں ان کے مطابق فیصلہ ہو گا۔ ان قواعد کی تفصیل آئندہ صفحات میں بیان ہو گی اور کچھ کلام ضمناً پہلے باب میں بھی گزرا ہے۔

حیض آنے کی کیا حکمت ہے؟

سوال عورت کو حیض کیوں آتا ہے؟ اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ حیض آنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زِیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قِسم قِسم کی بیماریاں ہو جائیں۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ 371، مکتبۃ المدینہ)

حیض کے متعلق بنیادی تفصیلات

کیا حیض آنے کے لئے عمر کی کوئی حد ہے؟

سوال کیا حیض آنے کے لئے عمر کی کوئی حد متعین ہے؟

جواب جی ہاں! کم سے کم 9برس کی عمر سے حیض شروع ہو گا، اس عمر سے پہلے جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ شمار ہو گا۔ اور حیض آنے کی انتہائی عمر 55برس ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ کہتے ہیں۔ اس عمر کے بعد جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ وہ استحاضہ ہے۔ ہاں اگر 55برس کی عمر کے بعد بھی خالص خون آئے جیسے سرخ یا سیاہ رنگ کا یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حَیض ہے (جبکہ تین دن یا زیادہ جاری رہا)۔

(بہار شریعت بتصرف، ج1، ص373، ومنھل الواردین، صفحہ 84ورد المحتار، 1/304، دار الفکر)

حیض کا خون کس کس رنگ کا ہو سکتا ہے؟ کیا سفید یا سیاہ بھی ہو سکتا ہے؟

سوال کیا خاص سرخ رنگ کا خون ہی حیض شمار ہو گا؟ مثال کے طور پر اگر کسی عورت کو سیاہ یا سفید رطوبت آئے تو کیا وہ بھی حیض ہو گا؟

جواب حیض کے چھ رنگ ہو سکتے ہیں: (1) سیاہ (2) سرخ (3) سبز (4) زرد (5) گدلا (6) مٹیلا۔ لہٰذا سیاہ یا مذکورہ رنگوں میں سے کسی رنگ کی رطوبت ہو تو وہ حیض شمار ہو گی۔ لیکن خالص سفید رنگ کی رطوبت حَیض نہیں۔

(بہار شریعت بتصرف، 1/373)

کپڑے/پیڈ پر رطوبت جب دیکھی تو رنگ کچھ اور تھا لیکن سوکھنے کے بعد کچھ اور ہو گیا تو کس کا اعتبار کریں گے؟

سوال عورت نے آگے کے مقام پر کپڑا یا پیڈ وغیرہ رکھا تھا۔ بعد میں جب دیکھا تو وہ تر تھا اور اس پر زردی یا میلا پن تھا لیکن سوکھنے کے بعد وہ سفید ہو گیا یا جب دیکھا تو سفید تھا لیکن سوکھنے کے بعد وہ زرد ہو گیا تو اب کس کا اعتبار کریں گے؟ سوکھنے سے پہلے والی حالت کا یا بعد والی کا؟

جواب تر حالت میں رطوبت کا جو رنگ ہو اس کا اعتبار ہو گا یعنی تر حالت میں اگر زردی یا میلا پن تھا تو حیض کی مدت میں وہ

حیض ہی شمار ہو گا اگرچہ سوکھنے کے بعد سفید رنگت اختیار کرلے یونہی اگر تر حالت میں سفید رطوبت تھی اور سوکھنے کے بعد زرد ہو گئی تو یہ حَیض نہیں۔ (بہار شریعت بتصرف، 1/373، وفتاویٰ ہندیہ، 1/36، دار الفکر، بیروت)

کیا دنوں کی تعداد کے اعتبار سے حیض کی کوئی مدت مقرر ہے؟

سوال کیا حیض کی کوئی مدت مقرر ہے؟ یعنی کیا اس کے لئے دنوں کی تعداد معین ہے کہ اتنے دنوں تک ہی ہو گا؟

جواب جی ہاں! حَیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں اور زِیادہ سے زِیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ حیض نہ تین دن سے کم ہو سکتا ہے اور نہ دس دنوں سے زیادہ۔

حیض کی مدت میں دن اور رات کا اعتبار سورج سے کریں گے یا گھنٹوں کے اعتبار سے؟

سوال گھڑی کے حساب سے تو تین دن اور تین راتیں 72 گھنٹے بنتے ہیں تو ان گھنٹوں کا اعتبار کریں گے یا پھر سورج کا؟

جواب اس میں دو صورتیں ہیں:

(1) اگر حیض عین طلوعِ آفتاب یا عین غروب آفتاب کے وقت شروع ہوا تو اب دن اور رات سورج کے اعتبار سے ہی شمار ہوں گے، گھنٹوں کا اعتبار نہیں ہو گا[1] لہٰذا اگر پہلی کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار 72 گھنٹے ہونا ضرور نہیں مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے۔

(2) اگر عین طلوع یا غروب کے وقت حیض شروع نہیں ہوا بلکہ اس سے پہلے یا بعد کسی وقت شروع ہوا تو پورے 24 گھنٹے کا ایک دن رات لیا جائے گا، مثلاً آج صبح کو ٹھیک نو بجے شروع ہوا تو کل ٹھیک نو بجے ایک دن رات ہو گا اگرچہ سورج کے طلوع کا وقت بدل جائے۔ اب اگر 72 گھنے سے ایک منٹ بھی کم رہا تو وہ خون حیض شمار نہیں ہو گا۔

(بہار شریعت بتصرف، 1/372)

---

(1) یہ اس وقت ہے کہ جب حیض کی ابتداء و انتہاء کے وقت عورت ایک ہی مقام پر تھی ورنہ اگر شروع کے وقت وہ کسی شہر میں تھی اور اختتام کے وقت سفر کرکے کسی اور مقام و شہر جا چکی تھی تو اب طلوع و غروب کا اعتبار نہیں ہو گا۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج23، ص634، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کیا حیض کے لئے ضروری ہے کہ تین دن رات تک مسلسل خون جاری رہے؟

سوال کیا تین دن و تین راتوں تک مسلسل ہر وقت خون آنا لازمی ہے؟

جواب یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے، بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حَیض ہی ہے۔
(بہارِ شریعت بتصرف، 1/ 372)

خون شروع ہو کر بند ہو گیا اور پھر تین دن پورے ہونے سے پہلے کچھ دیر کے لئے آیا، تو کیا حیض ہو گا؟

سوال اگر یوں ہوا کہ مثلاً اتوار کے دن ٹھیک طلوعِ شمس کے وقت خون آیا پھر پورا دن نہیں آیا، پیر کو بھی نہیں آیا، منگل کو بھی نہیں آیا اور بدھ کے دن طلوع سے کچھ لمحے قبل دوبارہ آیا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا اور اس کے بعد پھر 15 دن تک نہیں آیا تو کیا یہ حیض شمار ہو گا؟ (جبکہ ابتداء و انتہاء کے وقت عورت ایک ہی جگہ مقیم تھی)

جواب جی ہاں! اب بھی یہ حیض ہی شمار ہو گا کیونکہ تین دن مسلسل خون آنا ضروری نہیں جیسا کہ پہلے بیان ہوا بلکہ تین دن (یا 72 گھنٹے) کی ابتداء و انتہاء کے وقت بھی خون آ گیا تو یہ حیض ہی شمار ہو گا۔ ہاں اس صورت میں اگر یوں ہوتا کہ بدھ کے دن طلوع سے ایک منٹ پہلے خون بند ہو جاتا اور پھر اس سے آگے مسلسل 15 دن تک نہ آتا تو اب یہ حیض شمار نہیں ہوتا تھا کیونکہ تین دن راتیں کامل نہ ہوئیں۔ (منھل الواردین مع وضاحت، ص 77)

حیض کا خون دس دن مکمل ہونے کے بعد بھی جاری رہے تو کیا حکم ہے؟

سوال اگر حیض کا خون 10 تک نہ رکا بلکہ 10 دن رات مکمل ہونے کے بعد بھی مزید آ رہا ہے تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب جس طرح تین دن سے کم حیض نہیں ہو سکتا یونہی 10 دن سے زیادہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر دس رات دن سے کچھ بھی زِیادہ خون آیا تو اس میں دو صورتیں ہیں

(1) اگر یہ عورت کا پہلا حیض ہے تو دس دن تک حیض شمار ہو گا اور دس دن کے بعد والا اِستحاضہ۔

(2) اور اگر عورت کو پہلے بھی حیض آ چکا ہے لیکن اس بار عادت والے دن شروع ہونے کے بعد دس دن سے زیادہ جاری رہا تو جتنے دن اس عورت کی عادت تھی اتنے دن حیض کے شمار ہوں گے اور بقیہ استحاضہ۔ مثلاً ایک عورت کو آخری بار 5 دن حیض آیا تھا لیکن اس بار ان پانچ دنوں کے بعد مزید 7 دن خون آیا یعنی مجموعی طور پر 12 دن خون آ گیا تو ان بارہ میں

سے 5 دن حیض اور بقیہ 7 دن استحاضہ کے ہوں گے۔(نوٹ: یہ اجمالی اور ایک مخصوص صورت کا حکم ہے، مختلف ممکنہ صورتیں اور ان کے احکام کی تفصیل آگے آئے گی۔)

پہلے حیض آیا پھر کئی سال تک نہ آیا اور اب دوبارہ خون آیا تو کیا پرانی عادت کے مطابق حساب کیا جائے گا یا نہیں؟

سوال عورت کو حیض آتا تھا لیکن کسی وجہ سے رک گیا اور پھر کئی سال گزرنے کے بعد دوبارہ خون آیا اور وہ دس دن سے زیادہ جاری رہا تو اب کیا دس دن حیض شمار کیا جائے گا اس عورت کی طرح جسے پہلی بار حیض آیا ہو؟

جواب جی نہیں! اس صورت میں حکم یہ ہے کہ سالوں پہلے آخری بار جتنے دن خون آیا تھا اتنے دن ہی اس کے حیض کے ہوں گے اور اس سے زیادہ جتنے دن خون آئے وہ استحاضہ ہو گا۔ گویا کئی سال کا وقفہ ہونے کے بعد بھی یہ عورت مستانفہ نہیں کہلائے گی یعنی اس عورت کے حکم میں نہیں ہو گی جسے پہلی بار خون آیا ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 4/350)

رات کو سوتے وقت حیض جاری تھا لیکن صبح اٹھی تو کوئی نشان نہ تھا تو کیا نماز عشاء پڑھنی ہو گی؟

سوال اگر کوئی عورت حائضہ تھی اور وہ کپڑا یا پیڈ وغیرہ رکھ کر سوئی لیکن صبح دیکھا تو اس پر کوئی نشان نہیں تھا تو کیا دیکھنے کے وقت سے پاک شمار ہو گی؟

جواب جی نہیں! بلکہ اس صورت میں وہ رات سے ہی پاک کہلائے گی لہٰذا نہا کر نمازِ عشاء کی قضا پڑھے۔

(بہار شریعت، 1/382)

رات کو سوتے وقت حیض نہیں تھا لیکن صبح اٹھی تو حیض شروع ہو چکا تھا تو ناپاکی کا حکم کب سے ہو گا؟

سوال اگر کوئی عورت سوتے وقت پاک تھی اور صبح جب سو کر اٹھی تو حیض کا اثر پایا۔ تو اب بھی کیا رات سے ہی حیض شروع ہونے کا حکم ہو گا؟

جواب جی نہیں! اس صورت میں جب اس نے حیض کا اثر دیکھا اس وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا لہٰذا بالفرض اگر اس خاتون نے عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔ (بہار شریعت، 1/382)

نابالغہ لڑکی رات کو سوئی تھی صبح اٹھی تو وہ بالغہ ہو چکی تھی۔ کیا اسے عشاء کی نماز قضا کرنی ہو گی؟

سوال نابالغہ لڑکی رات کو سوئی تھی صبح اٹھی تو وہ بالغہ ہو چکی تھی۔ کیا اسے عشاء کی نماز قضا کرنی ہو گی؟

جواب اگر تو یہ نابالغہ حیض کی وجہ سے بالغہ ہوئی تو پھر اس پر عشاء کی قضا لازم نہیں اور اگر حیض کے علاوہ کسی اور سبب سے (مثلاً احتلام کی وجہ سے) بالغہ ہوئی تو پھر عشاء کی قضا لازم ہے۔ (حیرۃ الفقہاء، ص60، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

نفاس کے متعلق بنیادی معلومات

نفاس کیا ہے؟

سوال نفاس کیا ہے؟

جواب بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون عورت کے آگے کے مقام سے عادتاً نکلتا ہے وہ نفاس کہلاتا ہے۔

بچہ مکمل باہر نکلنے سے پہلے جو خون نکلے کیا وہ نفاس ہے؟

سوال بچہ پیدا ہونے سے کیا بچے کا مکمل باہر آجانا مراد ہے؟ یعنی اگر بچہ مکمل باہر نہیں آیا تو اس وقت جو خون نکلے کیا وہ نفاس کہلائے گا؟

جواب بچہ پیدا ہونے سے مراد آدھے سے زیادہ نکل آنا ہے یعنی آدھے سے زِیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک لمحہ بھی خون آیا تو وہ نِفاس ہے اور آدھا بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آیا تو وہ نفاس نہیں بلکہ وہ استحاضہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت، 1/377)

(نوٹ: اس طرح کے مسائل میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زِیادہ باہر آجانا ہے۔)

بچہ پیدائش سے قبل فوت ہو گیا اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالنا پڑا تو نفاس کا حکم کب سے ہو گا؟

سوال اگر کسی وجہ سے بچہ پیدائش سے قبل فوت ہو گیا اور اسے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالنا پڑا تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب اگر بچہ کاٹ کر نکالا گیا، تو اس کا بھی وہی حکم ہے کہ آدھے سے زِیادہ نکالنے کے بعد جو خون آگے کے مقام سے آئے نِفاس ہے، اس سے پہلے والا خون نفاس نہیں۔ (منہل الواردین، صفحہ 74)

اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے پر ایک لمحہ بھی خون نہ آیا تو کیا اس پر غسل فرض ہو گا؟

سوال اگر کسی کو نارمل طریقے سے بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک لمحہ بھی خون نہ آیا تو کیا اس کو غسل کرنا ہو گا یا نہیں؟

جواب اگر نارمل طریقے سے بچے کی پیدائش ہوئی اور بالفرض بالکل ایک لمحہ کے لئے بھی خون نہ آیا تو ایسی صورت میں اس عورت پر احتیاطاً غسل فرض ہو گا، کیونکہ عمومی طور پر بچے کی پیدائش کے وقت کچھ نہ کچھ خون ضرور نکلتا ہے، لہٰذا یہ

عورت غسل کرکے نمازیں پڑھنا شروع کردے گی۔ (منہل الواردین، صفحہ 74 و جد الممتار، 2/333، ردالمحتار، 1/299)

اگر آپریشن کے ذریعے پیٹ کاٹ کر بچہ نکالا گیا تو پھر نفاس کے کیا احکام ہوں گے ؟ کیا زخم سے نکلنے والا خون نفاس کہلائے گا؟

سوال اگر کسی عورت کے ہاں آپریشن کے ذریعے بچہ پیدا ہوا یعنی پیٹ کاٹ کر بچہ نکالا گیا تو پھر نفاس کے کیا احکام ہوں گے ؟

جواب اگر پیٹ کاٹ کر بچہ نکالا گیا تو جو خون اس زخم سے نکلے گا وہ نفاس کا خون نہیں کہلائے گا اور زخم سے خون بہنے کے جو احکام ہوتے ہیں وہ احکام لاگو ہوں گے۔ ہاں اس کے بعد جو خون عورت کے آگے کے مقام سے نکلے گا وہ نفاس کا خون کہلائے گا اور اس وقت سے عورت پر نفاس کے احکام لاگو ہوں گے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/37، وغیرہ)

نفاس کے خون کا رنگ کیا ہو سکتا ہے ؟

سوال حیض کا خون جس طرح مخصوص رنگوں میں سے کسی ایک رنگ کا ہو سکتا ہے تو کیا نفاس کے متعلق بھی وہی احکام ہیں یا کچھ فرق ہے ؟

جواب نفاس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض کے خون کے متعلق بیان ہوئے ہیں۔ (بہار شریعت، 1/378)

حمل ساقط ہونے (گر جانے) کی صورت میں نکلنے والا خون نفاس ہو گا، حیض ہو گا یا استحاضہ ؟

سوال اگر عورت کا حمل ساقط ہوا (گر گیا) تو اب جو خون آئے گا کیا وہ نفاس ہو گا یا نہیں ؟

جواب حمل ساقط ہو گیا تو دیکھا جائے گا کہ اس کا کوئی عضو بن چکا تھا یا نہیں۔ اگر اس کا کوئی عُضو بن چکا ہے جیسے بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں وغیرہ تو پورا بچہ پیدا ہونے کے احکام ہوں گے یعنی اب جو خون آئے گا وہ نِفاس ہو گا۔ اور اگر ابھی تک کوئی عضو نہ بنا تھا کہ حمل ساقط ہو گیا تو اب آنے والا خون نفاس نہیں کہلائے گا بلکہ اب اگر اس کو حیض بنانا ممکن ہوا تو حیض ہو گا ورنہ استحاضہ۔ حیض بنانا اس وقت ممکن ہو گا کہ جب یہ خون کم از کم تین دن رات تک آتا رہے اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہو لہٰذا اگر تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا اس سے پہلے پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے تھے تو یہ اِستحاضہ ہے۔ (بہار شریعت، 1/377 و منہل الواردین، صفحہ 82)

نوٹ: واضح رہے کہ ایک سو بیس (120) دن کے بعد ہی عضو بننا شمار ہوتا ہے، اس سے پہلے نہیں۔ (درمختار، 1/302، دار

الفکر)لہٰذا اوپر والے مسئلے کو یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ اگر حمل کو 120 دن گزر چکے تھے، اس کے بعد حمل ساقط ہوا تو اب جو خون آئے وہ نفاس شمار ہوگا اور اگر حمل 120 دن سے پہلے گر گیا اور خون آیا تو اب اگر حیض قرار دینا ممکن ہوا تو حیض قرار دیں گے ورنہ استحاضہ۔(حیض بنانا کب ممکن ہوگا؟ اس کی تفصیل ابھی اوپر گزری کہ اگر یہ خون کم از کم تین دن رات تک آتا رہے اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہو تو حیض بنائیں گے ورنہ نہیں۔)

حمل گرنے کے بعد اگر خون دس دن پر بھی نہ رکے تو اب کیا حکم ہے؟

سوال اگر حمل 120 دن سے کم کا تھا جو گر گیا اور اس وقت عورت کو پاکی کے مثلاً 41 دن گزر چکے تھے، اس صورت میں یہ تو معلوم ہو گیا کہ جو خون آئے گا اگر وہ تین دن یا زیادہ ہے تو وہ حیض ہے، لیکن اگر یہ خون دس دن مکمل ہونے کے بعد بھی جاری رہے تو کیا حکم ہوگا؟

جواب دس دن مکمل ہوتے ہی عورت طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔ اور حمل سے پہلے جتنے دن حیض آنے کی عادت تھی اتنے دن حیض کے شمار ہوں گے، بقیہ استحاضہ۔ لہٰذا اتنے دنوں کی نمازوں کی قضا کرے گی۔

کیا نفاس کے لئے بھی دنوں کی تعداد کے اعتبار سے کوئی مدت مقرر ہے؟

سوال کیا حیض کی طرح نفاس کے لئے بھی دنوں کے اعتبار سے کوئی مدت مقرر ہے؟

جواب نِفاس میں کمی کی جانب تو کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ نصف سے زِیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن (لمحہ) بھی خون آیا تو وہ نِفاس ہے اور زِیادہ سے زِیادہ اس کا زمانہ چالیس 40 دن رات ہے۔ (بہار شریعت بتصرف، 1/377)

اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس (40) دن سے پہلے ہی خون رک گیا تو کیا چالیس دن پورے کر کے ہی نمازیں شروع کرے گی؟

سوال اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد 15 یا 20 دن خون آیا ہے یعنی 40 دن سے پہلے رک گیا تو کیا وہ 40 دن پورے کر کے نمازیں شروع کرے گی؟ کیونکہ مشہور ہے کہ بچہ جننے کے بعد عورت چالیس دن تک ضرور ناپاک رہتی ہے۔

جواب نفاس کی زیادہ سے زیادہ حد 40 دن مقرر کی گئی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ نفاس اس سے کم ہوتا ہی نہیں۔ بلکہ نفاس ایک لمحے کے لئے بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا لہٰذا 40 دن سے قبل جب بھی عورت کا خون رک جائے وہ نہا

کر نمازیں پڑھنا شروع کر دے ہاں اگر چالیس 40 دن کے اندر اُسے خُون دوبارہ آجائے تو نمازیں پڑھنا چھوڑ دے۔ اور یہ جو عوام اور جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ جب تک چلّہ نہ ہو جائے بچہ جننے والی عورت پاک نہیں ہوتی، یہ محض غلط ہے۔ خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑنا سخت کبیرہ گناہ ہے اور مردوں پر فرض ہے کہ اپنی عورتوں کو اس سے باز رکھیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 4/356)

بچے کی پیدائش کے چند دن بعد خون رک گیا اور پھر 15 یا زیادہ دنوں کے بعد چالیس دنوں کے اندر ہی پھر خون آگیا تو کیا یہ نفاس ہے؟

سوال اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد چند دن خون آیا پھر 15 دن یا اس سے زیادہ دن کے لئے رک گیا اور پھر دوبارہ آنا شروع ہو گیا تو وقفے کے بعد جو دوبارہ خون آیا کیا یہ نفاس کہلائے گا یا حیض؟

جواب چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نِفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ (15) دن کا فاصلہ ہو جائے۔

(بہار شریعت، 1/378)

بچے کی پیدائش کے بعد آنے والا خون چالیس دنوں کے بعد بھی جاری ہے تو اب کیا حکم ہو گا؟

سوال اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والا خون چالیس دن تک نہ رکا بلکہ اس کے بعد بھی جاری ہے تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب اس کی دو صورتیں ہیں:

(1) اگر تو یہ اس عورت کا پہلا بچہ ہے تو پھر اس عورت کا نفاس چالیس دن کا شمار ہو گا اور چالیس دن کے بعد جو خون آرہا ہے وہ استحاضہ ہے، لہٰذا چالیس دن مکمل ہوتے ہی نہا کر نمازیں شروع کر دے گی۔

(2) اگر اس عورت کے ہاں پہلے بھی بچہ پیدا ہو چکا ہے تو آخری بچے کے وقت جتنے دن خون آیا تھا اتنے دن نفاس کے شمار ہوں گے اور باقی استحاضہ۔ مثال کے طور پر پچھلی بار عورت کو 30 دن خون آیا تھا اور اب کی بار 40 سے بھی اوپر چلا گیا تو اس بار بھی 30 دن نفاس کے شمار ہوں گے اور 30 سے اوپر والے سارے دن استحاضہ کے ہوں گے لہٰذا اکتیسویں روز سے چالیسویں روز تک کی نمازوں کی قضا پڑھے گی اور چالیس دن مکمل ہوتے ہی نہا کر نمازیں شروع کر دے گی۔

(منہل الواردین، صفحہ 87)

اگر جڑواں بچے ہوئے تو نفاس کا حکم پہلے بچے سے ہو گا یا دوسرے بچے سے؟

سوال اگر کسی کے ہاں جڑواں بچے ہوئے تو نفاس کب سے شمار ہو گا؟ پہلے بچے سے یا دوسرے بچے سے؟

جواب پہلے بچے کی پیدائش سے ہی نفاس کے احکام شروع ہو جائیں گے اور نفاس کی انتہائی مدت یعنی 40 دن کا شمار بھی اسی وقت سے کیا جائے گا۔ لہٰذا مثال کے طور پر ایک عورت کے ہاں پہلی بار ہی جڑواں بچے ہوئے اور دوسرا بچہ پہلے سے 1 دن بعد پیدا ہوا اور اس عورت کو پہلے بچے کی پیدائش سے لے کر مسلسل 41 دن خون آیا تو ان میں فقط 40 دن نفاس کے ہوں گے اور آخری ایک دن استحاضہ ہو گا اگرچہ دوسرے بچے کے اعتبار سے وہ چالیسواں دن ہی بنتا ہے۔

یونہی بالفرض اگر دوسرا بچہ 40 دن کے بعد پیدا ہوا تو اس کے بعد جو خون آیا وہ نفاس نہیں ہو گا بلکہ اسے اگر حیض بنانا ممکن ہے تو وہ حیض ہو گا ورنہ وہ اِستحاضہ ہے۔ ہاں اگر دونوں بچوں کے درمیان چھ مہینے یا اس سے زیادہ فاصلہ ہے تو پھر ہر بچے کی پیدائش کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس ہو گا۔ (منہل الواردین، صفحہ 83)

دوسری فصل

حیض، نفاس کی عادت مقرر ہونے یا بدلنے کی صورتیں اور احکام نیز پہلی بار حیض و نفاس آنے کی مختلف صورتیں اور احکام

زندگی میں پہلی بار آنے والا خون کیا حیض ہی ہو گا یا استحاضہ بھی ہو سکتا ہے ؟اس کی مختلف صورتوں کا بیان

سوال عورت کو آگے کے مقام سے زندگی میں پہلی بار جو خون آیا جبکہ اسے بچہ پیدا نہیں ہوا تو کیا ہر صورت میں یہ حیض ہی ہو گا یا استحاضہ بھی ہو سکتا ہے ؟اس کی تفصیل اور صورتیں بیان کر دیں۔

جواب اس کی درج ذیل صورتیں بن سکتی ہیں

(1)عورت اگر حیض کی عمر کو نہیں پہنچی یعنی اس کی عمر اسلامی مہینوں کے اعتبار سے 9 سال کی نہیں ہوئی اور عورت کو خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

(2)اگر عمر 9 سال ہو چکی اور خون مکمل تین دن نہیں آیا بلکہ اس سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو یہ خون استحاضہ ہو گا، حیض نہیں ہو گا کیونکہ حیض تین دن سے کم نہیں ہوتا۔

(3)اگر عمر کم از کم 9 سال ہو چکی اور خون 3 دن یا اس سے زیادہ آیا تو اب یہ حیض ہی ہے۔ 3 سے 10 دن تک جتنے بھی دن آئے اتنے ہی دن حیض کے شمار ہوں گے۔

(4)اگر 10 دن مکمل ہونے کے بعد بھی نہ رکا بلکہ مزید جاری ہے تو فقط 10 دن ہی حیض کے شمار ہوں گے کیونکہ حیض 10 دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور اوپر والے دن استحاضہ کے شمار ہوں گے۔

(5)اگر خون ایک دن آکر رک گیا پھر 14 دن تک رکا رہا اور 15 ویں دن پھر آگیا یعنی درمیان میں پاکی کے 15 دن پورے نہ گزر سکے تو یہ پاکی والے ایام بھی حکماً خون والے شمار ہوں گے یعنی یوں سمجھا جائے گا کہ عورت کو 15 دن مسلسل خون جاری رہا ہے لہٰذا اس عورت کے خون شروع ہونے والے دن سے لے کر آگے والے 10 دن حیض کے شمار ہوں گے اور اس سے آگے والے دن استحاضہ کے ہوں گے۔ لہٰذا دوسرے دن سے دسویں دن تک کی نمازیں نہیں

ہوئیں اور اگر ان دنوں میں رمضان کے روزے رکھے تھے تو ان کی قضا کرنی پڑے گی۔ (منهل الواردین، صفحہ 86)

یونہی اگر عورت کو 5 دن خون آکر رک گیا اور 15 دن مکمل ہونے سے پہلے دوبارہ خون آگیا تو یہ سارے ایام خون والے شمار ہوں گے اور فقط شروع کے 10 دن حیض کے بن جائیں گے۔

پہلے بچے کی پیدائش پر آنے والے خون کی مختلف صورتیں اور احکام

سوال اگر عورت کو پہلی بار بچہ پیدا ہوا تو اب جو خون آئے اس کی کیا کیا صورتیں ہو سکتی ہیں؟ یعنی کب یہ نفاس ہو گا اور کب استحاضہ وغیرہ؟

جواب اس کی درج ذیل ممکنہ صورتیں بن سکتی ہیں:

(1) اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن تک خون آیا پھر رک گیا تو یہ چالیس دن نفاس کے شمار ہوں گے۔

(2) اگر چالیس دن مکمل خون نہ آیا بلکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد فقط ایک گھنٹہ خون آیا یا فقط ایک دن آیا یا 39 دن آتا رہا تو جتنی دیر یا جتنے دن خون آیا فقط اتنا ہی نفاس ہے۔ اس کے بعد عورت نہا کر نمازیں پڑھنا شروع کر دے گی۔

(3) اگر چند گھنٹوں کے لئے یا چند دنوں کے لئے خون آکر رک گیا اور عورت نے نمازیں پڑھنا شروع کر دیں لیکن چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے ہی مثلاً انتالیسویں دن دوبارہ پھر خون آگیا تو عورت نمازیں چھوڑ دے گی اور بچہ پیدا ہونے سے لے کر اب تک کے تمام دن ہی نفاس کے شمار ہوں گے اگرچہ درمیان کے دنوں میں خون نہیں آیا۔ اس دوران جو نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے وہ نہ ہوئے لہٰذا اگر وہ رمضان کے روزے تھے تو پاک ہونے کے بعد ان کی قضا کرنی پڑے گی۔

(4) اگر خون چالیس دن مکمل ہونے پر بھی نہ رکا بلکہ آگے والے ایام میں بھی خون کا سلسلہ جاری ہے تو فقط چالیس دن نفاس کے شمار ہوں گے کیونکہ نفاس اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا لہٰذا چالیس دن مکمل ہوتے ہی عورت غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔

(5) اگر عورت کو 30 دن خون آکر رک گیا پھر 14 دن خون نہ آیا اور پندرہویں دن پھر آگیا تو چونکہ یہ طُہر ناقص یعنی 15 دن کا مکمل نہیں اس لئے یہ حکمی طور پر خون کے ایام شمار ہوں گے اور یہ سمجھا جائے گا عورت کو بچہ پیدا ہونے سے لے کر اب تک یعنی 44 دن تک خون جاری ہے اس لئے شروع کے 40 دن نفاس کے شمار ہوں گے بقیہ استحاضہ۔

(6) اسی صورت میں فرض کریں اگر عورت کو 30 کے بعد 15 دن کامل پاکی کے گزرنے کے بعد خون آتا تو اب فقط اس

کے پہلے والے 30 دن ہی نفاس کے شمار ہونے تھے اور مکمل 15 دن کے بعد جو خون آیا وہ حیض ہونا تھا جبکہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ آئے کیونکہ درمیان والے 15 دن ایک مکمل طُہر ہے اس لئے یہ نفاس و حیض کے درمیان فاصل بن جائے گا۔

(منہل الواردین، صفحہ 86)

جس عورت کو پہلے بھی حیض و نفاس آچکا ہو اس کی مختلف صورتیں اور احکام

جسے پہلے بھی حیض و نفاس آچکا ہو اس کی عادت میں تبدیلی کی صورتوں کو سمجھنا مشکل کیوں ہے؟

سوال جس کو پہلے بھی حیض و نفاس آچکا ہو تو کیا اس کے حیض و نفاس کی صورتیں اس عورت جیسی نہیں ہیں جس کو پہلی بار حیض آیا ہو؟

جواب جی نہیں! جس عورت کو پہلی بار حیض و نفاس آئے اس کی صورتیں تو اوپر بیان ہوئیں جو واضح ہیں اور ان کو سمجھنا کوئی اتنا مشکل نہیں ہے لیکن جس عورت کو پہلے بھی حیض و نفاس آچکا ہے اس کی صورتیں کثیر ہیں اور ان کو سمجھنا بھی قدرے مشکل ہے۔

سوال اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب وجہ دراصل یہ ہے کہ جس عورت کو پہلے بھی حیض و نفاس آچکا ہے تو اگلی بار آنے والے حیض میں کبھی عورت کی پچھلی عادت و روٹین برقرار رہتی ہے اور کبھی اس میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے مثلاً ایک عورت کی عادت 5 دن حیض آنے کی تھی لیکن اس بار اسے 6 دن یا 4 دن آگیا۔ تو یوں جب پچھلی روٹین سے تبدیلی واقع ہوتی ہے اور پھر اس تبدیلی کی بنیاد پر کبھی عورت کی عادت بدلنے کا حکم ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا تو یوں کثیر صورتیں بن جاتی ہیں اور احکام میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔

جسے روٹین کے مطابق ہی خون آیا، اس کی عادت میں تبدیلی کا حکم

سوال جس عورت کو اپنی عادت و روٹین کے مطابق ہی حیض و نفاس آیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب اس کا حکم تو واضح ہی ہے کہ اس کے حیض و نفاس کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی بلکہ جتنے دن خون دیکھے گی وہ سارے کا سارا حیض و نفاس ہی کہلائے گا مثلاً حیض کے بارے میں عورت کی روٹین تھی کہ اسے مہینے کے ابتدائی سات دن حیض آتا تھا اور اس بار بھی مہینے کے ابتدائی سات دن ہی آیا تو یہ ساتوں دن حیض ہیں۔ یونہی نفاس کے بارے میں

عادت تھی کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد 20 دن خون آتا تھا اور اب کی بار بھی 20 دن ہی آیا تو یہ سارے کا سارا نفاس ہے۔
(منہل الواردین، صفحہ 87 مع وضاحت)

نفاس میں تبدیلی و عادت بدلنے کی صورتیں

سوال جتنے دن نفاس آنے کی عادت تھی اتنے دن نہیں آیا بلکہ اس میں تبدیلی ہوئی تو اس کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

جواب نفاس میں تبدیلی کی بنیادی طور پر درج ذیل دو صورتیں بنتی ہیں:

(1) اگر تو نفاس میں یوں تبدیلی واقع ہوئی کہ اب کی بار آنے والا نفاس 40 دن مکمل ہونے پر رکا نہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ گیا یا پہلے رک تو گیا تھا لیکن پھر 15 دن مکمل ہونے سے پہلے یہ دوبارہ خون آگیا اور یوں معاملہ 40 دن سے آگے بڑھ گیا تو ان صورتوں میں عورت کی پچھلی جو عادت تھی وہ برقرار رہے گی اور فقط اتنے دن ہی نفاس کے شمار ہوں گے بقیہ استحاضہ کہلائے گا۔ مثلاً نفاس کی عادت 30 دن تھی لیکن اس بار خون 40 دن سے بھی آگے بڑھ گیا تو چالیس دن مکمل ہوتے ہی عورت پاک ہو کر نمازیں شروع کر دے گی اور فقط ابتدائی 30 دن نفاس کے ہوں گے باقی استحاضہ کہلائے گا اور تیسویں دن کے بعد کی نمازوں کی قضا کرنی ہو گی۔ (مزید وضاحت آگے مثالوں کے ضمن میں آرہی ہے۔)

(2) اور اگر تبدیلی یوں ہوئی کہ خون چالیس دن سے آگے نہیں بڑھا (نہ حقیقتاً نہ حکماً) بلکہ چالیس دن یا اس سے کم ہی رہا تو اب جتنے دن بھی خون آیا وہ سارے دن نفاس کے شمار ہوں گے اور یوں کہا جائے گا کہ عورت کی پچھلی عادت بدل کر نئی عادت مقرر ہو گئی مثلاً پچھلی بار نفاس 30 دن تھا لیکن اس بار نفاس 39 دن آیا یعنی چالیس سے آگے نہیں بڑھا اور اس کے بعد اگلے (کم از کم) 15 دن پاکی کے ملے تو اب یہ پورے 39 دن ہی نفاس کے شمار ہوں گے یا اگر اس بار 30 کے بجائے 20 دن آیا اور پھر چالیسویں دن تک نہ آیا تو اب فقط 20 دن ہی نفاس کے شمار ہوں گے۔ اور یوں کہا جائے گا کہ عورت کی عادت بدل کر 39 دن ہو گئی یا دوسری صورت میں 20 دن ہو گئی۔ (منہل الواردین، صفحہ 87) (تاتارخانیہ، 1/547، مطبوعہ کوئٹہ)

نفاس کی عادت بدلنے کی مثالوں کے ذریعے وضاحت

سوال ان صورتوں کی مثالوں سے وضاحت کس طرح ہو سکتی ہے؟ اگر مثالوں سے وضاحت کر دیں تو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

جواب نفاس میں تبدیلی کی مختلف صورتوں کی مثالوں سے وضاحت درج ذیل ہے:

مثال نمبر 1 کسی خاتون کو پچھلی بار بچے کی پیدائش پر 20 دن نفاس آیا تھا، لیکن اس بار اسے پہلے کے 10 دن خون آیا، پھر

اگلے 20 دن خون نہیں آیا اور پھر اگلے 11 دن دوبارہ خون آیا، تو اس صورت میں بچہ پیدا ہونے سے لے کر مسلسل 20 دن نفاس کے شمار ہوں گے باقی استحاضہ کے دن کہلائیں گے۔

وضاحت: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں اس عورت کو نفاس کا خون چالیس دن سے زیادہ یعنی 41 دن آیا ہے۔ پہلے دس دن اور تیسویں دن سے اکتالیسویں دن تک تو حقیقی طور پر خون آیا اور درمیان والے 20 دنوں میں حقیقتاً اگرچہ خون نہیں آیا لیکن چونکہ اصول یہ ہے کہ **نفاس کے چالیس دنوں میں دو خونوں کے درمیان جو پاکی کے دن آتے ہیں وہ حکمی طور پر خون والے دن شمار ہوتے ہیں** اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ خون کا سلسلہ مسلسل جاری ہے اس لئے یہاں یہ سمجھا جائے گا کل 41 دن ہی خون والے ہیں۔ اور نفاس میں جب خون چالیس دن سے بڑھ جائے تو فقط عادت والے ایام ہی نفاس کے شمار ہوتے ہیں باقی استحاضہ اور یہاں چونکہ عادت فقط 20 دن تھی اس لئے یہی نفاس کے ہوں گے۔

مثال نمبر 2 کسی خاتون کی نفاس کے معاملے میں 20 دن کی عادت تھی، لیکن اس بار بچے کی پیدائش پر اسے پہلے ایک (01) دن خون آیا، پھر اگلے تیس (30) دن خون نہیں آیا، پھر اگلے ایک (01) دن دوبارہ خون آیا، پھر اگلے چودہ (14) دن خون نہیں آیا اور پھر آگے ایک (01) دن دوبارہ خون دیکھا، تو اس صورت میں بھی بچہ پیدا ہونے سے لے کر مسلسل بیس (20) دن نفاس کے شمار ہوں گے باقی استحاضہ کے دن کہلائیں گے۔

وضاحت: پہلے اور بتیسویں دن کے درمیان جو تیس (30) دن خون نہیں دیکھا تو وہ اوپر بیان کردہ اصول کے مطابق حکمی طور پر مسلسل خون والے ایام شمار ہوں گے۔ اور پھر تینتیسویں دن سے لے کر آگے چودہ دن جو خون نہیں دیکھا تو یہ بھی حکمی طور پر مسلسل خون کے دن شمار ہوں گے کیونکہ یہ بھی اصول ہے کہ **طُہر ناقص ہو یعنی 15 دن سے پہلے دوبارہ خون آجائے تو وہ سارے دن ہی خون والے دن شمار ہوتے ہیں۔** گویا اس صورت میں عورت کو بچہ پیدا ہونے سے مسلسل 47 دن خون آیا ہے لہٰذا فقط عادت والے ایام یعنی ابتداء کے 20 دن ہی نفاس کے شمار ہوں گے باقی استحاضہ ہیں۔

مثال نمبر 3 کسی خاتون کی نفاس کے معاملے میں 20 دن کی عادت تھی، لیکن اس بار بچے کی پیدائش پر اسے پہلے کے پانچ (5) دن خون آیا، پھر اگلے چونتیس (34) دن خون نہیں آیا، پھر اگلے ایک (01) دن دوبارہ خون آیا تو یہ سارے چالیس کے چالیس دن ہی نفاس کے شمار ہوں گے۔

وضاحت: درمیان کے 34 دن حکمی طور پر خون والے دن ہیں کیونکہ یہ چالیس دنوں کے اندر دو خونوں کے درمیان واقع

ہوئے لہٰذا یہاں خون کے چالیس دن شمار ہوں گے اور چونکہ خون چالیس دن سے آگے نہیں بڑھا اس لئے یہ سارے کا سارا نفاس ہوگا اور یوں کہا جائے گا کہ عورت کی عادت اب 20 دن سے بدل کر 40 دن کی ہوگئی ہے۔

مثال نمبر 4 کسی خاتون کی نفاس کے معاملے میں 20 دن کی عادت تھی، لیکن اس بار بچے کی پیدائش پر اسے پہلے کے اٹھارہ (18) دن خون آیا، پھر اگلے بائیس (22) دن خون نہیں آیا، پھر اگلے ایک (01) دن دوبارہ خون آیا، تو اس صورت میں پہلے اٹھارہ (18) دن نفاس کے شمار ہوں گے، اس سے اگلے بائیس (22) پاکی کے شمار ہوں گے اور آخری ایک دن استحاضہ کہلائے گا۔

وضاحت: اس صورت میں پہلے اٹھارہ دن خون آیا اور پھر اکتالیسویں دن خون آیا درمیان کے 22 دن نہیں آیا تو یہ درمیان والے 22 دن اگرچہ دو خونوں کے درمیان ہیں لیکن ان کو یہاں حکمی طور پر خون والے ایام شمار نہیں کیا جائے گا کیونکہ حکمی طور پر خون کے ایام اس وقت شمار ہوتے ہیں یا تو وہ ناقص طُہر ہو یعنی 15 دن سے کم ہو یا پھر نفاس کے دو خونوں کے درمیان ہو اور یہاں یہ دن 15 دن سے زیادہ بھی ہیں اور نفاس کے دو خونوں کے درمیان بھی نہیں ہیں کیونکہ دوسرا خون تو اکتالیسویں دن آیا جبکہ نفاس کی آخری حد چالیس دن ہوتی ہے اس لئے یہ درمیان والے 22 پاکی کے دن شمار ہوں گے۔ اور فقط ابتداء کے 18 دن نفاس شمار ہوں گے اور عورت کی عادت 20 سے بدل کر اب 18 کی ہوگئی ہے۔ اس کے بعد جو ایک دن خون آیا چونکہ یہ نفاس بھی نہیں ہو سکتا کہ چالیس کے بعد آیا ہے اور حیض بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ حیض کے لئے کم از کم تین دن خون آنا لازمی ہے اس لئے یہ استحاضہ ہوگا۔ بالفرض اس مثال میں اکتالیسویں دن آنے والا خون 3 دن یا اس سے زیادہ آتا تو یہ حیض کہلاتا۔ (الکل من منھل الواردین، صفحہ 88)

حیض میں تبدیلی اور عادت بدلنے کی صورتیں

حیض میں عادت کی تبدیلی کتنے اعتبار سے ہو سکتی ہے؟

سوال حیض میں عادت کی تبدیلی کتنے اعتبار سے ہوتی ہے؟

جواب حیض میں عادت کی تبدیلی دو طرح سے ہو سکتی ہے۔ **(1) تعداد کے اعتبار سے تبدیلی:** یعنی جتنے دن حیض آنے کی عادت تھی اب اس میں یوں تبدیلی ہوئی کہ حیض آنے کے دن پہلے سے کم ہوگئے یا زیادہ ہوگئے۔ **(2) تقدیم و تاخیر کے اعتبار سے:** یعنی مہینے کی جن تاریخوں میں حیض کی عادت تھی اب حیض ان دنوں سے پہلے آیا یا ان دنوں کے بعد۔

سوال کیاعادت میں تبدیلی کی یہ دونوں صورتیں اکٹھی ہی ہوں گی یاعلیحدہ علیحدہ؟

جواب یہ دونوں صورتیں اکٹھی بھی ہوسکتی ہیں اور علیحدہ علیحدہ بھی۔ یعنی یہ بھی ممکن ہے کہ عورت کے حیض میں ایک ہی باریوں تبدیلی آئے کہ اس کے دنوں کی تعداد بھی بدل جائے اور دن بھی آگے یا پیچھے ہو جائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ فقط دنوں کی تعداد کم ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دنوں کی تعداد وہی رہے اور دن آگے پیچھے ہو جائیں۔

خلافِ عادت دس دن سے زیادہ خون آنے کی مختلف صورتیں اور احکام

سوال اگر عورت کو دس دن سے زیادہ خون آیا جبکہ اس کی عادت دس دن سے کم کی تھی۔ اب ان دنوں میں سے کونسے حیض کے ہوں گے اور کونسے استحاضہ کے؟

جواب عورت کو اگر پاکی کے 15 یا زیادہ دن گزرنے کے بعد عادت کے برخلاف دس دن سے زیادہ خون آیا تو اس صورت میں یہ تو واضح ہے کہ سارے دن حیض کے نہیں ہوسکتے کیونکہ حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اب یہ کہ کونسے حیض کے دن ہوں گے اور کونسے استحاضہ کے؟ تو اس کے بارے میں **اصول** یہ ہے کہ

جن دنوں میں خون آیا ہے ان میں اگر عادت والے تین یا زیادہ دن شامل ہیں تو فقط یہ والے دن ہی حیض شمار ہوں گے اس سے اضافی دن استحاضہ کے ہوں گے

اور اگر عادت والے دنوں میں سے تین دن شامل نہیں ہیں بلکہ کم شامل ہیں یا کوئی دن بھی شامل نہیں تو پھر پچھلی بار جتنے دن خون آیا فقط اتنے دن ہی حیض کے ہوں گے اور اس کی ابتداء اس وقت سے لی جائے گی جس دن خون آنا شروع ہوا۔

اصول کی مثالوں کے ذریعے وضاحت

سوال اس اصول کی مثالوں کے ذریعے وضاحت کر دیں۔

جواب دس (10) دن سے زیادہ خون آجائے تو اس میں عادت بدلنے کی ممکنہ صورتیں اور مثالوں کے ساتھ ان کی وضاحت درج ذیل ہے:

(1) پہلی صورت (دس دن سے زیادہ خون یوں آیا کہ عادت کے دنوں میں بالکل نہیں آیا یا تین دن سے کم آیا)

حیض کا خون عادت کے خلاف آیا اور دس دن سے زیادہ جاری رہا اور جن تاریخوں میں آنے کی عادت تھی ان تاریخوں

میں بالکل نہ آیا یا ان تاریخوں میں تین دن سے کم آیا تو ایسی صورت میں دنوں کی تعداد کے اعتبار سے عورت کی پرانی عادت برقرار رہے گی البتہ تاریخیں بدل جائیں گی اور حیض کی ابتداء اس وقت سے لی جائے گی جس وقت سے خون شروع ہوا۔

مثال نمبر1 عورت کی عادت تھی کہ اسے مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض آتا پھر پچپن (55) دن پاک رہتی۔ اس بار عادت کے مطابق مہینے کے پہلے پانچ دن اسے حیض آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے فقط پندرہ (15) دن پاک رہنے کے بعد اکیس (21) تاریخ کو اسے دوبارہ خون شروع ہو گیا جو کہ مسلسل گیارہ دن تک جاری رہا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں اکیس تاریخ کو شروع ہونے والا خون ایک کامل طُہر (یعنی پاکی کے مکمل 15 دنوں) کے بعد شروع ہوا ہے اس لئے اسے حیض بنانا ممکن ہے البتہ اس سارے کو حیض نہیں بنایا جا سکتا کہ یہ دس دن سے زیادہ ہے اس لئے دنوں کے اعتبار سے عورت کے حیض کی عادت برقرار رہے گی یعنی فقط پانچ دن (اکیس سے پچیس تک) حیض کے ہوں گے اور بقیہ استحاضہ کہلائے گا۔ یوں دن تو اتنے ہی رہیں گے لیکن زمانے کے اعتبار سے تبدیلی ہو گئی یعنی پہلے پاکی کے 55 دن کے بعد حیض کی عادت تھی تو اب 15 دن کے بعد حیض آنے کی عادت مقرر ہو گئی۔ (منھل الواردین، صفحہ 89)

مثال نمبر2 عورت کی عادت تھی کہ اسے مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض آتا پھر پچپن (55) دن پاک رہتی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے فقط 46 دن پاک رہی اور سینتالیسویں (47) دن خون شروع ہوا جو کہ گیارہ (11) دن جاری رہا۔

حکم اور وضاحت: اب بھی گیارہ (11) میں سے پہلے پانچ (5) دن حیض باقی استحاضہ کیونکہ عادت کے مطابق عورت کو پچپن دن بعد حیض آنا چاہیے تھا لیکن اب چھیالیس دن بعد گیارہ دن کے لئے آ گیا لہٰذا ان گیارہ دنوں میں سے پہلے نو (9) دن تو وہ تاریخیں ہیں جن میں عورت کو حیض نہیں آیا کرتا تھا اور آخری دو دن یعنی چھپن (56) اور ستاون (57) تاریخ والے دن وہ دن ہیں جن میں عورت کو حیض آیا کرتا تھا یعنی یہاں عادت والے دنوں میں حیض آیا ضرور ہے لیکن وہ تین دن نہیں رہا بلکہ تین دن سے کم رہا ہے جس کو تنہا حیض نہیں بنایا جا سکتا اس لئے دنوں کی تعداد کے اعتبار سے عورت کے حیض کی عادت باقی رہے گی جو کہ پانچ دن ہیں اور زمانے کے اعتبار سے تبدیلی ہو گی یعنی اب پچپن دن کے بجائے چھیالیس دن کے بعد پانچ دن حیض آنے کی عادت ہو جائے گی۔ (منھل الواردین، 89)

مثال نمبر3 عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھا لیکن اس بار چار (4) تاریخ سے شروع ہو کر چودہ

(14) تاریخ تک خون آیا(یعنی چوتھے اور چودھویں دن بھی خون آیا اور ٹوٹل 11 دن خون کے بنے)۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں جب سے خون شروع ہوا، وہاں سے لے کر آگے والے پانچ دن حیض کے قرار پائیں گے اور اس سے اگلے چھ دن استحاضہ ہو گا کیونکہ دس دن سے زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ سارے دن تو حیض نہیں بن سکتے اور حیض کی عادت والے دن جو مہینے کے ابتدائی پانچ دن تھے ان میں یہ خون تین دن نہیں آیا بلکہ عادت کے فقط دو دنوں (چوتھے اور پانچویں) میں خون آیا ہے جن کو تنہا حیض نہیں بنایا جا سکتا۔ لہذا اب حیض کی دنوں کی تعداد کے اعتبار سے عادت پرانی ہی لی جائے گی اور زمانہ بدل جائے گا۔ عادت پانچ دن تھی تو خون شروع ہونے سے لے کر آگے والے پانچ دن حیض کے ہوں گے اور اس سے آگے والے سارے دن استحاضہ ہوں گے۔ (جد الممتار، 2/335)

مثال نمبر 4 عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھا۔ اس بار حیض پانچ تاریخ کو ختم ہوا تو 15 دن کے بعد اکیس (21) تاریخ کو پھر خون آنا شروع ہو گیا جو مہینے کے آخر تک یعنی 30 تاریخ تک بھی ختم نہیں ہوا بلکہ اگلے مہینے کی پہلی دو تاریخوں میں بھی آیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں جب سے خون شروع ہوا وہاں سے یعنی اکیس تاریخ سے آگے والے پانچ دن (پچیس تاریخ تک) حیض کے قرار پائیں گے اور اس سے اگلے سارے دن استحاضہ ہو گا کیونکہ پچھلی مثال کی طرح یہاں بھی عادت کے دنوں میں خون تین دن نہیں آیا بلکہ فقط دو دن آیا ہے یعنی مہینے کی پہلی اور دوسری تاریخ کو اور فقط ان دو کو حیض نہیں بنایا جا سکتا۔ اس لئے اب حیض کی دنوں کی تعداد کے اعتبار سے عادت پرانی ہی لی جائے گی اور زمانہ بدل جائے گا۔ عادت پانچ دن تھی تو خون شروع ہونے سے لے کر آگے والے پانچ دن حیض کے ہوں گے اور اس سے آگے والے سارے دن استحاضہ ہوں گے۔ یہ خون 21 تاریخ کو شروع ہوا تھا اور اس سے پہلے 15 دن کامل طہر کے گزر چکے تھے اس لئے 21 والے خون کو حیض بنایا جا سکتا ہے۔ (جد الممتار، 2/335)

(2) دوسری صورت (دس دن سے زیادہ خون یوں آیا کہ عادت کے سارے دنوں میں بھی آیا اور اس کے علاوہ بھی آیا)

حیض کا خون عادت کے خلاف آیا اور دس دن سے زیادہ جاری رہا لیکن زیادہ یوں ہوا کہ جن تاریخوں میں خون آنے کی عادت تھی ان ساری تاریخوں میں بھی آیا (خواہ حقیقتاً آیا، یا حکماً آیا) تو ایسی صورت میں کسی اعتبار سے عورت کی عادت

میں کوئی فرق نہیں پڑے گا بلکہ دنوں کی تعداد اور تاریخیں پرانی ہی بر قرار رہیں گی۔

مثال نمبر1 عورت کی عادت تھی کہ اسے مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض آتا پھر پچپن (55) دن پاک رہتی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے فقط 48 دن پاک رہی اور انچاسویں (49) دن خون شروع ہوا جو کہ بارہ (12) دن جاری رہا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں عورت کو خلافِ عادت اور دس دن سے زیادہ یعنی بارہ دن خون آیا لیکن ان بارہ میں سے آخری پانچ دن تو سابقہ عادت والے ہیں اور اس سے پہلے والے سات دن یعنی انچاسویں (49) سے پچپن (55) تک یہ عادت کے علاوہ ہیں لہٰذا اس صورت میں عورت کی عادت میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو گی بلکہ سابقہ عادت کے مطابق چھپن (56) سے ساٹھ (60) والے پانچ دن حیض کے ہوں گے اور پہلے والے سات دن استحاضہ کے شمار ہوں گے۔ (منھل الواردین، صفحہ 89)

مثال نمبر2 عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے فقط چون (54) دن پاک رہی، اور پھر ایک دن خون آیا اور پھر اگلے چودہ (14) دن خون نہ آیا اور پھر اگلے دن خون آگیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں عادت بر قرار رہے گی یعنی فقط چھپن (56) سے ساٹھ (60) والے پانچ دن حیض کے ہوں گے۔ اس سے پہلے جو ایک دن خون آیا وہ بھی استحاضہ اور ساٹھ (60) کے بعد والے سارے دن بھی استحاضہ کے شمار ہوں گے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ ایک دن خون آنے کے بعد جو چودہ (14) دن طُہر کے گزرے یعنی خون نہیں آیا تو یہ طُہر ناقص ہے، کامل نہیں کیونکہ کامل تو پندرہ (15) دن کا ہوتا ہے اور ناقص طُہر چونکہ جاری خون کے حکم میں ہوتا ہے اس لئے یہ سمجھا جائے گا یہ چودہ دن خون آتا رہا۔ گویا مجموعی طور پر یہ خون مسلسل سولہ 16 (16=1+14+1) دن جاری رہا ہے۔ اور چونکہ ان سولہ (16) میں سے سابقہ عادت والے پانچ دن بھی ہیں لہٰذا فقط وہی حیض شمار ہوں گے بقیہ سارے استحاضہ۔

(منھل الواردین، صفحہ 89)

فائدہ: اس مثال میں جن دنوں کو شریعت نے حیض قرار دیا ظاہری طور پر ان میں سے ایک دن بھی خون نہیں آیا

لہٰذا معلوم ہوا حیض کے لئے ضروری نہیں کہ ظاہری طور پر خون جاری رہے بلکہ کبھی حکمی طور پر خون کو جاری مان لیا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا ہونا ممکن ہے کہ حیض کی ابتدا بھی طُہر (پاکی) سے اور انتہا بھی طہر پر ہو۔

مثال نمبر 3 عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھا لیکن اس بار یکم سے شروع ہو کر گیارہ تاریخ تک خون آیا یعنی گیارہویں دن بھی آیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں پرانی عادت کی طرح یکم سے پانچ تاریخ تک حیض اور بقیہ آگے والے دن استحاضہ قرار پائیں گے، کیونکہ خون دس دن سے زیادہ آیا اس لئے سب کو حیض نہیں بنایا جاسکتا لہٰذا عادت کے دنوں میں جو خون آیا اور اسے حیض بنانا ممکن ہے تو وہی حیض ہوگا اور چونکہ یہاں عادت کے پانچوں دنوں میں خون آیا ہے لہٰذا یہ پانچوں دن ہی فقط حیض کے ہوں گے۔ اور عورت کی حیض یا طُہر (پاکی) کی عادت میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

(جد الممتار، 2/336)

مثال نمبر 4 اسی اوپر والی مثال میں اگر عورت کو پچھلے مہینے کی 21 تاریخ سے دوبارہ خون آتا جو اگلے مہینے کے ابتدائی پانچ دن چلتا رہتا تو اب بھی مہینے کے ابتدائی پانچ دن ہی حیض کے بننے تھے اور اس سے پہلے والے یعنی 21 سے 30 تاریخ والے استحاضہ قرار پانے تھے کیونکہ ٹوٹل خون دس دن سے زیادہ ہے اور پرانی ساری تاریخوں میں آیا ہے لہٰذا فقط وہی عادت والے دن ہی حیض کے قرار پائیں گے۔ یوں اس صورت میں بھی عورت کی حیض یا طُہر (پاکی) کی عادت میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ (جد الممتار، 2/336)

(3) تیسری صورت (دس دن سے زیادہ خون یوں آیا کہ عادت کے دنوں میں تین دن یا زیادہ آیا، بقیہ غیر عادت میں آیا)

حیض کا خون عادت کے خلاف دس دن سے زیادہ جاری رہا لیکن زیادہ یوں ہوا کہ جن تاریخوں میں آنے کی عادت تھی ان ساری تاریخوں میں نہیں آیا بلکہ کچھ ان تاریخوں میں آیا اور کچھ اس سے ہٹ کر اور جو پرانی تاریخوں میں آیا وہ تین دن یا اس سے زیادہ تھا۔ ایسی صورت میں پرانی عادت والی تاریخوں میں جتنے دن خون آئے فقط اتنے دن ہی حیض ہوگا بقیہ استحاضہ شمار ہوگا۔ اور اس عورت کے حیض کے دنوں کی عادت بدل کر کم ہو جائے گی، لیکن حیض کا زمانہ وہی رہے گا۔ ہاں پاکی کے دنوں کی تعداد میں کچھ فرق پڑ سکتا ہے۔

مثال نمبر 1 عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے ستاون (57) دن پاک رہی، پھر تین (3) دن خون آیا اور پھر اگلے چودہ (14) دن خون نہ آیا اور پھر اگلے ایک دن خون آگیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں ستاون (57) دن کے بعد جو 3 دن خون آیا فقط وہی تین دن ہی حیض کے شمار ہوں گے یعنی اٹھاون (58) سے ساٹھ (60) والے اور اس کے بعد والے سارے استحاضہ کے دن شمار ہوں گے کیونکہ چودہ (14) دن کا طُہر ناقص ہونے کی وجہ سے جاری خون کے حکم میں ہے لہٰذا یہ سارے دن ہی خون کے شمار ہوں گے گویا عورت کو 57 دن کے بعد مسلسل 18 دن (18=1+14+3) خون آیا۔ اور چونکہ عادت والی تاریخوں میں تین دن خون آیا ہے جس کو حیض بنانا ممکن ہے اس لئے یہ حیض ہوگا اور بقیہ سارا استحاضہ۔ لہٰذا حیض کا زمانہ تو وہی رہا لیکن تعداد کے اعتبار سے عادت پانچ سے بدل کر تین دن بن گئی اور طُہر کے دنوں کی تعداد بھی بدل گئی یعنی پہلے پچپن دن پاک رہنے کی عادت تھی تو اب ستاون (57) دن بن گئی۔ خلاصہ یہ کہ پہلے 55 دن پاک رہنے کے بعد 5 دن حیض کی عادت تھی تو اب 57 دن پاک رہنے کے بعد 3 دن حیض کی عادت ہو گئی۔

(منہل الواردین، صفحہ 89، حاشیہ زاد المتزوجین شرح ذخر المتاھلین، ص55، مخطوط، جد الممتار، 2/335،336)

مثال نمبر 2 عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھا لیکن اس بار مہینے کے پہلے 2 دن خون نہیں آیا بلکہ تیسرے دن شروع ہوا اور پھر مسلسل تیرہ (13) تاریخ تک چلتا رہا یعنی تیرھویں دن بھی آیا اور کل گیارہ دن بن گئے۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں تین، چار اور پانچ تاریخ والے تین دن فقط حیض کے ہوں گے اور بقیہ آگے والے سارے دن استحاضہ ہوں گے کیونکہ خون دس دن سے زیادہ ہے لیکن عادت والے دنوں میں کم از کم تین دن آیا ہے اور فقط ان تین دنوں کو حیض بنانا ممکن ہے لہٰذا فقط یہ عادت والے تین دن ہی حیض قرار پائیں گے۔ یوں عورت کی حیض کی عادت پانچ دن سے بدل کر تین دن بن جائے گی لیکن زمانہ وہی رہے گا جو پہلے تھا۔ یعنی پچھلی عادت میں بھی تین تاریخ سے پانچ تاریخ والے تین دن حیض ہی ہوتے تھے اور اب بھی یہ زمانہ حیض کا برقرار رہے گا۔ ہاں دن کم ہونے کی وجہ سے پہلے والے دو دن حیض کی عادت سے نکل گئے۔ (جد الممتار، 2/335)

مثال نمبر 3 سی اوپر والی مثال میں اگر عورت کو پچھلے مہینے کی 22 تاریخ سے دوبارہ خون آتا جو اگلے مہینے کے ابتدائی تین

دن چلتا رہتا تو اب مہینے کے ابتدائی تین دن ہی حیض کے بنتے تھے اور اس سے پہلے والے یعنی 22 سے 30 تاریخ والے سارے دن استحاضہ قرار پانے تھے کیونکہ ٹوٹل خون دس دن سے زیادہ ہے اور پرانی تاریخوں میں تین دن آیا ہے جسے حیض بنانا ممکن ہے لہذا فقط یہی دن ہی حیض کے قرار پائیں گے۔ یوں اس صورت میں بھی عورت کی حیض کی عادت دنوں کی تعداد کے اعتبار سے بدل جائے گی یعنی پانچ (5) سے کم ہو کر تین (3) دن عادت مقرر ہو جائے گی اور زمانے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (جد الممتار، 2/335، 336)

تینوں صورتوں کا خلاصہ

اگر خون عادت کے برخلاف دس دن سے زیادہ آئے تو دیکھا جائے گا کہ عادت والی تاریخوں میں کم از کم تین دن آیا ہے یا نہیں۔ اگر آیا ہے تو فقط اتنے دن ہی حیض ہے۔ (یعنی اگر عادت والی ساری تاریخوں میں آتا رہا تو حیض کے دنوں کی تعداد بھی باقی رہی اور اگر کمی ہو گئی تو تعداد کم ہو جائے گی) اور اگر عادت والی تاریخوں میں تین دن خون نہیں آیا بلکہ کم آیا ہے یا بالکل نہیں آیا تو حیض کے دنوں کی تعداد پرانی ہی چلے گا فقط زمانہ بدل جائے گا۔

حیض کا خون خلافِ عادت آئے لیکن دس دن سے کم آئے تو اس کی مختلف صورتیں اور احکام

سوال اگر حیض کا خون عادت کے برخلاف آئے لیکن ہو دس دن سے کم تو اس کی ممکنہ صورتیں اور احکام بیان کر دیں۔

جواب اس کی مختلف صورتیں اور احکام درج ذیل ہیں:

جتنے دن حیض آنے کی عادت تھی اس بار اتنے دن سے کم آیا، یا زیادہ آیا، یا جن تاریخوں میں حیض آنے کی عادت تھی ان تاریخوں سے پہلے آگیا، یا بعد آیا، غرض کسی بھی طرح تبدیلی آگئی لیکن ہے دس دن سے کم تو یہ سارے کا سارا حیض شمار ہو گا (جبکہ کم از کم تین دن رہا ہو)، چاہے عادت والی تاریخوں میں ہے یا اس سے ہٹ کر۔ اس صورت میں عورت کی عادت تبدیل ہو جائے گی۔ لیکن یہ اسی وقت ہے جب حیض سے پہلے اور حیض رکنے کے بعد ایک کامل طُہر یعنی کم از کم پندرہ (15) دن خون نہ آئے کیونکہ اگر پندرہ سے پہلے ہی دوبارہ خون آئے تو یہ طُہر ناقص اور مسلسل جاری خون کے حکم میں ہوتا ہے۔

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر پچپن (55) دن پاک رہی اور پھر اگلے نو (9) دن خون آیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں آخری نو (9) دن حیض کے شمار ہوں گے کیونکہ ان سارے دنوں کو حیض بنانا ممکن ہے۔ اور اب عورت کی عادت بدل کر پانچ (5) دن سے نو (9) دن قرار دی جائے گی۔ یعنی حیض کے دنوں کی تعداد میں فرق آیا ہے۔ اور طُہر یعنی پاکی کے دنوں کی عادت جس طرح پہلے 55 تھی اب بھی 55 ہی ہے، اس میں فرق نہیں آیا۔ لہٰذا اب 55 دن طُہر کے بعد 9 دن حیض کی عادت مقرر ہو گئی۔ (واضح رہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب ان نو (9) دنوں کے بعد کم از کم پندرہ دن خون نہ آئے۔) (منھل الواردین، صفحہ 89)

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر پچاس (50) دن پاک رہی اور پھر اگلے دس (10) دن خون آیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں بھی پچھلی صورت کی طرح آخری دس (10) دن حیض کے شمار ہوں گے کیونکہ ان سارے دنوں کو حیض بنانا ممکن ہے لہٰذا اس صورت میں حیض کے دنوں کی تعداد کے اعتبار سے عورت کی عادت بدل گئی یعنی پانچ دن کے بجائے 10 دن بن گئی۔ نیز پچھلی صورت کے برخلاف یہاں طُہر (پاکی) کے دنوں کی بھی عادت تبدیل ہو گئی یوں کہ پہلے پچپن (55) دن پاک رہنے کی عادت تھی تو اب پچاس (50) دن ہو گئی۔ حاصل یہ کہ پہلے پچپن دن طہر کے بعد پانچ دن حیض کی عادت تھی اور اب پچاس دن طُہر کے بعد دس دن حیض کی عادت ہو گئی۔ (واضح رہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب ان دس (10) دنوں کے بعد کم از کم پندرہ دن خون نہ آئے۔) (منھل الواردین، صفحہ 89)

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر چون (54) دن پاک رہی اور پھر اگلے آٹھ (8) دن خون آیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں بھی آخری آٹھ (8) دن حیض کے شمار ہوں گے کیونکہ ان سارے دنوں کو حیض بنانا ممکن ہے (جبکہ اس کے بعد والے 15 دن خون نہ آئے) اور یہاں حیض و طُہر (پاکی) دونوں کے دنوں کی تعداد بدل جائے گی۔ یعنی پہلے 55 دن پاک رہنے کی عادت تھی تو اب 54 دن ہو گئی اور پہلے 5 دن حیض کی عادت تھی تو اب 8 دن حیض کی عادت مقرر ہو گئی۔ لہٰذا اب 54 دن طُہر کے بعد 8 دن حیض کی عادت بن گئی۔ (منھل الواردین، صفحہ 89،90)

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر پچاس (50) دن پاک رہی اور پھر اگلے سات (7) دن خون آیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں بھی آخری سات (07) دن حیض کے شمار ہوں گے۔ یہاں حیض اور طُہر دونوں کی عادت تبدیل ہو جائے گی۔ پاکی کی عادت پچپن دن سے پچاس دن ہو گئی اور حیض کی عادت پانچ دن سے بدل کر سات دن ہو گئی لہذا اب 50 دن طُہر کے بعد 7 دن عادت مقرر ہو گئی۔ (واضح رہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب ان سات (7) دنوں کے بعد کم از کم پندرہ دن خون نہ آئے۔) (منھل الواردین، صفحہ 90)

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر اٹھاون (58) دن پاک رہی اور پھر اگلے تین (03) دن خون آیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں بھی آخری تین (3) دن حیض کے شمار ہوں گے۔ اور یہاں بھی حیض و طُہر دونوں کی عادت بدل جائے گی یوں کہ پاکی کی عادت پچپن دن سے بدل کر اٹھاون دن ہو گئی اور حیض کی عادت پانچ دن سے بدل کر تین دن ہو گئی۔ لہذا اب 58 دن طُہر کے بعد 3 دن حیض کی عادت مقرر ہو گئی۔ (واضح رہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب ان تین (3) دنوں کے بعد کم از کم پندرہ دن خون نہ آئے۔) (منھل الواردین، صفحہ 90)

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر چونسٹھ (64) دن پاک رہی اور پھر اگلے سات (7) دن خون آیا۔

حکم اور وضاحت: اس صورت میں بھی آخری سات (7) دن حیض کے شمار ہوں گے کیونکہ ان ساتوں کو حیض بنانا ممکن ہے (جبکہ اگلے کم از کم پندرہ دن خون نہ آئے۔) اس صورت میں بھی حیض و طُہر دونوں کی عادت بدل جائے گی یوں کہ پاکی کی عادت پچپن دن سے بدل کر چونسٹھ دن ہو گئی اور حیض کی عادت پانچ دن سے بدل کر سات دن ہو گئی۔ لہذا اب 64 دن طُہر کے بعد 7 دن حیض کی عادت مقرر ہو گئی۔ (منھل الواردین، صفحہ 90)

خلاصہ: ان سب مثالوں سے واضح ہوا کہ خون جب 3 دن یا اس سے زیادہ اور 10 دن سے کم آئے اور اس سے پہلے اور بعد میں پاکی کے کم از کم 15 دن مکمل ہوں تو اس خون کو حیض بنایا جائے گا۔ اب اگر یہ خون پچھلی عادت کے مطابق جن دنوں میں آنا چاہیے تھا انہیں دنوں میں آیا ہے اور اتنے دن ہی آیا تو پھر عادت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور اگر آیا تو اتنے

دن ہی لیکن پاکی کے جتنے دن گزرنے کے بعد پچھلی بار آیا تھا اس بار اس سے جلدی آگیا یا اس سے لیٹ آیا تو طُہر (پاکی) کے دنوں کی تعداد میں فرق آجائے گا، (یعنی یا کم ہو جائیں گے یا زیادہ) اس اعتبار سے حیض کے زمانے میں بھی کچھ تبدیلی ہو جائے گی۔ اور اگر جلدی یا لیٹ آنے کے ساتھ ساتھ دنوں کی تعداد میں بھی فرق آیا تو اب زمانے کے ساتھ ساتھ حیض کے دنوں کی عادت بھی بدل جائے گی۔ (ماخوذ از منہل الواردین، صفحہ 88، جد الممتار، 2/336)

نوٹ: خون اگر پچھلی عادت کے دن آنے سے پہلے شروع ہو جائے تو عورت نمازیں روک دے گی یا جاری رکھے گی، اس کا اصول آگے بیان ہو گا۔

تیسری فصل

حیض و نفاس ختم ہونے کے متعلق احکام

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لئے کچھ مخصوص شرعی احکام ہوتے ہیں مثلاً اس پر نماز فرض نہیں ہوتی، روزہ رکھنا، قرآن پڑھنا، طواف کرنا اور شوہر سے قربت اختیار کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہوتا لیکن حیض و نفاس ختم ہوتے ہی عورت پر نمازاور رمضان ہے تو اس کا روزہ فرض ہو جاتا ہے، شوہر سے قربت اختیار کرنا اور طواف کرنا وغیرہ بھی جائز ہو جاتا ہے اس لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ حیض و نفاس کے ختم ہونے کا حکم شریعت کس وقت دیتی ہے تا کہ عبادات وغیرہ کے احکام واضح ہو سکیں۔

اگر حیض و نفاس کا خون رک جائے تو کیا حیض و نفاس کا حکم ختم ہو گیا؟

سوال اگر حیض و نفاس کا خون آنا بند ہو جائے تو کیا حیض و نفاس کا حکم ختم ہو جاتا ہے؟

جواب حیض و نفاس کا خون کبھی تو عادت کے دنوں کے مطابق آکر رک جاتا ہے لیکن کبھی عادت والے دن پورے ہونے سے پہلے ہی رک جاتا ہے اور کبھی عادت والے دن پورے ہونے کے باوجود نہیں رکتا حتی کہ کبھی تو حیض و نفاس کی انتہائی مدت تک پہنچنے کے باوجود بھی جاری رہتا ہے۔ اس لئے کبھی خون جاری ہونے کے باوجود شریعت یہ حکم دیتی ہے کہ حیض و نفاس ختم ہو چکا اور کبھی بظاہر خون جاری نہیں ہوتا لیکن شریعت یہ کہتی ہے کہ حیض و نفاس کا حکم ابھی بھی باقی ہے لہٰذا فقط خون رکنے سے ہی یہ فیصلہ نہیں کر لیا جائے گا کہ حیض و نفاس کے احکام ختم ہوگئے بلکہ اس کے لئے جو شریعت نے اصول دیئے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے ہی فیصلہ کیا جائے گا۔

سوال اگر احکام کے اعتبار سے حیض و نفاس ختم ہونے کی مختلف صورتیں ہیں تو وہ کیا ہیں؟

جواب اس کی بنیادی طور پر تین صورتیں بنتی ہیں:

(1) اکثر مدت پر اختتام: یعنی حیض کا خون مکمل دس دن پر اور نفاس کا خون مکمل چالیس دن پر رک جائے۔ نہ اس سے کم ہو نہ زیادہ۔

(2) اکثر مدت سے تجاوز: یعنی حیض کا خون دس دن مکمل ہونے کے باوجود جاری ہو یا نفاس میں چالیس دن کے بعد بھی خون جاری ہو۔

(3) اکثر مدت سے پہلے ہی اختتام: یعنی حیض کا خون دس دن سے پہلے ہی رک جائے یا نفاس کا خون چالیس دن سے پہلے ہی رک جائے۔ (اس صورت کی مزید کئی صورتیں بنتی ہیں جو آئندہ بیان کی جائیں گی۔)

سوال کیا اوپر مذکور تینوں صورتوں کے احکام ایک جیسے ہیں یا فرق ہے؟

جواب پہلی اور دوسری صورت کے احکام تقریباً ملتے جلتے ہیں اور آخری صورت کے احکام میں کافی فرق ہے۔

اکثر مدت پر یا اکثر مدت کے بعد خون رکنے کی صورتوں میں مختلف احکام کی وضاحت

سوال اچھا تو پہلی دو صورتوں میں کیا احکام ہوں گے؟ ان کی تفصیل بیان کر دیں۔

جواب پہلی صورت یعنی جب حیض کا خون 10 دن (دس راتیں) **مکمل** ہوتے ہی رک جائے یا نفاس کا خون 40 دن (چالیس راتیں) **مکمل** ہوتے ہی رک جائے تو اس کا حکم واضح ہی ہے کہ حیض و نفاس کی انتہائی مدت بھی پوری ہو گئی اور خون بھی رک گیا اس لئے خون رکتے ہی حیض و نفاس کے ختم ہونے کا حکم ہو جائے گا۔

اور دوسری صورت یعنی جب 10 دن **مکمل** ہونے پر بھی خون جاری ہو یا نفاس کے معاملے میں 40 دن **مکمل** ہونے پر بھی خون جاری ہو تو اس صورت میں اگرچہ خون ابھی جاری ہے لیکن چونکہ دس دن **مکمل** ہونے کے بعد آنے والا خون شریعت کی نظر میں حیض نہیں، یونہی چالیس دن کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں بلکہ یہ دونوں فاسد (واستحاضہ کے) خون ہیں اس لئے اکثر مدت **مکمل** ہوتے ہی حیض و نفاس ختم ہونے اور عورت کے پاک ہونے کا حکم ہو گا، خون اگرچہ جاری رہے۔ البتہ جس عورت کو پہلے بھی حیض و نفاس آ چکا ہو وہ ان دس یا چالیس دنوں کو حیض و نفاس شمار نہیں کرے گی بلکہ اپنی سابقہ عادت کے مطابق اپنا حساب کرے گی جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔

ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم

سوال کیا ان دونوں صورتوں میں عورت حیض و نفاس سے پاک ہوتے ہی اپنے شوہر سے ازدواجی تعلقات قائم کر سکتی ہے؟

جواب اوپر بیان کردہ دونوں صورتوں میں چونکہ شرعی طور پر حیض اور نفاس اپنی انتہائی مدت (یعنی 10 اور 40 دن) پر پہنچ کر ختم ہونے کا حکم ہوا ہے اس لئے ایسی عورت اگر اپنے شوہر سے ازدواجی تعلقات قائم کرنا چاہے تو بغیر غسل کے فوری بھی کر سکتی ہے اگرچہ غسل سے پہلے قربت کرنا شرعی طور پر پسندیدہ نہیں۔ (منہل الواردین، صفحہ 90)

نماز پڑھنے، تلاوت کرنے اور مسجد میں جانے کا حکم

سوال کیا ان صورتوں میں عورت کے لئے نماز پڑھنا، تلاوت کرنا اور مسجد میں جانا بھی جائز ہو گیا؟

جواب غسل کے بعد تو یہ کام بلاشبہ جائز ہیں لیکن غسل سے پہلے جائز نہیں کیونکہ یہ عورت غسل سے پہلے جنبی شخص کے حکم میں ہوتی ہے اور جنابت کی حالت میں یہ کام جائز نہیں ہوتے۔ (ردالمحتار مع اضافہ، جلد 1، صفحہ 295، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

جس وقت دس دن مکمل ہوئے اس وقت نماز کا بالکل تھوڑا وقت رہ گیا تھا تو کیا یہ نماز فرض ہو گی؟

سوال ان دونوں صورتوں میں عورت کے حیض کے دس دن یا نفاس کے چالیس دن جب مکمل ہوئے تو اب جس نماز کا وقت چل رہا ہے کیا یہ نماز اس عورت پر فرض ہو گی؟ اور اگر وقت بالکل تھوڑا ہے مثلاً صرف تین منٹ رہتے ہیں وقت ختم ہونے میں تو ظاہری بات ہے کہ اتنی دیر میں عورت نہا کر نماز نہیں پڑھ سکتی تو کیا یہ والی نماز بھی عورت پر فرض ہو گی یا یہ معاف ہو گی؟

جواب یہ دو صورتیں جن میں حیض و نفاس اپنی اکثر مدت پر ختم ہوتے ہیں ان میں نماز کے حوالے سے شرعی حکم یہ ہے کہ جس نماز کے وقت میں حیض و نفاس کی اکثر مدت پوری ہوئی اور عورت کے پاک ہونے کا حکم ہوا تو وہ نماز اس عورت پر فرض ہو گی حتی کہ اگر نماز کا اتنا وقت باقی تھا جس میں تکبیر تحریمہ کہی جا سکتی تھی (اور تکبیر تحریمہ سے یہاں مراد فقط لفظ "اللہ" کہنا ہے) تب بھی عورت پر یہ نماز فرض ہو گی۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر نماز کا وقت ختم ہونے سے تقریباً ایک سیکنڈ ہی پہلے عورت کے دس دن مکمل ہوئے اور پاکی کا حکم ہوا تو بھی عورت پر نماز فرض ہو گئی۔ (منہل الواردین، صفحہ 90)

سوال اتنے تھوڑے وقت میں نہا کر نماز ادا کرنا تو ممکن ہی نہیں ہے، لہٰذا نماز کیسے پڑھی جائے گی؟ اور پھر نہ پڑھنے پر کیا عورت گنہگار ہو گی؟

جواب اس کی تفصیل یہ ہے کہ جن صورتوں میں حیض و نفاس اپنی اکثر مدت پر ختم ہوتے ہیں ان میں اگر اتنا وقت ہے کہ عورت غسل کر کے نماز ادا کر سکتی ہے۔ (نوٹ: غسل سے کس طرح کا غسل مراد ہے؟ اور اس میں کتنا وقت درکار ہے؟ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔) پھر تو نماز بھی فرض ہے اور ادا کرنا بھی فرض ہے اور اگر بالکل تھوڑا وقت ہے کہ نہا کر نماز ادا کرنا ممکن نہیں مثلاً چند منٹ یا چند سیکنڈ باقی ہیں تو نماز عورت پر فرض ہو جائے گی لیکن اس کی ادائیگی چونکہ ممکن نہیں اس لئے فی الحال ادا کرنا فرض نہیں بلکہ نماز کے وقت کے بعد عورت نہا کر اس نماز کی قضا پڑھے گی اور اس صورت میں وقت

کے اندر نماز ادا نہ کرنے کا عورت کو گناہ بھی نہیں ہو گا۔ (منہل الواردین، صفحہ 91)

ان دو صورتوں میں رمضان و غیر رمضان کا روزہ رکھنے کا حکم

سوال ان دونوں صورتوں میں اگر رمضان کا مہینہ چل رہا ہو تو ایسی عورت پر رمضان کا روزہ کیا فرض ہو گا؟

جواب ان صورتوں میں اگر فجر کا وقت شروع ہونے سے ایک لمحہ قبل عورت پاک ہو گئی تو (رمضان ہونے کی صورت میں) اگلے دن کا روزہ رکھنا عورت پر فرض ہو جائے گا اور عشاء کی نماز بھی فرض ہو گی جس کو بطور قضا بعد میں پڑھے گی جیسا کہ ابھی اوپر بیان ہوا۔ اور اگر بعینہ اس وقت پاک ہوئی جب فجر کا وقت شروع ہوا یا فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد پاک ہوئی تو ان دونوں صورتوں میں اگلے دن کا روزہ درست نہیں ہو گا اور عشاء کی نماز بھی فرض نہیں ہو گی۔ (ہاں اگر یہ رمضان ہے تو اس صورت میں روزے دار کی طرح سارا دن رہنا واجب ہو گا۔ اور اس روزے کی قضا بعد میں رکھنی ہو گی)

(منہل الواردین، صفحہ 91)

نماز روزے کے مسئلے کی مثال کے ذریعے وضاحت

سوال نماز و روزے کے ان مسائل کی اگر مثال کے ذریعے وضاحت فرما دیں تو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

جواب مثال اور وضاحت درج ذیل ہے:

مثال ظہر کی نماز کا وقت پورے پانچ بجے (5:00:00) ختم ہونا تھا اور چار بج کر انسٹھ منٹ اور اٹھاون سیکنڈ (4:59:58) پر اس عورت کے حیض کے دس دن یا نفاس کے چالیس دن مکمل ہوئے اور عورت پر پاکی کا حکم ہوا تو اس پر یہ ظہر کی نماز فرض ہو گئی کیونکہ اتنے وقت میں تکبیر تحریمہ کہنا ممکن ہے لیکن چونکہ اتنے وقت میں غسل کر کے نماز ادا کرنا ممکن نہیں اس لئے عورت کو نماز وقت میں ادا نہ کرنے کا گناہ نہیں ہو گا بلکہ یہ عورت بعد میں اس نماز ظہر کی قضا کرے گی۔ اور اگر عورت مثلاً ساڑھے چار بجے (4:30) پاک ہوئی تو وقت کے اندر ہی ظہر کی یہ نماز ادا کرنا عورت پر فرض ہو گا کیونکہ آدھے گھنٹے میں بآسانی غسل کر کے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

یونہی مثلاً اگر فجر کا وقت صبح چار بج کر پندرہ منٹ (4:15:00) پر شروع ہونا تھا اور عورت چار بج کر چودہ منٹ اور اٹھاون سیکنڈ (4:14:58) پر پاک ہوئی تو اس پر عشاء کی نماز بھی فرض ہو گئی اور اگلے دن کا روزہ بھی (جبکہ رمضان کا مہینہ ہو) اور اگر پورے چار بج کر پندرہ منٹ پر پاک ہوئی یا چار بج کر سولہ منٹ پر پاک ہوئی تو نہ عشاء کی نماز فرض ہوئی اور نہ اگلے دن کا

روزہ درست ہو گا۔

خلاصہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں نماز کے وقت کا وہ آخری حصہ دیکھا جائے گا جو تکبیر تحریمہ کی مقدار کے برابر ہے، یعنی اگر اس وقت میں عورت پاک تھی نماز فرض ورنہ نہیں۔اور تکبیر تحریمہ سے مراد مفتی بہ قول کے مطابق فقط لفظ "اللہ" کہنا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ (منہل الواردین، صفحہ 90،91)

(3) اکثر مدت سے پہلے خون رکنے کی صورت میں مختلف احکام

تین ممکنہ صورتیں

سوال یہ احکام تو ان صورتوں کے تھے جب حیض کا خون 10 دن پر اور نفاس کا خون 40 دن پر ختم ہوا یا اس کے بعد بھی جاری رہا لیکن اگر عورت کو حیض کا خون 10 دن سے پہلے بند ہو جائے یا نفاس کا خون 40 دن سے پہلے رک جائے تو اس کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب جب حیض و نفاس کا خون اپنی اکثر مدت سے پہلے ختم ہو جائے تو اس کی درج ذیل صورتیں بنتی ہیں:

(1) پچھلی بار جتنے دن حیض یا نفاس آیا تھا اب کی بار اتنے دن سے کم نہیں ہوا بلکہ اتنے دن یا اس سے زیادہ آیا مثلاً پچھلی بار 5 دن حیض آیا تھا اور اب بھی 5 دن ہی آیا یا اب 7 دن آیا۔یونہی نفاس پچھلی بار 20 دن آیا تھا اور اس بار بھی 20 دن آیا، یا اس بار 25 دن آیا۔

(2) پچھلی بار جتنے دن حیض یا نفاس آیا تھا اب کی بار اتنے دن سے پہلے ہی خون آنا بند ہو گیا مثلاً پچھلی بار 5 دن حیض آیا تھا لیکن اس بار 4 دن آیا یا نفاس پچھلی بار 20 دن آیا تھا اور اس بار 15 دن آیا۔

(3) خاص حیض کے حوالے سے ایک صورت یہ بھی بنتی ہے کہ خون تین دن سے بھی پہلے آنا بند ہو جائے۔

دس دن سے کم لیکن عادت کے دن مکمل ہونے پر خون رکا تو نماز کا حکم

احکام

سوال پہلی صورت یعنی جب پچھلی بار جتنے دن حیض آیا تھا اتنے دن پورے ہونے پر خون رکا تو اب کیا حکم ہے؟ اس پر نماز کب فرض ہو گی؟

جواب پچھلی بار جتنے دن خون آیا تھا اب بھی اتنے دن یا اس سے زیادہ آنے کے بعد رک گیا (اور دس دن سے آگے نہیں

بڑھا) تو رکنے کے وقت جس نماز کا وقت چل رہا تھا وہ اگر اتنا باقی تھا کہ عورت نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی تو اس عورت پر یہ نماز فرض ہو جائے گی۔ اور اگر اس سے کم وقت تھا تو یہ نماز اس پر فرض نہیں ہوئی۔ (منہل الواردین، صفحہ 91، فتاویٰ رضویہ، 4/352)

(نوٹ: غسل سے کس طرح کا غسل مراد ہے؟ اور اس میں کتنا وقت درکار ہے؟ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔)

اگر عورت غسل نہیں کر سکتی تو نماز فرض ہونے کے لئے کتنا وقت درکار ہے؟

سوال اگر عورت ایسی بیمار ہے کہ غسل ہی نہیں کر سکتی یا پانی ہی میسر نہیں تو اب کتنا وقت درکار ہے جس سے عورت پر نماز فرض ہو جائے گی؟

جواب ایسی صورت میں جب خون رکا تو نماز کا وقت ختم ہونے میں اگر اتنا ٹائم باقی ہے کہ جس میں یہ عورت تیمم کر کے تکبیر تحریمہ کہہ سکتی ہے تو اس پر یہ نماز فرض ہو گئی۔ (منہل الواردین، صفحہ 91)

غسل یا تیمم کرنے کا وقت حیض کے حکم میں ہو گا

سوال جب حیض کا خون 10 دن اور نفاس کا خون 40 دن جاری رہنے کے بعد رکے اس صورت میں تو یہ حکم تھا کہ اگر نماز کا وقت ختم ہونے میں تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار باقی ہے تو نماز فرض ہو گئی یعنی وہاں غسل کا وقت شامل نہیں کیا تھا تو یہاں کیوں کیا گیا؟

جواب اس کی وجہ یہ ہے کہ شرعی طور پر حیض 10 دنوں سے اور نفاس 40 دنوں سے ایک لمحہ بھی زیادہ نہیں ہو سکتا لہٰذا اتنے دن مکمل ہوتے ہی عورت کے لئے حیض ختم ہونے کا حکم ہو جاتا ہے اور اگلے ہی لمحے عورت حیض یا نفاس سے پاک اور جنبی شخص کے حکم میں ہوتی ہے لہٰذا اس لمحے اگر نماز کا وقت باقی ہو تو عورت پر نماز فرض ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں عورت کو غسل کرنے میں یا تیمم کرنے میں جو وقت لگتا ہے وہ بھی پاکی کا وقت شمار ہوتا ہے۔ لیکن اگر حیض کا خون 10 دن سے اور نفاس کا خون 40 دن سے پہلے رک جائے تو خون رکتے ہی عورت کے لئے حیض و نفاس ختم ہونے کا حکم نہیں ہوتا بلکہ غسل کر لینے سے یا غسل ممکن نہ ہونے کی صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھ لینے سے پاک ہونے کا حکم ہوتا ہے اور جتنا وقت غسل میں یا تیمم میں صرف ہوتا ہے یہ وقت بھی حیض یا نفاس میں شمار ہوتا ہے اس لئے خون رکنے کے بعد اگر نماز کا وقت ختم ہونے میں غسل کی مقدار وقت نہ بچے یا فقط غسل جتنا باقی ہے تکبیر تحریمہ نہیں کہی جا سکتی تو گویا یہ

سارا وقت حیض و نفاس میں گیا اس لئے نماز فرض نہ ہوئی اور اگر اتنا وقت ہے کہ غسل کے بعد چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہی جاسکتی ہے تو اب یہ نماز عورت پر فرض ہو گئی۔ (منہل الواردین، صفحہ 91، فتاویٰ رضویہ، 4/352)

غسل یا تیمم کرنے کا وقت ہر اعتبار سے حیض کے حکم میں نہیں بلکہ بعض اعتبار سے ہے

سوال اوپر کے مسئلے سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض و نفاس کا خون اپنی انتہائی مدت یعنی 10 اور 40 دن سے پہلے رک جائے تو خون رکنے سے غسل تک کا دورانیہ حیض کے زمرے میں آتا ہے۔ تو اب اگر ایک عورت کو عشاء کا وقت شروع ہوتے ہی مثلاً رات 8 بجے خون رک گیا لیکن عورت نے صبح فجر کا وقت شروع ہونے سے کچھ دیر قبل مثلاً 4 بجے صبح غسل کیا۔ اب مثال کے طور پر اس کے بعد سولہویں رات عورت کو عشاء کے بعد 9 بجے پھر خون آگیا تو اب جو درمیان کا عرصہ طُہر تام (مکمل 15 دن رات) شمار ہوگا یا نہیں؟ اور اب جو سولہویں دن خون آیا یہ استحاضہ ہوگا یا حیض؟

جواب جی ہاں! درمیان کا عرصہ طُہر تام شمار ہوگا کیونکہ خون رکنے کے بعد غسل تک کا زمانہ اگرچہ حیض کے حکم میں ہے لیکن ہر اعتبار سے نہیں بلکہ کچھ مسائل کے اعتبار سے ہے یعنی اس وقفے میں یہ عورت شوہر سے قربت نہیں کر سکتی، اور اگر یہ عورت کی عدت کا تیسرا حیض تھا تو غسل سے پہلے پہلے شوہر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور غسل سے پہلے یہ عورت کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی اور جہاں تک اگلے حیض میں وقفے کا معاملہ ہے تو اس اعتبار سے خون رکنے کا وقت ہی لیا جائے گا لہٰذا رات 8 بجے کے بعد سے سولہویں رات کے 8 بجے کے درمیان اگر خون نہیں آیا تو یہ 15 دن رات مکمل ہو کر طُہر تام کہلائیں گے۔ اور سولہویں رات 9 بجے جو خون دوبارہ آیا یہ حیض شمار ہوگا جبکہ اس کی دیگر شرائط بھی پوری ہوں (یعنی کم از کم 3 دن چلے اور اس سے آگے بھی 15 دن کا پاکی کا زمانہ رہے) (ردالمحتار، ج1، ص541، کوئٹہ)

نماز فرض ہونے کے لئے جو غسل درکار ہے یہ کس قسم کا ہے اور اس کے لئے کتنا وقت معتبر مانا جائے گا

سوال آپ نے کہا کہ نماز فرض ہونے کے لئے نماز کا اتنا وقت باقی ہونا چاہیے کہ غسل کر کے چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہنا ممکن ہو، تو غسل کا کتنا وقت شمار کیا جائے گا؟ کیونکہ غسل میں ہر ایک کی اپنی عادت ہوتی ہے کوئی جلدی کر لیتا ہے تو کوئی دیر لگاتا ہے اور اگر سنت کے مطابق کیا جائے تو بنسبت خالی فرض ادا کرنے کے زیادہ دیر لگے گی لہٰذا یہاں غسل کا کونسا طریقہ اور کتنا وقت مراد ہے؟

جواب یہاں غسل سے مراد فرض غسل کی مقدار ہے یعنی اس میں صابن و شیمپو لگانا، وضو کرنا اور تین تین بار اعضا کو

دھونا وغیرہ مراد نہیں بلکہ ایک بار کلی کرنے، ایک بار ناک میں پانی چڑھانے اور سارے بدن پر ایک بار پانی بہانے میں جتنا وقت لگے فقط اتنا وقت مراد ہے۔ نیز غسل میں اس کے ضروری لوازمات بھی داخل ہیں جیسے پانی کا انتظام کرنا، کپڑے اتارنا، پردے والی جگہ کا اہتمام کرنا وغیرہ۔ (منہل الواردین، صفحہ 92، ردالمحتار، 541، کوئٹہ)

روزے کا حکم

سوال ایسی عورت کے لئے روزے کا کیا حکم ہو گا؟

جواب اگر حیض و نفاس کا خون اپنی اکثر مدت سے پہلے رکا اور ایسے وقت رکا کہ فجر کا ٹائم شروع ہونے سے پہلے پہلے غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہنا ممکن تھا تو اس عورت پر اگلے دن کا رمضان کا روزہ فرض ہو گا اور اگر رمضان نہیں ہے تو پھر یہ عورت اگلے دن نفلی روزہ بھی رکھ سکتی ہے۔ اور اگر خون رکنے کے بعد اتنا وقت نہیں تھا کہ غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہی جا سکے تو یہ عورت اگلے دن کا روزہ نہیں رکھ سکتی، رکھے گی تو وہ روزہ صحیح نہیں ہو گا۔ (منہل الواردین، صفحہ 91)

ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم

سوال یہ صورت جس میں مکمل دس دن سے پہلے حیض اور مکمل چالیس دن سے پہلے نفاس بند ہو گیا (لیکن پچھلی بار جتنے دن آیا تھا وہ دن مکمل ہو چکے) تو اس میں شوہر سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے حوالے سے کیا حکم ہے؟ کیا خون رکتے ہی فوراً صحبت کرنا جائز ہے؟

جواب جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ اس صورت میں خون رکتے ہی عورت حیض و نفاس سے پاک شمار نہیں ہوتی اس لئے رکنے کے فوراً بعد صحبت کرنا حلال نہیں بلکہ ایسی صورت میں صحبت حلال ہونے کے لئے درج ذیل دو باتوں میں سے ایک بات کا ہونا ضروری ہے:

(1) یا تو عورت غسل کر لے۔ اور اگر بیماری یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل ممکن نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ (تیمم کی صورت میں نماز پڑھنا بھی ضروری ہے، فقط تیمم کر لینا کافی نہیں یعنی تیمم کے بعد صحبت حلال نہیں ہو گی۔)

(2) یا اگر طہارت نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس کے ذمہ پر نمازِ پنجگانہ میں سے کوئی نماز قرض ہو جائے اور قرض کب ہوتی ہے اس کی تفصیل اوپر بھی گزری اور وہ یہ کہ اس عورت پر نماز پنجگانہ میں سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم از کم اس نے اتنا وقت پایا ہو کہ جس میں نہا کر سر سے پاؤں تک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی۔ یعنی اگر ایسا ہو گیا تو اس

صورت میں بغیر طہارت کے بھی ازدواجی تعلقات قائم کرنا جائز ہو جائے گا۔ (منہل الواردین، صفحہ 92، فتاویٰ رضویہ، 4/352)

(نوٹ: واضح رہے کہ یہ مسئلہ اسی صورت میں ہے کہ جب عورت کو خون کم از کم اتنے دن آگیا جتنے دن پچھلے ماہ آیا تھا، لہذا اگر اتنے دن بھی پورے نہیں ہوئے کہ خون رک گیا تو اس صورت میں طہارت کرلینے کے باوجود ازدواجی تعلقات قائم کرنا جائز نہیں۔)

خون رکا تو نماز کے ٹائم کا فقط ایک منٹ باقی تھا، کیا اس وقت کے گزرنے سے نماز فرض ہو گئی اور عورت پاک ہو گئی

سوال بالفرض جب خون رکا اس وقت نماز کا ٹائم اتنا نہیں بچا کہ غسل کر کے تکبیر کہی جا سکے بلکہ اس سے کم تھا مثلاً فقط ایک منٹ تھا یعنی اس میں فقط تکبیر تو کہی جا سکتی ہے لیکن غسل نہیں ہو سکتا تو اب کیا اس وقت کے گزر جانے سے عورت پاک شمار ہو گی؟

جواب اگر نماز کا وقت اتنا نہیں تھا کہ غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہی جا سکے بلکہ کم تھا تو ایسی صورت میں نہ یہ نماز فرض ہو گی اور نہ اس وقت کے گزرنے سے عورت پاک ہو گی۔ ہاں اگر طہارت حاصل کرنے کے بغیر ہی اگلی نماز کا وقت مکمل ختم ہو گیا تو اب بغیر غسل و تیمم کے بھی حیض کا حکم ختم ہو جائے گا، اور اب یہ عورت جنبی شخص کے حکم میں ہو گی، اور ازدواجی تعلقات قائم کرنا حلال ہو جائے گا کیونکہ اگلی نماز کا وقت گزرنے سے عورت پر نماز قرض ہو چکی (اگرچہ بلا عذر نماز چھوڑنے کا گناہ ہو گا)۔

خون جب رکا تو اس وقت نماز پنجگانہ میں سے کسی نماز کا وقت نہیں تھا تو۔۔۔

سوال اگر خون ایسے وقت رکا جس وقت کوئی نماز فرض ہی نہیں ہوتی جیسے سورج طلوع ہونے سے زوال تک کا وقت ہے تو کیا یہ وقت گزرنے سے بھی عورت پاک ہو جائے گی؟

جواب جی نہیں! جب اس وقت میں کوئی نماز ہی فرض نہیں تو وقت گزرنے سے عورت کے ذمہ پر کوئی نماز قرض ہی نہیں بنے گی اس لئے حیض ختم ہونے کا حکم بھی نہیں ہو گا۔ ہاں اب اگر بغیر غسل کے ہی ظہر کا وقت بھی مکمل گزر جائے تو اب حیض سے پاکی کا حکم ہو گا کیونکہ اب ظہر کی نماز اس کے ذمہ قرض ہو گئی۔

مثال کے ذریعے وضاحت

سوال آسانی کے لئے مثال کے ذریعے اوپر مذکور مسائل کی وضاحت کر دیں۔

جواب مثال اور وضاحت درج ذیل ہے:

مثال نمبر 1 ظہر کا وقت پانچ بجے (5:00:00) ختم ہوناتھا اور عورت کو پچھلی بار کی طرح اس بار بھی پانچ دن خون آیا یا اس بار سات دن آیا اور اس دن ساڑھے چار بجے (4:30:00) خون بند ہو گیا تو اب چونکہ آدھے گھنٹے میں غسل کر کے نماز کے لئے کپڑے پہن کر تکبیر تحریمہ کہی جاسکتی ہے اس لئے بالفرض اگر عورت نے غسل نہیں کیا اور پانچ بج گئے تو اب یہ نماز اس عورت پر قرض ہو گئی اور اس عورت پر حیض کا حکم ختم ہو گیا اور اب یہ صرف جنبی شخص کی طرح ہو گی یعنی پانچ بجے کے بعد بغیر غسل کے شوہر سے قربت جائز ہو جائے گی لیکن نماز و تلاوتِ قرآن کے لئے غسل کرنا ہو گا۔

اور اگر مثلاً خون پانچ بجنے سے دو منٹ پہلے یعنی (4:58:00) پر رکا تو چونکہ دو منٹ میں غسل کر کے کپڑے پہن کر تکبیر تحریمہ کہنا ممکن نہیں اس لئے اب یہ ظہر کی نماز عورت پر فرض نہیں ہو گی اور عورت حیض سے پاک شمار نہیں ہو گی جب تک غسل نہ کر لے۔ ہاں اگر بالفرض یہ عورت غسل نہیں کرتی اور عصر کا ٹائم بھی ختم ہو جاتا ہے تو چونکہ عصر کا وقت گزرتے ہی عصر کی نماز عورت کے ذمے پر قرض بن جائے گی اس لئے عصر کا وقت ختم ہوتے ہی عورت پر حیض ختم ہونے کا حکم ہو جائے گا اور وہ جنبی شخص کی طرح ہو جائے گی۔ (نوٹ: یہ مثال اس عورت کے بارے میں ہے جسے غسل کا حکم ہے، اس عورت کے بارے میں نہیں جسے تیمم کی اجازت ہے۔)

مثال نمبر 2 عورت کو پچھلی بار کی طرح پانچ دن خون آیا یا اس بار آٹھ دن آیا اور فجر کے وقت میں سورج طلوع ہونے سے اتنی دیر پہلے رک گیا جس میں غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہنا ممکن نہیں تھا تو فجر کا وقت ختم ہونے سے عورت پر حیض ختم ہونے کا حکم نہیں ہو گا یونہی (اگر اس نے طہارت حاصل نہیں کی تو فقط) ظہر کا وقت شروع ہو جانے سے بھی حیض ختم ہونے کا حکم نہیں ہو گا کیونکہ اس دوران نماز پنجگانہ میں سے کسی نماز کا وقت ہی نہیں ہے ہاں اب اگر وہ طہارت حاصل نہ کرے اور ظہر کا وقت مکمل ختم ہو جائے تو اب حیض ختم ہونے کا حکم ہو گا کیونکہ اب ظہر کی نماز اس کے ذمہ قرض ہو گئی۔
(منھل الواردین، صفحہ 92)

اگر دسویں دن 2 بجے خون رکا اور 3 بجے دس دن مکمل ہونے ہیں تو حیض کے ختم ہونے کا اعتبار 3 بجے ہو گا یا نہیں؟

سوال اگر عورت کو دسویں دن ظہر کے وقت دوپہر 2 بجے خون بند ہوا جبکہ ایک گھنٹے بعد یعنی 3 بجے عورت کے دس دن

رات مکمل ہونے تھے اور ظہر کا وقت 5 بجے ختم ہونا ہے۔ اب اگر عورت غسل بھی نہ کرے اور تیمم کر کے نماز بھی نہ پڑھے تو کیا اب بھی ظہر کا مکمل وقت ختم ہونے پر ہی حیض ختم ہونے کا حکم ہو گا؟

جواب جی نہیں! ایسی صورت میں دس دن رات مکمل ہوتے ہی حیض ختم ہونے کا حکم دے دیا جائے گا کیونکہ شرعی طور پر حیض 10 دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا لہٰذا سوال میں بیان کردہ صورت میں اگر عورت طہارت حاصل نہ بھی کرے تو 3 بجے حیض ختم ہونے کا حکم ہو جائے گا اس کے بعد اس کے احکام وہی ہوں گے جو جنبی شخص کے ہوتے ہیں۔

(ردالمحتار، ج 1، ص 540، کوئٹہ، منہل الواردین، صفحہ 92)

ایک عورت غسل کے ذریعے پاک ہوئی اور دوسری ذمہ پر نماز قرض ہونے کی وجہ سے، دونوں کے احکام میں فرق

سوال ایک عورت حیض کے بعد غسل کر کے پاک ہوئی اور دوسری عورت بغیر غسل کئے نماز ذمہ پر قرض ہونے کی وجہ سے پاک ہوئی تو کیا ان دونوں کی پاکی ایک جیسی ہے یا کچھ فرق ہے؟

جواب دونوں میں فرق ہے۔ جس عورت نے حیض کے بعد غسل کر لیا تو ظاہر ہے اس کے لئے شوہر سے قربت اختیار کرنا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن پڑھنا، چھونا وغیرہ سب جائز ہو جائے گا لیکن جس عورت نے غسل نہیں کیا اور نماز ذمہ پر قرض ہو گئی تو اس صورت میں اگرچہ حیض ختم ہونے کا حکم تو ہو جائے گا لیکن یہ عورت اب جنبی شخص کے حکم میں ہے یعنی جب تک غسل نہ کر لے اس کے لئے نماز پڑھنا، تلاوتِ قرآن کرنا، قرآن چھونا وغیرہ جائز نہیں ہو گا۔ اور حیض کا حکم ختم ہونے سے یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ یہ عورت شوہر سے بغیر غسل کے قربت کر سکتی ہے، نیز اگر یہ عورت طلاق کی عدت گزار رہی تھی اور یہ اس کا تیسرا حیض تھا تو اس کی عدت مکمل ہو گئی اور اب یہ کسی اور جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

(ماخوذ از ردالمحتار، 540، کوئٹہ)

نوٹ: اوپر مذکور تمام احکام اس عورت کے لئے بھی ہیں جس کو پہلی بار حیض و نفاس آیا ہو اور اس کے لئے بھی ہیں جس کو پہلے حیض و نفاس آ چکا ہے اور اس بار بھی اتنے دن ہی آیا جتنے دن پچھلی بار آیا یا اس سے زیادہ آیا لیکن دس دن سے قبل ختم ہو گیا۔ اور اب آگے اس عورت کے لئے احکام بیان ہوں گے جس کو پہلے حیض و نفاس آ چکا لیکن اس بار پچھلی بار سے کم دن آ کر حیض و نفاس ختم ہو گیا۔

اکثر مدت اور عادت دونوں سے پہلے خون کے رکنے پر شرعی احکام

پچھلی بار 7 دن حیض آیا لیکن اس ماہ 5 دن پر ہی خون رک گیا، کیا نمازیں شروع کرے گی؟

سوال اگر کسی کو پچھلی مرتبہ 7 دن حیض آیا تھا لیکن اب کی بار اسے 5 دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا تو کیا وہ نمازیں شروع کر دے گی یا جب عادت کے دن مکمل ہوں گے اس وقت نمازیں شروع کرے گی؟

جواب جتنے دن پچھلی بار خون آیا اگر اس بار اس سے پہلے خون رک گیا مثلاً 7 دن کی عادت تھی اور اس بار 5 دن بعد رک گیا تو وہ نمازیں پڑھنا شروع کر دے گی۔ جتنے دن پچھلی بار آیا اتنے دن مکمل ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔ لہٰذا 7 کے بجائے پانچویں دن رک گیا تو اسی دن سے نمازیں شروع کر دے۔

عادت کے دن مکمل ہونے سے پہلے ہی خون رک گیا تو کیا فوراً نماز شروع کر دے یا کچھ انتظار کرے؟

سوال عادت کے دن مکمل ہونے سے پہلے جب خون رکا تو اس وقت جس نماز کا ٹائم تھا وہ ابھی کافی باقی ہے مثلاً ظہر کے وقت میں دوپہر 1 بجے خون رک گیا جبکہ ظہر کا وقت 5 بجے ختم ہونا ہے تو اب کیا یہ والی ظہر کی نماز بھی فرض ہو گی؟ اور کیا یہ خون رکتے ہی فوراً پڑھ سکتے ہیں؟

جواب خون رکنے پر کونسی نماز فرض ہو گی اس کا اصول تو وہی ہے جو اوپر والی صورت میں بیان ہوا کہ جب خون رکا اس وقت جس نماز کا وقت چل رہا تھا وہ اگر اتنا باقی تھا کہ جس میں غسل کے ضروری انتظامات کرنے کے بعد غسل کر کے چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی تو اس عورت پر یہ نماز فرض ہو جائے گی اور اگر وقت اس سے بھی کم تھا تو یہ نماز فرض نہیں ہو گی (اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہیں)۔ لیکن جہاں تک نماز ادا کرنے کا مسئلہ ہے **تو اس اعتبار سے یہاں حکم پہلی والی صورتوں سے ذرا مختلف ہے۔** اور وہ یوں کہ اس صورت میں جبکہ خون پچھلی عادت سے جلدی رک چکا ہے تو اب خون رکتے ہی عورت غسل کر کے نماز پڑھنا شروع نہیں کر دے گی بلکہ اس پر واجب ہے کہ مستحب وقت کے آخر تک انتظار کرے۔ اس دوران اگر دوبارہ خون آنا شروع ہو جائے تو نماز نہ پڑھے اور اگر اس دوران بھی نہ آیا اور اب نماز کا وقت ختم ہونے یا مکروہ وقت شروع ہونے کا خوف ہو تو اس سے پہلے پہلے غسل کر کے نماز پڑھ لے۔

مثال کے ذریعے مسئلے کی وضاحت

سوال اس کی اگر کوئی مثال بیان کر دیں، سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

جواب مثلاً کسی دن عصر کا وقت 5 بجے شروع ہوتا ہے اور 6 بج کر 30 منٹ پر ختم ہوتا ہے۔ اور یہ معلوم ہے کہ آخر والے تقریباً 20 منٹ مکروہ وقت ہوتا ہے یعنی 6 بج کر 10 منٹ پر عصر کا مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اب مثلاً یوں ہوا کہ جس عورت کی حیض کی عادت سات دن تھی اسے اس بار 5 دن کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتے ہی یعنی 5 بج کر 5 منٹ پر خون رک گیا۔ تو اب یہ عورت خون رکنے کے فوراً بعد غسل کر کے نماز نہیں پڑھے گی بلکہ یہ انتظار کرے گی اگر اسے دوبارہ داغ نہ لگے تو 6 بجے کے قریب اس اندازے سے غسل کرے کہ 6 بج کر 10 منٹ سے پہلے پہلے اس کا غسل بھی ہو جائے اور نماز عصر بھی وہ ادا کر لے یعنی مکروہ وقت آنے سے پہلے نماز پڑھ لے۔

اس صورت میں نماز کے لئے انتظار کا حکم کیوں؟

سوال یہاں نماز کے لئے انتظار کرنے کا کیوں حکم دیا جا رہا ہے جبکہ پچھلی صورت کی طرح یہاں بھی تو خون رک چکا ہے لہٰذا فوری غسل کر کے نماز پڑھنے کی اجازت کیوں نہیں؟

جواب یہاں انتظار کرنا واجب ہے اور پچھلی صورت میں واجب نہیں تھا (بلکہ فقط مستحب تھا) اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں کچھ فرق ہے اور وہ یوں کہ اِس صورت میں جتنے دن پچھلی بار خون آیا تھا اتنے دن بھی نہیں ہوئے یعنی پچھلی بار والی عادت کے دن ابھی باقی ہیں اور عادت والے دنوں میں دوبارہ خون آجانے کا احتمال غالب ہوتا ہے اس لئے یہاں عورت کو احتیاطاً شریعت نے انتظار کا حکم دیا ہے تاکہ حیض کے اندر نماز پڑھنا لازم نہ آئے جبکہ پہلے والی صورت میں چونکہ عورت کی پچھلی بار والی عادت کے دن مکمل ہونے کے بعد خون رکا تھا اس لئے انتظار کی حاجت نہیں (اگرچہ اس صورت میں بھی اتنا انتظار کر لینا بہتر ہوتا ہے) اور یہاں بھی اگرچہ دوبارہ خون آنے کا احتمال ہے لیکن عادت والے دن نہ ہونے کی وجہ سے یہ احتمال غالب نہیں اس لئے یہاں انتظار کرنا واجب نہیں۔

(منہل الواردین، صفحہ 92، مبسوط، جلد 3، صفحہ 208، دار المعرفہ، بیروت)

تین دن سے پہلے حیض و نفاس کا خون رکنے پر شرعی احکام

تین دن سے پہلے خون رکنے کی صورت میں نماز کے لئے انتظار کا حکم

سوال بالفرض اگر یوں ہو جائے کہ عادت سات دن کی تھی لیکن اس بار عورت کو ایک یا دو دن بعد یہ خون آنا بند ہو گیا یعنی تین دن بھی مکمل نہیں ہوئے تو اب عورت کیا کرے گی؟ اس صورت میں تو انتظار نہیں کرنا پڑے گا؟

جواب پچھلی بار سات دن خون آیا اور اب تین دن سے پہلے رک گیا اس صورت میں بھی عورت کے لئے وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا یعنی اس پر واجب ہے کہ وہ فوراً نماز نہ پڑھے بلکہ انتظار کرے گی پھر مکروہ وقت شروع ہونے کا یا نماز کا وقت ختم ہونے کا خوف ہو تو اس سے پہلے پہلے نماز پڑھ لے۔ لیکن اس صورت میں عورت کو غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری نہیں بلکہ فقط وضو کر کے نماز پڑھ سکتی ہے کیونکہ تین دن ابھی مکمل نہیں ہوئے۔ (منھل الواردین، صفحہ 93)

نفاس کا خون فقط 2 دن آیا تو کیا وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال اگر نفاس پچھلی بار سے کم دن آیا مثلاً پہلے 25 دن آیا تھا اور اس بار فقط 2 دن آیا تو کیا اس صورت میں بھی وضو کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے یا غسل کرنا ہو گا؟

جواب نفاس چاہے ایک سیکنڈ کے لئے ہی آئے اس کے بعد غسل فرض ہے، فقط وضو کر کے نماز نہیں پڑھ سکتی کیونکہ حیض کی تو کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہے اس سے کم حیض نہیں ہوتا لیکن نفاس کی کم از کم کوئی مدت نہیں، یہ تھوڑے سے تھوڑا بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا جس کو 2 دن آیا وہ بھی غسل کر کے ہی نمازیں پڑھے گی البتہ جب تک پچھلی بار والے ایام پورے نہیں ہو جاتے شوہر سے قربت اختیار نہیں کرے گی۔ (منھل الواردین، صفحہ 89)

عادت سے پہلے خون رکنے کی صورت میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم

سوال ان صورتوں میں یعنی جب عادت کے دنوں میں خون آیا لیکن پچھلی بار والی عادت سے پہلے خون بند ہو جائے عورت نمازیں تو پڑھنا شروع کر دے گی تو کیا وہ اپنے شوہر سے قربت بھی اختیار کر سکتی ہے؟

جواب جی نہیں! جتنے دن پچھلی مرتبہ خون آیا تھا جب تک اتنے دن گزر نہیں جاتے یہ عورت اپنے شوہر سے قربت اختیار نہیں کر سکتی چاہے خون تین دن سے پہلے رک گیا ہو یا تین دن کے بعد کیونکہ عادت کے دنوں میں خون کا دوبارہ آجانے کا احتمال غالب و زیادہ ہوتا ہے لہٰذا احتیاطاً یہی حکم ہے کہ وہ قربت نہ کریں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جس عورت کو پچھلی بار 7 دن خون آیا تھا اس کو اس بار 5 دن بعد رک گیا تو پانچ سے لے کر سات دن کے درمیان اگرچہ یہ عورت نمازیں تو پڑھے گی لیکن اس دوران ہمبستری جائز نہیں ہے بلکہ جب سات دن مکمل ہو جائیں گے اس وقت ہمبستری حلال ہو گی۔

(در مختار مع رد المحتار و حاشیۃ الرافعی، 1 / 538، مطبوعہ کوئٹہ، طوالع الانوار شرح در مختار، 1 / 223، مخطوطہ)

نوٹ: نیز یہ بھی حکم ہے کہ ایسی عورت اگر عدت میں تھی اور یہ اس کا تیسرا حیض تھا تو خون رکتے ہی شوہر کا رجوع

کرنے کا حق ختم ہو جائے گا (جبکہ کم از کم تین دن خون جاری رہ چکا ہو) لیکن اگر یہ عورت آگے دوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو عادت والے دن مکمل ہونے تک نہیں کر سکتی بلکہ وہ دن مکمل ہوں گے پھر آگے نکاح کرے گی ۔ گویا ان معاملات میں جو احتیاطی پہلو ہیں شریعت نے ان پر عمل کرنا لازمی قرار دیا ہے۔ (منہل الواردین، صفحہ 92)

ایک بار 7 دن، اگلے ماہ 5 دن اور پھر اگلے ماہ 7 دن خون آیا تو ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم

سوال پچھلی بار حیض 7 دن آیا تھا، اس بار 5 دن آیا پھر اگر اگلے مہینے بھی 5 دن آیا تو کیا پھر بھی 5 سے 7 دن کے دوران یہی احکام ہوں گے کہ نماز کے لئے آخری وقت کا انتظار کرے اور ساتویں دن تک شوہر کے قریب نہ جائے؟

جواب جی نہیں! اس بار جب 5 دن آیا تو اب اس کی عادت پانچ دن والی بن گئی پھر جب اگلی مرتبہ 5 دن ہی آئے گا تو یہی کہا جائے گا کہ عادت کے دن پورے ہو چکے اس لئے نماز میں آخری وقت تک کا انتظار کرنا ضروری نہیں ہو گا یونہی شوہر سے قربت بھی 5 ویں دن کے بعد حلال ہو جائے گی۔

جس کی عادت ہو ایک دن خون آنے اور دوسرے دن نہ آنے کی، اس کے لئے احکام کی تفصیل

سوال اگر ایک عورت کی عادت ہی یہی ہے کہ اسے ایک دن خون آتا ہے پھر دوسرے دن نہیں آتا پھر تیسرے دن آتا ہے اور چوتھے دن نہیں آتا یعنی دس دن تک یہی سلسلہ رہتا ہے کہ ایک دن خون آتا ہے اور ایک دن نہیں آتا تو اب ایسی عورت اپنی نمازیں وغیرہ کیسے پڑھے؟

جواب ایسی عورت کو جب پہلے دن خون آئے گا تو وہ نمازیں چھوڑ دے گی پھر دوسرے دن جب خون نہیں آئے گا تو وہ وضو کر کے نمازیں پڑھے گی تیسرے دن جب خون آئے گا تو نمازیں پھر ترک کر دے اور چوتھے دن جب خون نہ آئے گا تو اب غسل کر کے نمازیں پڑھے گی کیونکہ خون کو تین دن جب پورے ہو جائیں تو وہ یقینی طور پر حیض ہے اور اب پاکی غسل سے ہی ہو گی اور پھر پانچویں دن خون آنے کی وجہ سے نمازیں ترک کر دے گی اور چھٹے دن اگر خون نہ آئے تو پھر غسل کر کے نمازیں پڑھے گی آگے دسویں دن تک یہی سلسلہ رہے گا خون والے دن نمازیں چھوڑے اور خون نہ آنے والے دن غسل کر کے پڑھے۔ (منہل الواردین، صفحہ 93)

سوال اوپر والی صورت میں جب عورت کی عادت ہے کہ اسے ایک دن خون آتا ہے دوسرے دن نہیں آتا تو خون نہ آنے والے دن بھی اسے نماز کی معافی ہونی چاہیے کیونکہ اسے پتا ہے کہ اگلے دن پھر خون آجانا ہے لیکن یہاں معافی کیوں نہیں؟

جواب خون آنے کی عادت ہمیشہ برقرار نہیں رہتی بلکہ کبھی بھی وہ تبدیل ہو سکتی ہے یعنی ممکن ہے پچھلے مہینے تک تو اس کی یہ عادت تھی لیکن اس بار عادت تبدیل ہو جائے اور ایک دن خون آنے کے بعد پھر مزید نہ آئے یا تین دن آنے کے بعد پھر مزید نہ آئے یعنی جب بھی خون رک جائے گا تو آئندہ دوبارہ نہ آنے کا احتمال بھی رہے گا اور خون رکنے والے دن ظاہری طور پر عورت پاک ہے نماز چھوڑنے کا کوئی عذر اس کے پاس نہیں اس لئے شریعت نے اس کو یہی حکم دیا ہے کہ جب بھی خون رُک جائے چاہے عادت کے دن پورے ہوئے ہیں یا نہیں، وہ نمازیں شروع کر دے۔

چوتھی فصل

احکام الاستمرار (خون کے لگاتار جاری رہنے کے مسائل)

استمرار سے کیا مراد ہے؟

سوال استمرار سے کیا مراد ہے؟

جواب عام طور پر مہینے میں ہر عورت کو اپنی عادت کے مطابق چند دن خون آتا ہے اور پھر پورا مہینہ نہیں آتا لیکن کبھی کسی بیماری کی وجہ سے یہ خون رکتا نہیں بلکہ حیض و نفاس کی مدت پوری ہونے کے بعد بھی جاری رہتا ہے، اسے استمرار کہا جاتا ہے۔

حقیقی استمرار اور حکمی استمرار کی وضاحت

سوال کیا استمرار یا مسلسل خون اسی کو کہیں گے کہ جو ہر وقت آتا رہے یا اس کی کوئی اور بھی صورت ہوتی ہے؟

جواب استمرار کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

(1) حقیقی: حقیقی صورت تو یہی ہے کہ خون بغیر کسی وقفے کے مسلسل جاری رہے۔ اس کا استمرار ہونا تو واضح ہی ہے۔

(2) حکمی: بعض اوقات خون یوں تو مسلسل نہیں آرہا ہوتا بلکہ اس میں وقفہ ہو جاتا ہے لیکن وہ وقفہ مکمل 15 دن نہیں ہوتا بلکہ اس سے کم ہوتا ہے اور چونکہ شریعت کا اصول ہے کہ جو طُہر (یعنی خون نہ آنے کے ایام) 15 دن سے کم ہو وہ حکمی طور پر مسلسل خون والے ایام شمار ہوتے ہیں اس لئے جس عورت کو وقفے وقفے سے خون آتا رہے اور ہر وقفہ 15 دن سے کم ہو وہ بھی حکماً استمرار ہی کہلائے گا، گویا یہ سارے دن خون والے کہلائیں گے۔

استمرار کی چار ممکنہ صورتیں

نوٹ: یہاں چار صورتیں ممکن ہیں

(1) عورت نے استمرار (مسلسل خون جاری ہونے) سے پہلے کوئی حیض یا طُہر دیکھا ہی نہیں یعنی اس کو پہلی بار جو خون آیا تو وہی مسلسل جاری ہو گیا۔

(2) عورت استمرار سے پہلے ایک صحیح خون اور ایک صحیح طُہر دیکھ چکی ہو۔

(3) استمرار سے پہلے ایک فاسد خون اور ایک فاسد طُہر دیکھا۔

(4) استمرار سے پہلے ایک صحیح خون اور ایک فاسد طُہر دیکھا۔ (جس عورت کو پہلی بار حیض آئے اس کے لئے اس کا الٹ ممکن نہیں)

صحیح خون، فاسد خون، صحیح طُہر اور فاسد طُہر کی تعریفات

سوال یہ صحیح اور فاسد خون یا صحیح اور فاسد طہر کیا ہے؟

جواب اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

صحیح خون: حیض کے معاملے میں صحیح خون وہ ہوتا ہے جو مکمل 3 دن (یعنی 72 گھنٹوں) سے کم نہ ہو اور مکمل 10 دن سے زیادہ نہ ہو۔ اور نفاس کے معاملے میں صحیح خون وہ ہے جو 40 دن رات سے زیادہ نہ ہو۔

فاسد خون: یعنی وہ خون جو حیض یا نفاس نہ ہو بلکہ استحاضہ کا خون ہو۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں جو آگے تفصیل سے بیان ہوں گی۔

صحیح طُہر اور فاسد طُہر: طُہر عورت کے اس زمانے کو کہتے ہیں جو نہ حیض ہو اور نہ نفاس ہو۔ صحیح طُہر وہ ہوتا ہے جو مکمل 15 دن کا ہو، اس سے کم نہ ہو۔ اور اس کی ابتداء، درمیان و انتہاء میں خون والے دن شامل نہ ہوں اور یہ دو صحیح خونوں کے درمیان میں ہو۔ اور اگر ان باتوں میں سے کوئی کم ہو تو وہ فاسد طُہر ہوتا ہے۔ نیز نفاس کے چالیس دنوں کے درمیان جب بھی خون نہ آنے کا زمانہ آئے اور اس کے بعد اور پہلے خون آیا ہو تو خون نہ آنے والا سارا زمانہ فاسد طُہر ہی ہے اگرچہ یہ وقفہ 15 دن سے زیادہ ہو۔ (منہل الواردین، صفحہ 74و75)

صحیح طُہر اور فاسد طُہر کی مثال کے ذریعے وضاحت

سوال صحیح طُہر و فاسد طُہر کی مزید وضاحت مثال کے ساتھ کر دیں تاکہ سمجھنا آسان ہو۔

جواب وضاحت درج ذیل ہے:

(1) طُہر یعنی پاکی کا زمانہ اگر کامل 15 دن سے کم ہو تو وہ طُہر صحیح نہیں ہوتا مثلاً عورت کو حیض ختم ہوئے ابھی 14 دن گزرے تھے کہ پھر خون آ گیا تو یہ 14 دن اگرچہ طُہر و پاکی کے دن ہیں لیکن چونکہ 15 مکمل نہیں ہوئے اس لئے فاسد طُہر ہے۔

(2) ایک عورت کو پہلی بار حیض آیا اور خون 11 دن تک مسلسل جاری رہ کر بند ہو گیا پھر 15 دن خون نہیں آیا۔ تو یہاں اگرچہ مکمل 15 دن خون نہیں آیا لیکن ان پندرہ دنوں سے جڑا پچھلا ایک دن عورت کے لئے حیض نہیں بلکہ طُہر (پاکی) کا

زمانہ ہے کیونکہ حیض 10 دن سے زیادہ نہیں ہوتا تو گویا یہ طُہر مکمل 16 دن کا ہے جس کی ابتداء میں ایک ایسا دن شامل ہے جو خون والا ہے یعنی اس خون والے دن میں بھی عورت کو نماز کا حکم ہے لہٰذا یہ مکمل طُہر ہی فاسد ہے۔

(3) حیض و نفاس چونکہ صحیح خون کہلاتے ہیں اس لئے دو صحیح خونوں کے درمیان آنے سے مراد یہ ہے کہ طُہر کا زمانہ ایک حیض اور دوسرے حیض کے درمیان ہو یا حیض و نفاس کے درمیان ہو۔ لہٰذا اگر حیض اور استحاضہ کے درمیان 15 دن خون نہیں آیا، یا نفاس اور استحاضہ کے درمیان 15 دن خون نہیں آیا یا ابتداء و انتہاء پر استحاضہ کا خون ہے اور درمیان میں 15 دن خون نہیں آیا تو ان تمام صورتوں میں یہ 15 دن کا زمانہ جن میں خون نہیں آیا فاسد طُہر کہلائے گا۔ ان سب صورتوں کی مزید وضاحات اور مثالیں آئندہ صفحات میں بیان ہوں گی۔ (منہل الواردین، صفحہ 75، 76)

صحیح خون، فاسد خون، صحیح طُہر اور فاسد طُہر کی پہچان کی ضرورت اور فائدہ

سوال یہ صحیح اور فاسد خون یا طہر کی وضاحت یہاں کیوں کی جارہی ہے؟ اس کی پہچان سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟

جواب اس کی یہاں وضاحت اس لئے کی جارہی ہے کہ جس عورت کو استمرار یعنی مسلسل خون جاری ہو جائے تو اس عورت کے لئے حیض و طُہر کا تعین اس کی پچھلی عادت سے کیا جاتا ہے۔ اور کسی بھی عورت کی حیض و طُہر کے حوالے سے جو عادت مقرر کی جاتی ہے وہ صحیح خون و صحیح طُہر سے ہی ہوتی ہے۔ فاسد خون یا فاسد طُہر سے عادت مقرر نہیں ہوتی۔ اس لئے اس ساری وضاحت کو سمجھ کر ہی عادت کے مسائل سمجھے جاسکتے ہیں۔

معتادہ (عادت والی عورت) کی تعریف

سوال مُعتادہ یعنی عادت والی عورت کون کہلائے گی؟ اور یہ عادت کیسے مقرر ہوتی ہے اس کی مثال کے ساتھ وضاحت کر دیں۔

جواب معتادہ یعنی عادت والی عورت شریعت کی نظر میں وہ شمار ہوتی ہے جس نے بالغہ ہونے کے بعد ایک صحیح خون اور ایک صحیح طُہر دیکھا ہو مثلاً ایک عورت بالغہ ہوئی تو اس کو مکمل 3 دن خون آیا اور پھر مکمل 15 دن نہیں آیا۔ تو اس صورت میں جو اس عورت نے 3 دن خون دیکھا وہ بھی اوپر مذکور تعریف کے مطابق صحیح خون ہے اور 15 دن جو طُہر (خون نہ آنے کا زمانہ) دیکھا تو وہ بھی صحیح ہے لہٰذا اس عورت کی 3 دن حیض اور 15 دن طُہر کی عادت مقرر ہو گئی۔

معتادہ (عادت والی عورت) کے استمرار کا حکم

سوال اگر کوئی عورت معتادہ ہو اور اسے استمرار یعنی مسلسل خون جاری ہو جائے اور 15 دن کا وقفہ نہ ملے تو اس کے لئے کیا شرعی احکام ہیں؟

جواب جس عورت کو خون مسلسل جاری ہو جائے اور 15 دن کا وقفہ نہ ملے اور وہ معتادہ ہو یعنی حیض وطُہر کے حوالے سے اس کی پہلے سے عادت مقرر ہے تو خون جاری والے دنوں میں اپنی سب سے آخری بار والی عادت کے مطابق حیض وطُہر شمار کرے گی۔ مثلاً ایک عورت کو 3 دن حیض آیا اور پھر 15 دن پاک رہی اور اس کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا۔ تو ان دنوں میں ابتداء والے 3 دن حیض شمار کر کے نمازیں نہیں پڑھے گی اور پھر 15 دن نمازیں پڑھے گی اگرچہ خون جاری رہے اور اس کے بعد 3 دن کا پھر حیض شمار کرے گی اور 15 دن نمازیں پڑھے گی، یونہی عمل کرتی رہے گی جب تک مسلسل خون کا سلسلہ رہے گا۔

نوٹ: اگر معتادہ (عادت والی) کا پاکی والا زمانہ چھ ماہ سے زیادہ طویل ہو تو اس کے مسائل میں کچھ فرق ہے، اگر کسی کا ایسا مسئلہ ہو تو علماء سے رجوع کرے۔

مبتدئہ (جس کو پہلی بار خون آیا، اس) کے استمرار کی صورتیں اور احکام

پہلی صورت (پہلا خون ہی دس دن سے زیادہ جاری رہا)

سوال ایک عورت کو پہلی بار حیض آیا اور خون 10 دن کے اندر اندر نہیں رکا بلکہ 10 دن کے بعد بھی مسلسل آ رہا ہے تو اس عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب چونکہ اس عورت کی حیض کے متعلق پہلے سے کوئی عادت نہیں ہے اور حیض شرعی طور پر 10 دن سے زیادہ نہیں ہوتا اس لئے خون آنے کے پہلے 10 دن اس عورت کے حیض کے شمار ہوں گے اور اس کے بعد 20 دن اس کے طُہر (یعنی پاکی) کے ایام شمار ہوں گے۔ پھر یہی حکم آئندہ مہینوں کے لئے بھی ہو گا کہ ہر ماہ 10 دن حیض کے اور 20 دن طُہر کے شمار کرتی رہے گی جب تک استمرار یعنی خون جاری رہے گا۔ (منہل الواردین، صفحہ 94)

سوال اگر ایسی عورت کے بچہ پیدا ہو اور پھر مسلسل خون جاری ہو تو نفاس و حیض کتنے کتنے دنوں کے ہوں گے؟ اور ان کا حساب کس طرح ہو گا؟

جواب: جس عورت کی اوپر صورت بیان کی گئی اس عورت کو اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد مسلسل جو خون جاری ہے تو اس کے ابتدائی 40 دن نفاس کے شمار ہوں اور پھر اس کے بعد 20 دن طُہر یعنی پاکی کے شمار کئے جائیں گے۔ اور اس کے بعد پھر پہلے والا حکم ہو گا کہ اگلے 10 دن حیض اور اس سے اگلے 20 دن طُہر کے شمار کرتی رہے گی۔ (منہل الواردین، صفحہ 94)

دوسری صورت (صحیح خون و صحیح طُہر کے بعد استمرار)

سوال: ایک عورت جب بالغہ ہوئی تو اس نے ایک بار صحیح خون اور ایک بار صحیح طُہر دیکھا اور پھر اسے استمرار لاحق ہو امثلاً ایک عورت کو پہلی بار حیض آیا جو کہ 5 دن رہا اور پھر اس کے بعد 40 دن خون نہیں آیا اس کے بعد خون مسلسل جاری ہو گیا تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جب اس نے ایک صحیح خون اور ایک صحیح طُہر دیکھ لیا ہے تو وہ معتادہ ہو چکی۔ جو عادت والی کا حکم ہے وہی اس کا ہو گا۔ مثال جو بیان کی گئی اس میں خاتون کے لئے یہ حکم ہے کہ 40 دن کے بعد جو خون مسلسل جاری ہوا تو اس کے پہلے 5 دن حیض کے شمار ہوں گے ان دنوں میں عورت نمازیں نہیں پڑھے گی نیز حیض کے دیگر احکام بھی ان دنوں میں لاگو ہوں گے اور پھر اگلے 40 دن طُہر یعنی پاکی کے شمار ہوں گے جن میں حیض کا کوئی حکم نہیں ہو گا یعنی عورت نمازیں بھی پڑھے گی، شوہر کے قریب بھی جاسکے گی۔ استمرار (مسلسل خون جاری) رہنے کے دنوں میں عورت اسی طرح حساب کرے گی جب تک استمرار ختم ہو کر عورت کی کوئی اور عادت مقرر نہ ہو جائے۔ (منہل الواردین، صفحہ 94)

تیسری صورت (فاسد خون و فاسد طُہر کے بعد استمرار)

سوال: عورت کو بالغہ ہوتے ہی پہلی بار 11 دن خون آیا پھر اگلے 14 دن اس نے خون نہیں دیکھا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا تو اب اس کے لئے کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں عورت نے جو پہلا خون دیکھا فاسد تھا کیونکہ خون 10 دن میں نہیں رکا بلکہ گیارہویں دن بھی آیا اور اس کے بعد جو طُہر (یعنی خون نہ آنے کا زمانہ) بھی فاسد رہا کیونکہ وہ 15 دن سے کم تھا۔ اور چونکہ حیض کا خون و طُہر جب فاسد ہوں تو ان سے عورت کی عادت مقرر نہیں کی جاسکتی نیز یہ بھی اصول ہے کہ خون نہ آنے کے ایام جب 15 سے کم ہوں تو حکمی طور پر وہ تمام ایام خون والے شمار ہوتے ہیں۔ تو حاصل یہ ہوا کہ اس عورت کو 11 دن حقیقی طور پر خون آیا پھر اگلے 14 دن بھی حکماً خون والے ہیں اور اس سے آگے پھر حقیقتاً خون مسلسل جاری ہو گیا لہٰذا یہ عورت اس

عورت کی طرح ہے جسے پہلے حیض میں ہی استمرار ہو گیا اور اس کا حکم یہ ہے کہ 10 دن حیض اور 20 دن طُہر کے شمار کرتی رہے لہٰذا یہ عورت بھی یوں ہی کرے گی کہ اول کے 11 دنوں میں سے پہلے والے 10 دن حیض کے ہیں اور اس کے بعد والے 20 دن (1 حقیقی خون والا + 14 حکماً خون والے + 5 مسلسل خون والے) طُہر یعنی پاکی کے دن ہوں گے اور ان میں وہ نمازیں وغیرہ پڑھے گی یہی حکم اگلے دنوں میں بھی چلے گا جب تک استمرار ہے۔ (منهل الواردين، صفحہ 95)

سوال کوئی عورت بالغہ ہوئی اور پہلی بار اسے 11 دن خون آیا پھر 15 دن خون نہ دیکھا، پھر مسلسل خون جاری ہو گیا تو اب کیا حکم ہو گا؟ کہ اس میں تو طُہر مکمل 15 دن کا ہے۔

جواب اب بھی عورت کے لئے وہی حکم ہے جو پچھلی صورت میں تھا یعنی پہلے 10 دن حیض پھر 20 دن طُہر (پاکی) یونہی آگے تک۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس صورت میں بھی پہلا خون چونکہ 10 دن سے زیادہ ہوا اس لئے وہ فاسد ہے اور 11 دن کے بعد اگرچہ طُہر کے 15 دن مکمل ہیں لیکن پھر بھی یہ طُہر فاسد ہے کیونکہ طُہر صحیح ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی ابتداء، درمیان اور آخر میں فاسد خون ملا ہوا نہ ہو جیسا کہ پہلے بیان ہوا جبکہ یہاں پر شروع میں وہ فاسد خون سے ملا ہوا ہے یعنی گیارہواں دن جو عورت کو خون آیا تو یہ فاسد تھا لہٰذا یہ طُہر بھی فاسد ہوا اور اس سے بھی طُہر کی عادت مقرر نہیں کی جا سکتی اس لئے 10 دن حیض کے اور 20 دن طُہر کے یہی حکم چلے گا۔ سوال میں جو صورت بیان ہوئی اس میں عورت نے گیارہویں دن اور اس سے اگلے 15 دن بھی نمازیں پڑھنی ہیں، یہ 16 دن ہوئے اس لئے آگے 4 دن مزید نمازیں پڑھے گی اگرچہ خون جاری رہے، یہ خون حیض نہیں کہلائے گا بلکہ اس کے بعد اگلے 10 دن حیض کے ہوں گے اگر ان میں خون جاری رہا۔ (منهل الواردين، صفحہ 95)

سوال اگر یوں ہوا کہ عورت نے پہلی بار 11 دن خون دیکھا پھر 20 دن خون نہ آیا اس کے بعد مسلسل خون جاری ہو گیا۔ ظاہر ہے اس میں بھی پہلا خون اور اگلا طُہر پچھلی صورت کی طرح فاسد ہی ہیں تو کیا اس میں بھی وہی حکم ہو گا کہ 10 دن حیض اور 20 دن طُہر؟ اور اگر یہی حکم ہے تو اس صورت میں اکتیسویں دن تو خون نہیں آیا کیا اس میں عورت نمازیں نہیں پڑھے گی؟

جواب یہ بات تو ٹھیک ہے کہ اس صورت میں خون اور طُہر دونوں فاسد ہیں جن سے عورت کی عادت مقرر نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا اس اعتبار سے حکم تو وہی ہے کہ حیض 10 دن کا اور طُہر 20 دن کا ہی لیا جائے گا لیکن جب سے استمرار (مسلسل

خون جاری) ہو گا اس دن سے حیض کی ابتداء لی جائے گی، اس سے پچھلے جتنے دن خون نہ آنے والے ہیں وہ سارے کے سارے طُہر میں شمار ہوں گے اگر چہ 20 سے زیادہ ہی ہو جائیں۔ لہٰذا سوال والی صورت میں عورت کو ابتداء میں جو 11 دن خون آیا اس کے پہلے والے 10 دن تو حیض ہیں اور اس کے بعد والے 21 دن یعنی مسلسل خون جاری ہونے سے پہلے پہلے والے سارے دن طُہر کے ہیں۔ پھر جب استمرار شروع ہوا اس دن سے 10 دن حیض اور اس کے بعد 20 دن طُہر والا حکم جاری ہو جائے گا۔ (منحل الواردین، صفحہ،95،96)

چوتھی صورت (صحیح خون، فاسد طُہر کے بعد استمرار)

سوال عورت نے بالغہ ہوتے ہی جو خون دیکھا وہ اسے 5 دن رہا اور پھر اگلے 14 دن اسے خون نہیں آیا اس کے بعد اس کو مسلسل خون جاری ہو گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب اس صورت میں چونکہ عورت نے پہلی بار جو خون دیکھا وہ صحیح ہے یعنی 10 دن سے زیادہ نہیں ہوا اس لئے حیض کی عادت یہاں سے مقرر ہو جائے گی اور آگے خون نہ آنے کے ایام چونکہ 15 سے کم ہیں یعنی طُہر فاسد ہے اس لئے طُہر کی عادت مقرر نہیں ہو سکتی لہٰذا مہینے کے 30 دنوں میں سے حیض کے دن نکالنے کے بعد جو دن بچیں گے وہ طُہر کے شمار ہوں گے۔ اب سوال کی صورت میں چونکہ 5 دن حیض کے ہیں اس لئے بقیہ 25 دن طُہر کے شمار ہوں گے لہٰذا عورت کو 14 دن بعد 11 دن مزید طُہر میں شامل کرنے ہوں گے اور ان 11 دنوں میں اگر چہ خون جاری رہے لیکن عورت نے نمازیں پڑھنی ہیں اور تمام طہارت والے احکام اس پر لاگو ہوں گے۔ اس کے بعد اس کے لئے یہی حکم ہو گا کہ 5 دن حیض اور 25 دن طُہر کے شمار کرتی رہے جب تک استمرار ختم ہو کر کوئی نئی عادت مقرر نہ ہو جائے۔ (منحل الواردین، صفحہ 96)

طُہر فاسد کی ایک صورت (15 دن کے بعد ایک دن خون آیا پھر 15 دن نہیں آیا)

سوال اگر عورت نے بالغہ ہوتے ہی جو خون دیکھا وہ اسے کامل 3 دن رہا اور پھر اگلے 15 دن اسے خون نہیں آیا اس کے بعد پھر ایک دن اسے خون آیا پھر 15 دن نہیں آیا اس کے بعد اس کو مسلسل خون جاری ہو گیا تو اب کیا حکم ہے؟ کیا اب طُہر کی عادت مقرر کی جا سکتی ہے؟ جبکہ یہاں تو طُہر 15 دن کا مکمل ہے۔

جواب اس صورت میں خون تو 10 دن سے کم ہونے کی وجہ سے صحیح ہے لہٰذا حیض کی عادت تو 3 دن مقرر ہو گئی۔ لیکن اس سے آگے جو خون نہ آنے والے ایام ہیں وہ اگر چہ 15 مکمل ہیں لیکن طُہر پھر بھی فاسد ہی ہے کیونکہ طُہر صحیح ہونے کے

لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے اول، آخر اور درمیان میں فاسد خون نہ ہو یعنی کسی بھی طرح وہ فاسد خون سے ملا ہوا نہ ہو جیسا کہ پہلے بیان ہوا جبکہ یہاں طُہر کے درمیان میں فاسد خون آرہا ہے۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ 15 دن کے بعد جو ایک دن خون آیا اس کو تنہا حیض نہیں بناسکتے کیونکہ حیض تو کم از کم تین دن کامل کا ہوتا ہے اور یوں بھی نہیں کرسکتے کہ اس کے بعد والے طُہر کو حکماً خون والے دن شمار کر کے اس میں سے دو دن لے کر یہ تین دن مکمل کرلیں کیونکہ بعد والا طُہر بھی 15 دن کا کامل طُہر ہے اور ایسا طہر جاری خون کے حکم میں نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ درمیان والا ایک دن فاسد خون واستحاضہ ہی بنے گا اور یہ مکمل 31 دن کا طُہر ہوگا اور چونکہ یہ طُہر درمیان میں فاسد خون سے ملا ہوا ہے اس لئے یہ طُہر بھی فاسد ہوا اور عادت اس سے مقرر نہیں کی جاسکتی۔ خلاصہِ حکم یہ ہے کہ سوال کی صورت میں عورت کا 3 دن حیض ہے پھر 31 دن طُہر ہے پھر اس کے بعد جو مسلسل خون جاری ہوا تو اس میں سے اول کے 3 دن حیض پھر اگلے 27 دن طُہر اور پھر (جب تک خون جاری رہے) یہی اصول اگلے دنوں میں بھی اپناتی رہے گی کہ 3 دن حیض 27 دن طُہر۔

(منہل الواردین، صفحہ 96،97)

سوال آپ نے اوپر والے جواب میں کہا کہ ایک دن خون آنے کے بعد جو طُہر ہے وہ 15 دن کامل ہے لہٰذا اس کو حکما خون والے ایام میں شمار نہیں کیا جاسکتا تو اگر یہ 14 دن کا ہوتا پھر کیا حکم ہوتا تھا؟

جواب اگر یہ 14 دن کا ہوتا تو طُہر ناقص ہونے کی وجہ یہ تمام 14 دن حکماً مسلسل خون والے ہی شمار ہونے تھے تو اب حکم یہ ہوتا تھا کہ 3 دن حیض کے بعد 15 دن کامل طُہر ہے اور اس کے بعد سے مسلسل خون جاری ہوگیا لہٰذا طُہر کی عادت بھی مقرر ہو جانی تھی جو کہ 15 دن بنتی تو یوں 15 دن کے بعد جو ایک دن حقیقتاً خون آیا یہ اور اگلے دو دن حکمی خون والے مل کر 3 دن حیض بنتے پھر اگلے 15 دن طُہر پھر اگلے 3 دن حیض اور 15 طُہر یہی سلسلہ اس کا چلنا تھا (جب تک خون جاری رہے)۔

(منہل الواردین، صفحہ 97)

پانچویں فصل

مُضِلّہ / متحیّرہ کے احکام

مُضِلّہ / متحیرہ کی تعریف

سوال مُضِلّہ / متحیّرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب مُضِلّہ سے مراد وہ عورت ہے جو اپنی حیض کی عادت بھول گئی ہو (اور اسے مسلسل خون جاری ہو)۔ اس کے لئے ضالہ یا متحیرہ کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (در مختار، 1/286، دار الفکر)

حیض و نفاس کے متعلق اپنی عادت یاد رکھنے کا حکم

سوال حیض و نفاس کے متعلق اپنی عادت یاد رکھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب حیض، نفاس اور پاکی کے ایام کے متعلق اپنی عادت یاد رکھنا ہر عورت پر واجب ہے۔ مثلاً اسے معلوم ہونا چاہیے کہ مجھے مہینے کے فلاں فلاں دنوں میں اتنے اتنے دن حیض آتا ہے اور پاک رہنے کی عادت اتنے اتنے دن ہے۔

(منہل الواردین، صفحہ 99)

مشورہ: اگر عورت ہر ماہ تحریری صورت میں نوٹ کر لیا کرے کہ اسے اس ماہ کن کن تاریخوں میں خون آیا تو عادت یاد رکھنے میں بھی آسانی ہو گی اور اگلے ماہ عادت کے بر خلاف اگر خون آنے میں کمی بیشی ہوئی تو بھی مسئلے کی صورت واضح ہو گی اور حکم معلوم کرنا آسان ہو گا۔ ورنہ بہت مرتبہ جب عادت کے بر خلاف خون لگا تار آنا شروع ہو جائے یا 15 دن کے وقفے سے پہلے ہی داغ لگنا شروع ہو جائیں تو پچھلی عادت معلوم نہ ہونے کی صورت میں مسئلہ بھی واضح نہیں ہوتا اور حکم معلوم کرنے میں بھی دشواری ہوتی ہے اور بعض اوقات احتیاطی احکام نافذ ہوتے ہیں جن پر عمل کرنا عام احکام کی بنسبت زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

عادت بھولنے کے اسباب

سوال کوئی عورت اپنی عادت کیسے بھول سکتی ہے؟

جواب اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں: مثلاً عورت پاگل ہو گئی یا پھر اس پر لمبے عرصے تک بیہوشی طاری رہی اب جب

اسے پاگل پن سے یا بیہوشی سے افاقہ ہوا تو اسے اپنی سابقہ عادت یاد نہیں کہ اسے مہینے کے کن دنوں میں کتنے دن حیض آتا تھا۔ یونہی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی عورت سستی یا غفلت کی وجہ سے اپنے حیض کے ایام کو یاد رکھنے کی طرف بالکل توجہ نہ دیتی ہو۔ (منھل الواردین، صفحہ 99)

جو عورت اپنی عادت ہر اعتبار سے مکمل طور پر بھول چکی ہو اس کے لئے تحرّی (غور و فکر) کا حکم

سوال ایک عورت کو مہینے میں ایک بار ہی حیض آیا کرتا تھا لیکن اب اس کو مسلسل خون جاری ہے کہ 15 دن کا وقفہ نہیں ملتا نیز وہ اپنی عادت بھی بالکل بھول چکی ہے یعنی کچھ بھی یاد نہیں کہ اسے حیض کتنے دن آتا تھا اور مہینے کے کونسے دنوں میں آتا تھا، نہ یہ یاد ہے کہ پاکی کے کتنے اور کونسے دن تھے، تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب ایسی عورت کے لئے تحری کرنا یعنی اس بارے میں غور و فکر کرنا لازم ہے کہ اس کے حیض کے دن کتنے اور کونسے تھے۔ پھر غور و فکر کے نتیجے میں اگر اسے ظن غالب ہو جائے تو اسی کے مطابق عمل کرے یعنی جن دنوں کے بارے میں حیض ہونے کا ظن غالب ہے ان دنوں میں تمام حیض کے احکام پر عمل کرے مثلاً نماز و روزہ ادا نہ کرے، شوہر سے قربت نہ کرے وغیرہ اور جن دنوں کے بارے میں پاک ہونے کا ظن غالب ہو ان دنوں میں پاکی کے احکام پر عمل کرے گی۔

(مبسوط، ج2، ص199، دار احیاء التراث العربی)

اگر تحرّی (غور و فکر) کے باوجود کسی طرف غلبہ ظن حاصل نہ ہو تو۔۔۔؟

سوال اگر ایسی عورت کہ جسے حیض و پاک ہونے کے متعلق اپنی کوئی بھی عادت کسی طرح معلوم نہیں اور غور و فکر کرنے کے باوجود کسی طرف ظن غالب نہ ہو تو پھر کیا کرے؟

جواب پھر تو ایسی عورت کے لئے معاملہ بہت مشکل ہے کیونکہ ایسی عورت کا ہر ہر دن بلکہ ہر ہر لمحہ اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ وہ حیض کا دن یا لمحہ ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ وہ پاکی کا ہو۔ لہٰذا اس کو اپنے ہر معاملے میں احتیاط کے پہلو پر عمل کرنا واجب ہے جس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

نماز، روزہ، طواف، ازدواجی تعلقات، قرآن پڑھنے وغیرہ احکام کی تفصیل

ایسی عورت کی جب تک یہ کیفیت رہے تو وہ

(1) مسجد میں داخل نہ ہو۔

(2) نماز کے علاوہ قرآن پاک کی تلاوت نہ کرے۔

(3) قرآن پاک کو ہاتھ نہ لگائے۔

(4) نفلی روزہ نہ رکھے۔

(5) نفلی نماز یا غیر مؤکدہ سنتیں ادا نہ کرے۔

(6) ایسی عورت سے اس کا شوہر کبھی بھی صحبت نہیں کر سکتا جب تک اس کی یہ حالت رہے۔

(7) نفلی طواف یا طوافِ قدوم نہ کرے۔

(8) ایسی عورت اس حالت میں اگر حج کرے تو طوافِ زیارت (جو کہ فرض ہوتا ہے اسے) ادا کرے گی اور پھر دس دن کے بعد اس طواف کا اعادہ کرے گی تاکہ ان دونوں میں سے ایک طواف یقینی طور پر ادا ہو جائے۔

(9) یہ عورت طوافِ وداع بھی کرے گی کیونکہ یہ واجب ہوتا ہے البتہ اس کا دس دن بعد اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

(10) آیت سجدہ سننے پر اگر ایسی عورت نے فوری سجدہ کر لیا تو پھر وہ سجدہ کافی ہے اور اگر اس نے کچھ وقفے کے بعد سجدہ ادا کیا تو اب حکم ہے کہ دس دن کے بعد دوبارہ سجدہ کرے۔

(11) ایسی عورت فرض اور واجب نماز یونہی مؤکدہ سنتیں ادا کرے گی۔ اور ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت ملائے گی۔ اور فرضوں کی آخری دو رکعتوں میں سورت بھی نہیں ملائے گی۔

(12) فرض روزے بھی رکھے گی۔ (لیکن بعد میں اعادے کی صورت بنتی ہے، جس میں کافی تفصیل ہوتی ہے)

(13) ہر نماز کے وقت غسل کرنا بھی لازمی ہے بلکہ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جب اگلی نماز کے وقت میں غسل کرے تو پہلے پچھلی نماز کو دوبارہ پڑھے اور پھر اگلی نماز۔ (مثلاً ظہر کا وقت شروع ہوا تو غسل کر کے ظہر پڑھی پھر جب عصر کا وقت شروع ہو تو غسل کرے اور پہلے ظہر کے فرض دوبارہ پڑھے اور پھر عصر کی نماز پڑھے۔) ایسا احتیاطاً کرنے کا حکم ہے تاکہ کم از کم ایک نماز بالیقین صحیح طریقے سے ادا ہو جائے گی۔

(14) ذکر و اذکار، درود شریف وغیرہ اس حالت میں پڑھ سکتی ہے۔ (ماخوذ از منہل الواردین، صفحہ 99، 100)

فقط اتنا یاد ہے کہ مہینے کے آخری عشرے میں تین دن حیض آتا تھا، اب خون جاری ہونے پر احکام

سوال اگر عورت کو یہ یاد ہے کہ مجھے مہینے کے آخری عشرے میں تین دن حیض آتا تھا لیکن یہ یاد نہیں کہ وہ کونسے تین

دن تھے۔ اور اب اسے مسلسل خون جاری ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب ایسی صورتوں کے بارے میں اصول یہ ہے کہ جس زمانے میں حیض نہ ہونے کا یقین ہے اس زمانے میں عام روٹین کے مطابق نماز و روزہ ادا کرے گی اور شوہر سے قربت بھی جائز ہے اور جس زمانے میں شک و تردد ہو تو وہ شک و تردد اگر حیض شروع ہونے میں ہے تو ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھے گی اور شک و تردد اگر حیض ختم ہونے میں ہے تو ہر نماز کے وقت غسل کرے گی۔

اب سوال میں جو صورت بیان ہوئی اس میں یہ حکم ہے کہ آخری عشرے کے پہلے تین دن یہ عورت ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھے گی کیونکہ ممکن ہے ان دنوں میں کسی بھی وقت حیض شروع ہو گیا ہو (اور ایسی صورت میں یہ نماز ہی فرض نہ ہو گی) اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ پاک ہی ہو لہٰذا غسل فرض نہیں فقط وضو کرے گی۔ اس کے بعد والے ساتوں دنوں میں ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز پڑھے گی کیونکہ پہلے تین دن کے بعد ہر وقت میں یہ احتمال رہے گا کہ اس وقت حیض ختم ہوا ہو اور اس کے متصل پیچھے والے تین دن حیض کے ہوں۔ اور چونکہ حیض ختم ہونے پر غسل فرض ہوتا ہے لہٰذا ہر نماز کے وقت یہ عورت غسل کرے گی۔ نیز پھر عشرے کے اختتام پر بھی غسل کرے گی۔

(نوٹ: اگر ایسی عورت کو یہ یاد ہو کہ مجھے دن کے فلاں وقت میں حیض ختم ہوا کرتا تھا تو پھر ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم نہیں ہو گا بلکہ ہر دن خاص اس حیض ختم ہونے کے وقت میں ایک بار غسل کر لینا کافی ہو گا۔)

فقط اتنا یاد ہے کہ مہینے کے آخری عشرے میں چھ دن حیض آتا تھا، اب خون جاری ہونے پر احکام

بالفرض اگر صورت یوں ہوتی کہ عورت کو یہ پتا ہے آخری عشرے میں 6 دن حیض کے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ کونسے دن ہیں اور مسلسل خون بھی جاری ہے تو اس صورت میں حکم یہ ہوتا کہ عورت پہلے چار دن وضو کر کے نماز پڑھے کیونکہ ان دنوں میں حیض شروع ہونے کا احتمال ہے ختم ہونے کا نہیں۔ پانچویں اور چھٹے روز نماز نہ پڑھے کیونکہ یہ یقینی طور پر حیض کے دن ہیں اور اس کے بعد والے چار دنوں میں ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز پڑھے گی کیونکہ ان دنوں میں حیض ختم ہونے کا احتمال ہے۔ (اور ظاہر یہی ہے کہ پچھلی صورت کی طرح یہاں بھی عشرے کے اختتام پر غسل کرے گی۔)

(تاتارخانیہ، 529و530)

نفاس کی عادت بھول جانے کی صورت میں احکام

سوال ایک عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا لیکن اسے یہ یاد نہیں کہ اسے پچھلی بار کتنے دن نفاس آیا تھا تو اب وہ کیا کرے؟

جواب اگر عورت اپنی پچھلی نفاس کی عادت بھول چکی تو اب بچہ پیدا ہونے پر چالیس دن کے اندر اندر جب تک خون جاری رہے وہ نمازیں نہ پڑھے۔ پھر اگر خون 40 سے آگے نہ بڑھا اور اس کے بعد عورت کو کامل طہر آگیا (یعنی مکمل 15 دن خون نہ آیا) تو اب اس عورت کو کوئی نماز دوہرانے کی ضرورت نہیں کہ یہ سارا نفاس ہی ہے۔ اور اگر خون 40 دن سے آگے بڑھ گیا یا 40 دن سے پہلے رک تو گیا تھا لیکن اس کے بعد 15 دن پاکی کے نہ گزرے تھے کہ خون پھر آگیا، یوں خون 40 دن سے بڑھ گیا۔ تو اب عورت کو تحری و غور فکر کرنے کا حکم ہے۔ جتنے دن عورت کے غالب گمان کے مطابق پچھلی بار نفاس کے تھے اتنے دن کے علاوہ کی نمازیں قضا کرلے (مثلاً 10 دن کے بارے میں غالب گمان ہے کہ نفاس کے تھے اور اس کے بعد والے دنوں میں غالب گمان نہیں ہوتا تو بقیہ 30 دنوں کی نمازوں کی قضا کرے) اور اگر بالکل کوئی بھی رائے نہیں بنتی (اور ایک دن کے نفاس ہونے کا بھی غالب گمان نہیں ہوتا) تو احتیاطاً ان چالیس دنوں کی ہی نمازوں کی قضا کرلے کیونکہ ممکن ہے پچھلی بار فقط کچھ لمحوں کے لئے ہی نفاس رہا ہو۔ پھر اگر استمرار (خون جاری ہونے) کی حالت میں ہی قضا کی تو 10 دن بعد دوبارہ ان ساری نمازوں کی قضا کرنی ہوگی تاکہ ان میں سے ایک بار کی نمازیں بالیقین ادا ہو جائیں۔ (تاتارخانیہ، 1/544)

نوٹ: مضلہ عورت کے یہاں فقط چند احکام ذکر کر دیئے گئے ہیں ورنہ اس کی تفصیلات کافی زیادہ ہیں۔ لیکن چونکہ ہر عورت کو اس طرح کے مسائل پیش نہیں آتے نیز اس بارے میں ہر عورت کی کیفیت و صورت کے مطابق احکام میں بھی فرق پڑ جاتا ہے اس لئے ان تفصیلات کو یہاں ذکر نہیں کیا جارہا۔ لہٰذا جس عورت کو اس طرح کی صورت حال پیش آئے وہ علماء اہل سنت کی طرف رجوع کرے اور اپنی صورت حال کی تفصیل بتا کر اپنا مسئلہ معلوم کرے۔

فاسد یا استحاضہ کے خون کی آٹھ صورتیں

سوال فاسد خون کون کون سے ہیں؟

جواب استحاضہ یا فاسد خون کی صورتیں درج ذیل ہیں:

نو سال سے پہلے آنے والا خون

(1) وہ خون جو بچی کو حیض کی عمر یعنی 9 سال کو پہنچنے سے پہلے آ جائے وہ استحاضہ ہے۔ (عمر اسلامی مہینوں کے اعتبار سے شمار کی جائے گی۔)

پچپن سال عمر کے بعد آنے والا خون

(2) وہ خون جو آئسہ کو آئے وہ استحاضہ ہے۔ آئسہ وہ عورت ہے جو حیض آنے کی عمر سے آگے گزر جائے اور یہ عمر پچپن برس ہے۔ البتہ اس عمر کے بعد اگر خالص خون (بالکل سرخ یا سیاہ) یا پرانی عادت کی طرح کا خون آئے تو پھر حیض ہی ہو گا۔

(منہل الواردین، صفحہ 98و84، بہار شریعت، 1/373 جد الممتار، 2/318)

حمل کی حالت میں آنے والا خون

(3) حمل کی حالت میں اگر عورت خون دیکھے تو وہ استحاضہ ہے، عورت نماز پڑھے گی، شوہر سے قربت بھی کر سکتی ہے اگرچہ وہ حیض والی عادت کے دن ہوں۔ (تاتارخانیہ، 1/541)

تین دن سے کم آنے والا خون

(4) وہ خون جو حیض کی کم از کم مدت یعنی تین دن سے کم ہو وہ استحاضہ ہے۔

دس دن / چالیس دن سے زیادہ آنے والا خون

(5) وہ عورت جسے پہلی بار حیض آیا اور خون حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت یعنی دس دن سے بڑھ گیا تو دسویں دن سے اوپر جتنا خون آئے وہ استحاضہ ہو گا۔ یونہی جس عورت کو پہلی بار نفاس آئے تو چالیس دن سے زیادہ جو خون آئے گا وہ استحاضہ ہو گا۔

حیض کی عادت کے علاوہ آنے والا خون

(6) جس عورت کو پہلے بھی حیض آ چکا ہے تو اس کی پچھلی عادت سے زیادہ اگلے حیض تک جو خون آئے وہ استحاضہ ہے لیکن اس کے لئے دو شرطیں ہیں (1) ایک تو یہ کہ اس بار خون دس دن سے زیادہ آیا ہو۔ (2) دوسری یہ کہ عادت والے دنوں میں کم از کم تین دن خون آیا ہو۔ ذیل میں ایک مثال کے ذریعے اس کی وضاحت کی جاتی ہے:

مثلاً ایک عورت کی عادت تھی کہ اس کو مہینے کی ابتداء میں 05 دن حیض آتا تھا لیکن اس بار اسے مہینے کی یکم تاریخ سے خون شروع ہوا اور 15 دن تک مسلسل جاری رہا تو اب صرف ابتداء کے پانچ دن (یعنی یکم سے پانچ تاریخ تک) ہی حیض ہے جو

اس کی عادت کے ایام تھے اور اس سے اگلے ایام میں جتنا خون ہے وہ استحاضہ ہے۔

اسی عورت کو اگر پہلی اور دوسری تاریخ کو خون نہ آئے بلکہ تین تاریخ سے شروع ہو کر 15 تاریخ تک آتا رہے تو اب چونکہ عادت کے دنوں میں اسے تین دن خون آیا ہے لہٰذا یہی تین دن بس اس کے حیض کے ہوں گے اور اس سے آگے والے سارے دن استحاضہ کے ہوں گے۔

ان دونوں مثالوں میں عورت کو دس دن سے زیادہ خون آیا ہے لیکن اگر دس دن سے زیادہ نہ ہوتا تو وہ سارے حیض کے ہی دن ہونے تھے مثلاً اسے یکم یا تین تاریخ سے شروع ہو کر دس تاریخ تک خون آتا تو خون آنے والے سارے دن حیض والے ہونے تھے اور یہ حکم ہوتا کہ اس عورت کی عادت بدل گئی۔

(7) ایک صورت یہ ہے کہ عورت کو اپنی عادت کے برخلاف دس دن سے زیادہ خون آیا لیکن جو عادت والے ایام تھے ان میں (کم از کم) تین دن خون نہیں آیا بلکہ کم آیا تو اس صورت میں پچھلی بار جتنے دن خون آیا تھا اتنے دن حیض اور اس سے اوپر جتنے آیا وہ استحاضہ ہو گا۔ اس کی وضاحت درج ذیل مثال سے سمجھیں:

ایک عورت کی عادت تھی کہ اس کو مہینے کی ابتداء میں 5 دن حیض آتا تھا لیکن اس بار اسے یکم تاریخ آنے سے پہلے ہی ایک دن خون آگیا پھر یکم سے پانچ جو اس کی عادت کے ایام تھے ان سب میں خون نہیں آیا یا پھر ان پانچ دنوں میں فقط 2 دن خون آیا اور پھر چھ (6) تاریخ سے 15 تاریخ تک مسلسل خون جاری رہا تو اس صورت میں چونکہ خون دس دن سے زیادہ ہے اس لئے سارے کو حیض شمار نہیں کر سکتے اور عادت کے دنوں میں تین دن خون بھی نہیں آیا کہ فقط اتنے ہی دن حیض شمار کر لئے جاتے اس لئے اب یہاں حکم یہ ہو گا کہ عورت کی پرانی عادت کے مطابق یکم سے پانچ تاریخ ہی حیض کے دن ہیں اور اس کے علاوہ جو دن ہیں وہ سارے استحاضہ یعنی یکم سے پہلے جو ایک دن خون آیا وہ بھی استحاضہ ہے اور پانچ تاریخ کے بعد بھی جتنے دن خون آیا وہ سارا استحاضہ ہے۔

نفاس کی عادت کے علاوہ آنے والا خون

(8) جس عورت کو پہلے نفاس آچکا ہے اور اب کی بار اسے جو نفاس آیا تو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو پچھلی بار جتنے دن نفاس آیا اتنے دن ہی اب بھی نفاس ہو گا اور اس سے زیادہ جتنے دن ہیں وہ سارے استحاضہ کے ہیں مثلاً عورت کو پچھلی بار 30 دن خون آیا تھا اور اس بار 43 دن آیا تو ان میں سے 30 دن ہی نفاس کے شمار کئے جائیں گے اور بقیہ 13 دن استحاضہ کے ہیں۔

(الکل من منھل الواردین، صفحہ، ص99،98)

چھٹی فصل

حیض، نفاس اور استحاضہ کے شرعی احکام

وہ آٹھ احکام جو حائضہ اور نفاس والی عورت کے لئے ایک جیسے ہیں

سوال وہ کونسے احکام ہیں جو حیض و نفاس کے مشترک ہیں؟

جواب وہ احکام جو حیض والی عورت اور نفاس والی عورت پر یکساں لاگو ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

(1) نماز کا حرام ہونا۔

(2) روزے کا حرام ہونا۔

(3) قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت۔

(4) قرآن پاک چھونے کی حرمت۔

(5) مسجد میں داخلے کی ممانعت۔

(6) طوافِ خانہ کعبہ کا ناجائز ہونا۔

(7) ہمبستری کا حرام ہونا۔ اور موٹا کپڑا وغیرہ حائل کیے بغیر ناف کے نیچے سے گھٹنے تک (بشمول گھٹنے) کے حصے سے نفع حاصل کرنے کی حرمت۔

(8) اختتام پر غسل یا تیمم کا واجب ہونا۔

حرمتِ نماز کے متعلق مسائل

حیض و نفاس والی کے لئے کونسی نماز حرام ہے؟

سوال حیض و نفاس والی عورت پر نماز حرام ہے تو کیا صرف فرض نماز حرام ہے؟

جواب جی نہیں! ایسی حالت میں عورت پر ہر طرح کی نماز پڑھنا حرام ہے چاہے وہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو یا نفل۔ نیز ان دنوں میں قضا نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔

حیض و نفاس والی کے لئے سجدہ شکر کا حکم

سوال نماز تو ایسی حالت میں حرام ہے تو کیا عورت اس حالت میں سجدہ شکر کر سکتی ہے؟

جواب جی نہیں! سجدہ شکر اور ہر قسم کا سجدہ بھی اس حالت میں ناجائز ہے کیونکہ سجدے کے لئے بھی طہارت ہونا ضروری ہوتا ہے۔ (منھل الواردین، صفحہ 110)

حیض و نفاس والی کے لئے سجدہ تلاوت کا حکم

سوال تو اگر عورت نے حیض و نفاس کی حالت میں سجدے والی آیت سنی تو سجدہ تلاوت کا کیا حکم ہو گا؟ ابھی کرے یا پاکی کے بعد؟

جواب حیض و نفاس کی حالت میں عورت اگر سجدے والی آیت سنے یا خود پڑھے (اگرچہ پڑھنا اس کے لئے جائز نہیں) تو دونوں صورتوں میں اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا۔ لہٰذا پاک ہونے کے بعد بھی کرنا ضروری نہیں۔
(منھل الواردین، صفحہ 111)

حیض و نفاس کی حالت میں چھوٹ جانے والی نمازوں کا حکم

سوال حیض و نفاس کی حالت میں نمازیں پڑھنا جائز نہیں ہے تو جو نمازیں اس حالت میں چھوٹیں گی کیا پاک ہونے کی بعد ان کی قضا کرنی ہو گی؟

جواب جی نہیں! حیض و نفاس کی حالت میں جو نمازیں چھوٹیں گی پاک ہونے کے بعد ان کی قضا لازم نہیں۔ اور یہ شریعت کی طرف سے خواتین کے لئے آسانی رکھی گئی۔

نمازیں نہ پڑھنے والے دنوں میں عورت کیا کرے؟ حیض کی وجہ سے چھوٹی ہوئی نماز کا کیا ثواب مل سکتا ہے؟

سوال جن دنوں میں نمازیں نہیں پڑھنی ان دنوں میں کیا کیا جائے؟ کیا ان دنوں عورت کے لئے نماز کا ثواب حاصل کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے؟

جواب علماء فرماتے ہیں کہ عورت کے لئے مستحب ہے کہ ان دنوں میں جب فرض نماز کا وقت ہو تو عورت وضو کر کے مسجدِ بیت میں یعنی اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ پر یا جگہ مخصوص نہ کی ہو تو کہیں بھی جائے نماز بچھا کر بیٹھے اور جتنا وقت اس نماز کی ادائیگی میں صرف ہوتا ہے اتنا وقت اللہ کا ذکر یعنی حمد و ثناء اور درود و سلام وغیرہ میں مصروف رہے۔ اس طرح کرنے سے ایک تو اس کی نماز کی عادت بھی برقرار رہے گی نیز ایک روایت کے مطابق اس کے نامہ

اعمال میں ایک بہترین نماز کا ثواب بھی لکھ دیا جائے گا۔ (منھل الواردین، صفحہ 110)

بلکہ علماء کرام فرماتے ہیں: جو عورتیں نماز و روزے کی پابند ہیں امید ہے اللہ عزوجل انہیں حیض کے دنوں میں بھی نماز و روزے کے ثواب سے محروم نہیں فرمائے گا چنانچہ حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "جو عورتیں نماز اور روزے کی پابند ہیں، اللہ پاک کے فضل سے یہی امید ہے کہ ایام حیض میں چھوٹی ہوئی نمازوں اور روزے کے ثواب سے انہیں محروم نہیں فرمائے گا۔" (نزہۃ القاری، جلد 1، صفحہ 790، فرید بک سٹال)

جو نماز پڑھی اس کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی حیض شروع ہو گیا، کیا یہ نماز ہو گئی؟

سوال اگر عورت نے مثال کے طور پر ظہر کی نماز ادا کر لی لیکن پھر ظہر کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے اسے حیض شروع ہو گیا تو کیا یہ ظہر کی نماز ہو گئی؟

جواب جی ہاں یہ نماز ہو گئی کیونکہ یہ تو اس نے پاکی کی حالت میں ہی ادا کی ہے۔

حیض شروع ہونے سے پہلے عورت نماز پڑھ سکتی تھی لیکن نہ پڑھی اور حیض شروع ہو گیا، کیا گناہ ہو گا؟

سوال اگر حیض شروع ہونے سے پہلے نماز پڑھنا ممکن تھا لیکن نہیں پڑھی کہ اسی وقت میں پھر حیض شروع ہو گیا مثلاً ظہر کا وقت دو گھنٹے سے آچکا تھا لیکن عورت نے سستی کی وجہ سے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی اور پھر ظہر کا وقت ختم ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا کہ اسے حیض شروع ہو گیا تو کیا یہ عورت گنہگار ہو گی؟ اور اس نماز کا کیا حکم ہو گا؟ کیا بعد میں اس کی ادائیگی لازم ہو گی؟

جواب جی نہیں! سوال میں بیان کردہ مثال میں عورت گنہگار نہیں ہو گی۔ اور اس نماز کی قضا بھی عورت پر لازم نہیں ہو گی کیونکہ اگر جس صورت میں عورت نے نماز ادا نہیں کی اور نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے اگر حیض شروع ہو جائے تو وہ نماز ساقط (معاف) ہو جاتی ہے اگرچہ وقت ختم ہونے سے ایک دو سیکنڈ پہلے ہی شروع ہو جائے۔ (سیکنڈ کے الفاظ عام فہم کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں ورنہ فقہاء کرام نے یہ لکھا ہے کہ اگر نماز کا وقت ختم ہونے میں اتنی مقدار باقی تھی کہ تکبیر تحریمہ (فقط لفظِ "اللہ") کہی جا سکتی تھی اور حیض شروع ہو گیا تو نماز معاف ہے۔) (منھل الواردین، صفحہ 110)

عورت کو اندازہ ہے کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے حیض شروع ہو جائے گا تو کیا نماز نہ پڑھنے کا اختیار ہے؟

سوال اس کا مطلب ہے کہ اگر عورت کو اپنی سابقہ عادت کی وجہ سے اندازہ ہے کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے مجھے حیض شروع ہو جائے گا تو اس کو اختیار ہے چاہے وہ نماز پڑھے یا نہ پڑھے۔

جواب جی نہیں مطلقاً یہ مسئلہ اس طرح درست نہیں۔ تفصیل یوں ہے کہ عورت پر اگرچہ یہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ وقت شروع ہوتے ہی نماز ادا کرے بلکہ اسے تاخیر کی اجازت ہوتی ہے۔ لیکن یہ اجازت ایک حد تک ہوتی ہے یعنی عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ نماز میں اتنی تاخیر کرے کہ مکروہ وقت شروع ہو جائے لہٰذا اگر عورت نے بلا عذرِ شرعی اتنی تاخیر کی کہ عصر کا وقت ختم ہونے میں 20 منٹ کے قریب وقت رہ گیا تو اب یہ عورت گنہگار ہو گی۔ یونہی اتنی زیادہ تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہو جائے یا واجبات کے ساتھ نماز ادا کرنا ممکن نہ رہے تو ان صورتوں میں بھی عورت گنہگار ہو گی۔

لہٰذا جس عورت کو اندازہ ہے کہ اسے نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے حیض آجائے گا وہ اگر حیض شروع ہونے کے انتظار میں اتنی تاخیر کرے کہ نماز کا مکروہ تحریمی وقت آجائے یا نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ واجبات کے ساتھ نماز ادا کرنا ممکن نہ رہا یا نماز بالکل قضا ہو گئی تو یہ عورت گنہگار ہو گی۔ خصوصاً آخری صورت میں اشد کبیرہ گناہ کی مرتکب ہو گی۔ اور اگر اس قدر تاخیر نہیں کرتی تو گناہ نہیں لیکن سعادت مندی تو یہی ہے کہ جس کو حیض آنے کا اندیشہ ہو وہ اس سے پہلے پہلے نماز ادا کرلے تاکہ اس کے نامہ اعمال میں ایک فرض نماز کا ثواب مزید شامل ہو جائے۔

نماز کے دوران حیض شروع ہو گیا تو اب کیا حکم ہے؟

سوال اگر عورت نے نماز شروع کی ہوئی تھی کہ حیض آگیا تو اب اس نماز کا کیا حکم ہو گا؟ کیا اس نماز کا اعادہ کرنا ہو گا؟

جواب نماز کی حالت میں اگر حیض شروع ہو گیا تو یہ نماز ٹوٹ جائے گی۔ پھر اگر یہ فرض نماز تھی تو اب یہ معاف ہو گئی اور اس کی قضا بھی عورت پر لازم نہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اور اگر یہ نفل یا سنت نماز پڑھ رہی تھی تو اس نماز کا پاک ہونے کے بعد اعادہ کرنا واجب ہے کیونکہ نفل نماز شروع کر دی جائے تو اب پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اور کسی وجہ سے فاسد ہو جائے تو اس کا اعادہ بھی واجب ہی رہتا ہے۔ (منهل الواردین، صفحہ 111)

جس وقت حیض بند ہوا اس وقت کی نماز کا حکم

سوال اگر عورت حیض یا نفاس میں تھی کہ اس کو خون آنا بند ہو گیا جبکہ نماز کا وقت ابھی باقی ہے تو اب اس عورت کے لئے اس وقت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟

جواب اس کی تفصیلی صورتیں پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ مختصر یہ کہ اگر حیض دس دن پر ختم ہوا تو اگر نماز کے وقت میں ایک سیکنڈ بھی باقی ہے تو یہ نماز عورت پر فرض ہو گئی، نہا کر قضا پڑھے۔ اور اگر دس دن سے پہلے ختم ہوا تو نماز فرض ہونے کے لئے اتنا وقت باقی ہونا ضروری ہے جس میں غسل (اس کے مقدمات اور چادر اوڑھنے کا اہتمام) کر کے تکبیر کہنا ممکن ہو۔

پہلی بار حیض آیا تو کیا فوری نمازیں چھوڑ دے یا ابھی پڑھتی رہے؟

سوال اگر عورت کو زندگی میں پہلی بار خون آیا ہے تو کیا خون دیکھتے ہی نمازیں بند کر دے یا تین دن تک پڑھتی رہے؟ کیونکہ ممکن ہے تین دن سے پہلے خون رک جائے اور تین دن سے کم والا تو حیض نہیں ہوتا۔

جواب ایسی عورت خون دیکھتے ہی نمازیں پڑھنا بند کر دے۔ ہاں اگر بعد میں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خون حیض نہیں تھا مثلاً تین دن سے کم ہی رہ کر ختم ہو جاتا ہے اور آگے 15 دن تک بھی نہیں آتا تو جتنے دن نمازیں نہ پڑھی ہوں اتنے دنوں کی نمازیں قضا کر لے۔ عادت والی عورت بھی جب عادت کے ایام میں خون دیکھے تو وہ بھی فوراً نمازیں پڑھنا بند کر دے۔

(منہل الواردین، صفحہ 110)

عادت کے دن پورے ہونے کے بعد بھی خون جاری ہو تو نماز کا حکم

سوال اسی سوال سے ملتا جلتا ایک سوال یہ بھی ہے کہ جس عورت کی عادت 8 دن کی ہے اگر اسے 8 دن کے بعد بھی خون آ رہا ہے تو اب کیا حکم ہے کیا وہ نمازیں ان دنوں میں پڑھنا شروع کر دے؟ کیونکہ جو خون مزید آ رہا ہے ہو سکتا ہے وہ 10 دن کے بعد بھی آتا رہے اور اگر ایسا ہوا تو 8 دن کے بعد والا سارا استحاضہ ہو گا حیض نہیں ہو گا۔

جواب یہاں بھی وہی حکم ہے کہ عادت سے زیادہ خون آ رہا ہے تو 10 دن مکمل ہونے تک عورت نمازیں بند ہی رکھے گی کیونکہ جس طرح یہ ممکن ہے کہ خون دس دن سے زیادہ آ جائے یہ بھی تو ممکن ہے اس بار 9 دن یا دس دن سے کچھ دیر قبل تک آئے اس صورت میں یہ سارا حیض ہو گا لہٰذا احتیاطاً شریعت نے یہی حکم دیا ہے کہ دس دن مکمل ہونے تک نمازیں نہ شروع کرے پھر جب دس دن سے خون بڑھ جائے گا تو اب واضح ہو جائے گا کہ 8 کے بعد سے سارا استحاضہ ہے لہٰذا جو

نمازیں چھوٹی ہوں ان کی قضا کر لے۔ (منحل الواردین، صفحہ 110)

عادت کے دن آنے سے پہلے خون جاری ہو جائے تو نمازوں کا حکم

سوال ایک سوال یہ ہے کہ اگر عورت کو پاکی کے 15 دن گزرنے کے بعد اس کی عادت کے دن شروع ہونے سے پہلے ہی خون آنا شروع ہو جائے تو اب کیا کیا جائے؟ کیا فوراً نمازیں بند کر دی جائیں یا جب عادت کے دن شروع ہوں اس وقت بند کی جائیں؟

جواب عورت کو پاکی کے 15 دن گزرنے کے بعد اور عادت کے دن شروع ہونے سے پہلے خون آنا شروع ہو جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں:
عورت کو جتنے دن پہلے حیض شروع ہو گیا وہ ان دنوں کی تعداد کو نوٹ کرے اور جتنے دن اس کو عادتاً خون آتا ہے ان دنوں کی تعداد کو نوٹ کرے اور پھر دونوں کو جمع کر کے دیکھے: (1) اگر دونوں کا مجموعہ 10 دن سے کم رہے تو عورت خون دیکھتے ہی نماز پڑھنا بند کر دے (2) اور اگر دونوں کا مجموعہ 10 دن سے زیادہ ہو تو عورت اپنی عادت کے دن شروع ہونے تک نمازیں جاری رکھے۔ (3) البتہ اگر عادت والے دنوں سے بہت جلدی خون آ گیا اتنا کہ حیض کی عادت کے دن شروع ہونے میں ابھی کم از کم 18 دن یا اس سے زیادہ دن باقی ہیں تو پھر اس صورت میں بھی پہلی صورت کی طرح خون دیکھتے ہی عورت نمازیں روک دے۔ (منحل الواردین، صفحہ 110 تسہیلاً، تتارخانیہ، 1/511)

مثال کے ذریعے مسئلے کی وضاحت

سوال اس مسئلے کی مثال کے ساتھ وضاحت کر دیں۔

جواب مثال کے ذریعے مسئلے کی وضاحت درج ذیل ہے:

(1) ایک عورت کی عادت ہے کہ اسے 7 دن حیض آتا ہے اور 20 دن وہ پاک رہتی ہے لیکن اس بار 20 کے بجائے 18 دن کے بعد ہی اسے خون شروع ہو گیا یعنی عادت کے ایام آنے سے 2 دن پہلے ہی تو چونکہ 2 دن یہ والے اور 7 دن عادت والے ملا کر دیکھیں تو یہ مجموعہ 10 دن سے کم بنتا ہے اس لئے یہ عورت خون دیکھتے ہی نمازیں بند کر دے گی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ عادت والے دنوں میں خون کا آنا ہی غالب ہوتا ہے تو یہاں بھی ظاہر و غالب یہی ہے کہ عادت والے سات دنوں میں خون آئے گا اور جو 2 دن پہلے آیا یہ اگر جاری رہا تب بھی مجموعہ 10 سے زیادہ نہیں ہو گا اور اس سب کو حیض بنایا

جائے گا اس لئے خون دیکھتے ہی عورت نمازیں چھوڑ دے گی۔

(2) جس عورت کی عادت 7 دن حیض اور 20 دن پاک رہنے کی تھی اسے اس بار 20 دن کے بجائے 15 دن کے بعد خون شروع ہو گیا تو یہ عورت خون دیکھتے ہی نمازیں ترک نہیں کرے گی بلکہ عادت کے دن آنے تک یعنی بیسویں دن تک نماز پڑھتی رہے گی کیونکہ اس صورت میں عادت سے 5 دن پہلے خون شروع ہوا اور حیض کی عادت والے 7 دن اگر اس میں ملائیں تو مجموعہ 12 بنتا ہے۔ گویا اگر عادت سے پہلے والا خون جاری رہا اور عادت کے دنوں میں تو آنا ہی ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو چونکہ مجموعہ 10 سے زیادہ بن رہا ہے اور اس سب کو ہم حیض نہیں بنا سکتے اس لئے عورت فوراً نمازیں ترک نہیں کرے گی۔

(3) جس عورت کی عادت 3 دن حیض اور 40 دن طُہر کی تھی اسے اس بار 40 دن کے بجائے 20 دن کے بعد ہی خون شروع ہو گیا تو اب یہ عورت نمازیں ترک کر دے گی کیونکہ ممکن ہے یہ خون تین دن چل کر رک جائے اس صورت میں یہ قطعی طور پر حیض ہی ہو گا اس لئے کہ اس سے پہلے بھی 15 دن کا کامل طُہر ہے اور اس کے بعد بھی 15 دن کا کامل طُہر موجود ہے جس میں خون نہ آنا متوقع ہے لہٰذا یہ نمازیں ترک کر دے۔

(ماخوذ از منہل الواردین، صفحہ 110، 111، فتح، ج 1، ص 178، تاتارخانیہ، ج 1، ص 511)

حرمتِ روزہ کے متعلق مسائل

حیض و نفاس میں روزہ فرض نہ ہونے کی ایک حکمت

حضرت علامہ مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "روزہ رکھنے سے جسم میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے، خشکی کی وجہ سے کما حقہ خونِ حیض خارج نہ ہو گا جو مضر (نقصان دہ) ہے۔ اسی لئے ان ایام میں عورتوں کو ایسی چیزیں استعمال کرائی جاتی ہیں جن سے اچھی طرح اِدرار ہو جائے (یعنی بہہ جائے)، روزہ اس میں حارج (رکاوٹ) ہو گا لہٰذا روزہ رکھنا منع کر دیا گیا۔"

(نزہۃ القاری، جلد 1، صفحہ 788، فرید بک سٹال)

حیض و نفاس والی کے لئے روزہ رکھنے کا حکم

سوال حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب اس حالت میں ہر قسم کا روزہ رکھنا حرام ہے چاہے وہ فرض ہو یا نفل، قضا ہو یا ادا۔ (منہل الواردین، صفحہ 111)

رمضان کے جو روزے حیض و نفاس کی وجہ سے چھوٹ گئے، ان کا حکم

سوال جس طرح اس عذرِ شرعی میں چھوٹی ہوئی نمازیں معاف ہوتی ہیں کیا رمضان کے روزے بھی معاف ہوں گے؟

جواب جی نہیں! رمضان کے روزے اگر حیض و نفاس کی وجہ سے چھوٹ جائیں تو ان روزوں کی قضا لازم ہوتی ہے۔

(منہل الواردین، صفحہ 111)

روزے کی حالت میں حیض شروع ہو گیا تو روزے کا حکم

سوال اگر صبح روزہ رکھتے وقت عورت پاک تھی لیکن بعد میں روزے کی حالت میں حیض یا نفاس کا خون آ گیا تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب اگر غروب آفتاب سے پہلے پہلے کسی بھی وقت حیض و نفاس کا خون آ گیا تو جو روزہ رکھا ہوا تھا وہ فاسد ہو جائے گا اور بعد میں اس کی قضا کرنی ہو گی۔ (منہل الواردین، صفحہ 111)

نفلی روزہ حیض کی وجہ سے ٹوٹ گیا تو اس کی قضا کا حکم

سوال یہ بات تو معلوم ہو گئی کہ فرض روزے کی قضا کرنی پڑے گی۔ لیکن اگر نفلی روزہ رکھا ہوا تھا کہ حیض کی وجہ سے فاسد ہو گیا تو اس کی قضا لازم ہو گی کیا؟

جواب جی ہاں! نفلی روزہ ویسے تو رکھنے کا اختیار ہوتا ہے کہ رکھیں یا نہ رکھیں لیکن اگر شروع کر لیا جائے تو اب مکمل کرنا واجب ہو جاتا ہے اور کسی وجہ سے فاسد ہو جائے تو اس کا اعادہ بھی واجب ہوتا ہے لہٰذا حیض کی وجہ سے اگر نفلی روزہ فاسد ہو گیا تو پاک ہونے کے بعد اعادے کی نیت سے پھر روزہ رکھے۔ (منہل الواردین، صفحہ 111)

جس دن روزہ رکھنے یا نفل پڑھنے کی منت مانی تھی اسی دن حیض آ گیا تو اب منت کا حکم

سوال اگر کسی عورت نے منت مانی ہوئی تھی کہ وہ فلاں دن روزہ رکھے گی یا فلاں دن اتنے نفل پڑھے گی لیکن بعد میں اسی دن عورت کو حیض آ گیا تو اب کیا کرے؟ کیا یہ منت صحیح ہے اور کیا اس کا پورا کرنا واجب ہے؟

جواب جی ہاں! یہ منت صحیح ہے اور اس کا پورا کرنا بھی لازم ہے لیکن چونکہ اس مقررہ دن نہ یہ عورت روزہ رکھ سکتی ہے اور نہ نماز پڑھ سکتی ہے اس لئے اب یہ عورت منت والا روزہ یا نوافل پاک ہونے کے بعد ادا کرے۔

(منہل الواردین، صفحہ 111)

خاص حیض والے دن روزہ رکھنے کی منت تو اس منت کا حکم

سوال اگر کسی نے منت ہی یوں مانی کہ "اللہ تعالیٰ کے لئے میرے اوپر میرے حیض والے دن کا روزہ لازم ہے" تو کیا اس منت کا بھی یہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا کہ بعد میں روزہ رکھ لے؟

جواب جی نہیں! یہ منت تو درست ہی نہیں ہے۔ لہٰذا اس منت کی وجہ سے عورت پر روزہ لازم نہیں ہو گا۔ (منہل الواردین، صفحہ 111)

قرآن پڑھنے کے متعلق مسائل

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک پڑھنے حکم

سوال حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب اس حالت میں قرآن پاک پڑھنا حرام ہے۔ (منہل الواردین، صفحہ 111)

ایک آیت پڑھنے کا حکم

سوال کیا ایک آیت پڑھنا بھی ناجائز ہے؟

جواب جی ہاں! حیض و نفاس کی حالت میں ایک آیت بلکہ ایک آیت سے کم پڑھنا بھی جائز نہیں ہے حتی کہ تلاوتِ قرآن پاک کی نیت سے ایک کلمہ یا ایک حرف بھی نہیں پڑھ سکتے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج1، حصہ ب، صفحہ 1082، 1113)

حیض و نفاس کی حالت میں بسم اللہ شریف پڑھنے کا حکم

سوال بسم اللہ شریف بھی قرآن کا حصہ ہے تو کیا یہ بھی حیض و نفاس کی حالت میں کھانے کی ابتداء میں یا کسی اور کام کو شروع کرتے وقت نہیں پڑھ سکتے؟

جواب بسم اللہ شریف اگرچہ قرآن پاک کا حصہ ہے لیکن حیض و نفاس والی عورت بھی کسی نیک و جائز کام کو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ سکتی ہے کیونکہ اس موقع پر قرآن پڑھنے کی نیت نہیں ہوتی بلکہ تبرک (برکت حاصل کرنا) اور استفتاح مقصود ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج1، حصہ ب، صفحہ 1078)

قرآن کی کوئی آیت قرآن کی نیت کے بغیر پڑھنے کا حکم

سوال اس کا مطلب ہے کہ قرآن پاک پڑھنے کی نیت نہ ہو بلکہ کچھ اور مقصود ہو تو قرآن پاک کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ کیا ایسا ہی ہے؟

جواب جی نہیں! ایسا نہیں بلکہ اس میں کچھ تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی وہ آیات جو حمد و ثناء، مناجات یا دعا پر مشتمل ہوں ان آیات کو دعا و ذکر کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی پڑھتے وقت تلاوتِ قرآن پاک کی نیت نہیں کریں گے بلکہ یہ نیت کریں گے کہ ہم اللہ پاک سے دعا مانگ رہے ہیں یا اللہ پاک کا ذکر اور اس کی حمد و ثناء بیان کر رہے ہیں۔ اور وہ آیات جن میں دعا و ثناء نہیں ہیں ان کو کسی صورت تلاوت نہیں کر سکتے۔ یونہی حروفِ مقطعات بھی اس حالت میں نہیں پڑھ سکتے۔ بعض آیات ایسی بھی ہیں کہ جن میں دعا یا ثنا کا معنیٰ موجود ہے لیکن ان کے شروع میں "قل" کا لفظ موجود ہے جیسے قرآن پاک کی آخری تین سورتیں تو ان آیات کو اس وقت دعا یا ثناء کے لئے پڑھ سکتے ہیں جب "قل" کا لفظ چھوڑ کر آگے سے پڑھیں۔ اور اگر یہ لفظ بھی ساتھ ملا کر پڑھیں گے تو پھر جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج1، حصہ ب، 1078، 1114)

حمد و ثنا والی آیات کی کچھ مثالیں

سوال کونسی آیات حمد و ثناء پر مشتمل ہیں ان کی اگر کچھ مثالیں بیان کر دیں تو بہتر ہے۔

جواب مثلاً سورہ فاتحہ شریف کا ابتدائی حصہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے اور بعد میں کچھ حصہ دعا ہے لہٰذا ذکر یا دعا کی نیت سے یہ پوری سورت پڑھ سکتے ہیں۔ یونہی آیت الکرسی بھی اللہ کی حمد و ثنا ہے۔ یونہی سورہ حشر کی آخری آیات یعنی ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ﴾ سے لے کر سورت کے آخر تک۔ اسی طرح اور بھی آیات ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج1، حصہ ب، صفحہ 1078)

دم کرنے کی نیت سے کوئی آیت یا سورت پڑھنے کا حکم

سوال کیا دم کرنے کی نیت سے قرآن کی کوئی آیت یا سورت پڑھ سکتے ہیں؟

جواب جی نہیں! دم کی نیت سے حیض و نفاس کی حالت میں قرآن نہیں پڑھ سکتے کیونکہ دم کرنے والے کا مقصود یہی ہوتا ہے کہ قرآن کی تلاوت سے شفاء حاصل ہو جائے اور یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اس حالت میں قرآن کی نیت سے ایک لفظ بھی ادا نہیں کر سکتے۔ ہاں وہ آیت یا سورت جو خالص دعا و ثنا ہو اور قرآن کے لئے متعین نہ ہو ان کو قرآن کی نیت سے نہیں بلکہ دعا و ثنا کی نیت سے ہی پڑھے اور یہ قصد کرے کہ اس دعا و ثنا کی برکت سے شفا حاصل ہو جائے اور یوں دم کر دے تو پھر جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج1، حصہ ب، صفحہ 1115)

قرآن سیکھنے والی یا سکھانے والی (معلمہ) عورت کا حیض و نفاس میں قرآن پڑھنا

سوال جو خواتین قرآن سیکھ رہی ہوتی ہیں یا قرآن سکھاتی ہیں یعنی معلمہ ہوتی ہیں کیا ان کو حالتِ حیض و نفاس میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہے؟

جواب معلمہ یعنی جو قرآن پاک سکھاتی و پڑھاتی ہے اس کو مخصوص طریقے سے قرآن پڑھانے کی اجازت ہے چاہے وہ گھر میں پڑھائے یا کسی ادارے وغیرہ میں پڑھائے۔ مخصوص طریقے سے مراد یہ ہے کہ معلمہ دو کلمے ایک سانس میں ادا نہ کرے بلکہ ایک کلمہ پڑھا کر سانس توڑ دے پھر دوسرا کلمہ پڑھائے اور پڑھتے وقت یہ نیت کرے کہ میں قرآن نہیں پڑھ رہی بلکہ مثلاً یوں نیت کرے کہ عربی زبان کے الفاظ ادا کر رہی ہوں۔ اور جو ایک ایک حرف کر کے ہجے کروائے جاتے ہیں معلمہ یہ بھی کرواسکتی ہے۔ معلمہ کے علاوہ دیگر خواتین ایک ایک کلمہ کر کے بھی قرآن نہیں پڑھ سکتیں اگرچہ وہ قرآن سیکھنے کی نیت رکھتی ہوں۔

حیض و نفاس والی اگر منہ اچھی طرح دھولے تو کیا قرآن پڑھنے کی اجازت ہو گی؟

سوال حیض و نفاس والی خاتون اگر اپنا منہ اچھی طرح دھولے تو کیا قرآن پڑھنے کی اجازت مل جائے گی؟

جواب جی نہیں! منہ دھونے سے حیض و نفاس ختم نہیں ہو جائے گا۔ اس لئے قرآن پڑھنے کی اجازت بھی نہیں ہو گی۔

حیض و نفاس کی حالت میں دیگر آسمانی کتابیں پڑھنے کا حکم

سوال کیا قرآن کے علاوہ دیگر آسمانی کتابیں حیض و نفاس کی حالت میں پڑھنا جائز ہے؟

جواب قرآن کے علاوہ دیگر آسمانی کتابیں جیسے توریت، زبور اور انجیل اگرچہ اپنی اصلی حالت پر نہیں ہیں یعنی ان میں بہت سی جگہوں پر تحریف و تبدیلیاں کر دی گئی ہیں لیکن ان میں کلام اللہ بھی موجود ہے ہاں یہ معلوم نہیں کہ کونسا حصہ کلامُ اللہ ہے اور کونسا حصہ تحریف شدہ ہے۔ اس لئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ حیض و نفاس کی حالت میں یہ کتابیں پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (منھل الواردین، صفحہ 112، منحۃ الخالق، 1/210، دار الکتاب الاسلامی)

حیض و نفاس کی حالت میں چھے کلمے پڑھنے کا حکم

سوال کیا حیض کی حالت میں چھے کلمے پڑھنا جائز ہے؟

جواب جی ہاں! حیض کی حالت میں چھے کلمے پڑھنا جائز ہے اگرچہ ان میں بعض قرآن پاک کے کلمات بھی ہیں لیکن کلمے پڑھتے ہوئے ذکر کی نیت ہوتی ہے، تلاوتِ قرآن کی نیت نہیں ہوتی ہے لہٰذا یہ کلمے پڑھنے میں حرج نہیں۔

(ماخوذ از فتاویٰ افریقہ، ص 143، شبیر برادرز)

حیض و نفاس کی حالت میں ذکر و اذکار، تسبیحات اور درود وغیرہ پڑھنے کا حکم

سوال حیض و نفاس کی حالت میں تسبیحات و دیگر ذکر و اذکار مثلاً درود پاک وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب جی ہاں حیض و نفاس کی حالت میں تسبیحات، ذکر و اذکار اور درود شریف پڑھنا بالکل جائز ہے۔

(منہل الواردین، صفحہ 112)

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن دیکھنے کا حکم

سوال کیا حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک کو دیکھنا جائز ہے؟

جواب جی ہاں! قرآن پاک کو اس حالت میں بھی دیکھنا بلکہ سننا بھی جائز ہے اور ثواب کا باعث ہے۔

(منہل الواردین، صفحہ 112)

قرآن چھونے کے متعلق مسائل

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک چھونے کا حکم

سوال حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک کو چھونا کیسا ہے؟

جواب حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک کو چھونا حرام ہے۔ (منہل الواردین، صفحہ 112)

قرآن پاک کے صفحے کا خالی حصہ یا بیرونی جلد چھونے کا حکم

سوال مصحف شریف میں صفحے پر قرآن لکھا ہوتا ہے سائیڈوں سے صفحہ خالی ہوتا ہے کیا اس جگہ کو ہاتھ لگا سکتے ہیں؟

جواب جی نہیں! مصحف شریف یعنی قرآن پاک کے نسخے کو اس حالت میں کسی جگہ سے بھی نہیں چھو سکتے، نہ اس جگہ کو جہاں قرآن کے الفاظ لکھے ہیں اور نہ صفحے کے خالی حصے کو بلکہ باہر والی جلد اور گتے کو بھی نہیں چھو سکتے۔

(منہل الواردین، صفحہ 113)

قرآن پاک پر غلاف چڑھا ہو تو اسے چھونے کا حکم

سوال اگر قرآن پاک پر غلاف چڑھا ہو تو کیا اسے چھو سکتے ہیں؟

جواب وہ غلاف جو قرآن پاک کے نسخے کے ساتھ جڑا نہیں ہوتا بلکہ علیحدہ ہوتا ہے اور قرآن پاک پڑھنے کے وقت غلاف سے نکال کر پھر پڑھا جاتا ہے۔ ایسے غلاف کے اوپر سے قرآن پاک کو چھونا جائز ہے۔ اور اگر غلاف قرآن کی جلد کے ساتھ جڑا ہوا ہو (جسے چولی کہتے ہیں) تو اس کے اوپر سے ناپاکی کی حالت میں قرآن کو چھونا جائز نہیں کیونکہ ایسا غلاف مصحف شریف کے تابع ہی شمار ہوتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج1، ص326 وغیرہ)

لاکٹ یا انگوٹھی پر آیت لکھی ہو، اسے چھونے اور پہننے کا حکم

سوال ایسا لاکٹ یا انگوٹھی جس پر آیت الکرسی یا قرآن کی کوئی اور آیت لکھی ہے اس کو حیض و نفاس کی حالت میں پہننا کیسا ہے؟

جواب جس لاکٹ پر قرآن پاک کی کوئی بھی آیت لکھی ہو اسے حیض و نفاس کی حالت میں چھونا یا پہننا جائز نہیں کیونکہ ناپاکی کی حالت میں جسم کا کوئی حصہ قرآن پاک کو لگانا جائز نہیں ہے۔ یونہی اس حالت میں ایسی انگوٹھی پہننا بھی جائز نہیں ہے جس پر حروف مُقَطَّعات یا قرآنی آیت وغیرہ لکھی ہو۔ (ماخوذ از منہل الواردین، صفحہ 113، بہار شریعت، 1/326)

ترجمہ قرآن کو چھونے کا حکم

سوال قرآن پاک کے ترجمہ کو چھونا کیسا ہے؟

جواب قرآن پاک کے ترجمہ کا حکم بھی قرآن پاک والا ہی ہے یعنی قرآن کا ترجمہ چاہے کسی بھی زبان میں لکھا ہو اسے ناپاکی کی حالت میں چھونا جائز نہیں ہے۔ (بہار شریعت، ج1، ص327)

قرآن پاک کی تفسیر کو چھونے کا حکم

سوال قرآن پاک کی تفسیر کو چھونا کیسا ہے؟

جواب تفسیر ہمارے ہاں دو طرح کی ہوتی ہیں: ایک تو وہ تفسیر جو قرآن پاک کے نسخے میں صفحے کی سائیڈوں میں مختصر حواشی کی صورت میں لکھی ہوتی ہے جیسے تفسیر خزائن العرفان وغیرہ ایسی تفسیر کو ناپاکی کی حالت میں چھونا جائز نہیں یعنی

قرآن پاک کے نسخے کی طرح کسی جگہ بھی ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں۔ اور وہ تفاسیر جس میں قرآن کی آیات کم اور ضمناً ہوتی ہیں اور تفسیر کی عبارت زیادہ ہوتی ہے ان کا حکم قرآن پاک کے نسخے کی طرح نہیں ہے بلکہ ان کا حکم یہ ہے کہ ان میں جہاں قرآن کی آیت یا ترجمہ لکھا ہو (اسی جانب اور اسی مقام سے اس کی پچھلی جانب) وہاں سے چھونا جائز نہیں اس کے علاوہ بقیہ تفسیر کی عبارت یا خالی صفحے یا جلد کو چھونا جائز ہے البتہ ایسی کتابوں کو ناپاکی کی حالت میں چھونا مکروہ ہوتا ہے۔

(ماخوز از فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 1074، در مختار ورد المحتار، ج 1، ص 353، مطبوعہ کوئٹہ)

حدیث وفقہ وغیرہ دینی کتب کو چھونے کا حکم

سوال حدیث وفقہ وغیرہ کے موضوعات کی کتابوں کو ناپاکی کی حالت میں چھونا کیسا؟

جواب حدیث وفقہ اور تفسیر کی کتابوں کو حیض ونفاس کی حالت میں چھونا مکروہ ہے۔ اور ان کتابوں میں بھی جہاں قرآن کی آیت یا ترجمہ لکھا ہوا ہے اس جگہ چھونا حرام ہی ہے نیز جس جگہ آیت لکھی ہوئی ہے ورق کی پشت پر اسی جگہ کو چھونا بھی جائز نہیں ہے۔ کتاب یا اخبار کے صفحے کا وہ حصہ جہاں آیت نہ لکھی ہو اسے چھونا جائز ہے۔

(ماخوذ از فتاوی رضویہ، 4/366، بہار شریعت، 1/327)

درہم یا سکے پر آیت لکھی ہو تو اسے چھونے کا حکم

سوال اگر قرآن کی آیت کسی درہم یا سکے پر لکھی ہو تو کیا اس سکے کو چھو سکتے ہیں؟

جواب جی نہیں، جس درہم یا سکے پر قرآن پاک کی آیت لکھی ہو، اسے ناپاکی کی حالت میں چھونا حرام ہے، ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی چھونا یا اٹھانا جائز ہے۔ (منحل الواردین، صفحہ 113، بہار شریعت، 1/327)

کسی کپڑے یا دوپٹے کے کنارے سے قرآن پاک چھونے کا حکم

سوال اگر ہاتھ پر کپڑا ڈال کر قرآن پاک چھوئیں مثلاً جو دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے اس کا کونا ہاتھ کے اوپر رکھ کر قرآن کو پکڑیں تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب اگر کپڑا خود اوڑھا ہوا ہے یا پہنا ہوا ہے تو وہ اپنے جسم کے حکم میں ہی ہے لہٰذا جس قمیص کو پہنا ہوا ہے اس کی آستین یا دامن سے یا جو دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے اس کے کنارے سے قرآن پاک کو چھونا بھی جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ کپڑا خود پہنا یا اوڑھا نہیں ہے اور وہ قرآن پاک کے ساتھ بھی جڑا ہوا نہیں ہے تو اس کو درمیان میں رکھ کر قرآن پاک کو چھونا

جائز ہے۔ (ماخوذ از منہل الواردین، صفحہ 113)

ناپاکی کی حالت میں قرآن پاک کو ہاتھ کے بجائے جسم کے کسی اور حصہ سے چھونے کا حکم

سوال اگر ناپاکی کی حالت میں قرآن پاک کو ہاتھ یا وضو میں دھوئے جانے والے اعضا نہ لگائیں بلکہ جسم کا کوئی حصہ لگائیں تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب جی نہیں! ناپاکی کی حالت میں جسم کے کسی بھی حصے سے قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں ہے۔

(منہل الواردین، صفحہ 113)

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک لکھنے کا حکم

سوال حیض و نفاس کی حالت میں قرآن پاک لکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب اس حالت میں قرآن پاک لکھنے کی اجازت نہیں۔ (اگر کسی کو اس حالت میں لکھنے کی حاجت پیش آتی ہے تو وہ اس کے متعلق اپنی صورت حال بیان کر کے علماء سے مسئلہ پوچھ لے۔) (منہل الواردین، صفحہ 113، بہار شریعت، ص326)

دعا و ثنا والی آیات دعا و ثنا کی نیت سے لکھنے کا حکم

سوال دعا و ثنا والی آیات جس طرح ناپاکی کی حالت میں دعا و ثنا کی نیت سے پڑھی جا سکتی ہیں تو کیا ایسی آیات دعا و ثنا کی نیت سے لکھ سکتے ہیں؟ اور اگر ایسی آیات لکھی ہوں تو کیا انہیں دعا و ثنا کی نیت سے چھو سکتے ہیں؟

جواب جی نہیں! ایسی آیات ناپاکی کی حالت میں دعا یا ثنا کی نیت سے بھی نہیں لکھ سکتے اور اگر لکھی ہوں تو اس نیت سے چھو بھی نہیں سکتے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد1، حصہ: ب، صفحہ 1118، 1119)

بسم اللہ شریف لکھنے کا حکم

سوال عام طور پر کوئی تحریر لکھنے سے پہلے بسم اللہ شریف لکھی جاتی ہے، تو کیا حیض کی حالت میں یہ بھی نہیں لکھ سکتے؟

جواب کسی تحریر کو شروع کرتے وقت حیض کی حالت میں بھی بسم اللہ شریف لکھ سکتے ہیں کیونکہ تحریر کے شروع میں جو بسم اللہ لکھتے ہیں، تو اس موقع پر قرآن پاک کی آیت لکھنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ غالباً اس سے تبرک اور تحریر کی ابتدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور ایسی جگہ جب ارادہ و نیت بدل جائے تو حکم بھی بدل جاتا ہے۔ (ماخوز از فتاویٰ رضویہ، 23/337)

مسجد میں داخل ہونے کے متعلق مسائل

حالت حیض و نفاس میں مسجد میں داخلے کا حکم

سوال حیض و نفاس والی عورت کو مسجد میں جانے کا کیا حکم ہے؟

جواب ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔

مسجد میں رکنے کے بجائے فقط گزر جانے کا حکم

سوال اگر مسجد میں ٹھہرنے یا رکنے کی نیت نہ ہو بلکہ یہ نیت ہو کہ مسجد سے گزر کر دوسری طرف جانا ہے تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب ناپاکی کی حالت میں جس طرح مسجد میں جانا اور ٹھہرنا حرام ہے اسی طرح اس میں چلنا بھی حرام ہے لہٰذا مسجد میں گزرنا بھی گناہ ہی ہے بلکہ مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا تو پاک شخص کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔

(منھل الواردین، صفحہ 113، بہارِ شریعت، 1/645، فتاویٰ رضویہ، 3/480)

کسی ضرورت مثلاً چور، ڈاکو یا درندے سے اندیشے کے وقت مسجد میں داخل ہونے کا حکم

سوال اگر کوئی سخت ضرورت پیش آئے مثلاً چور یا ڈاکو یا درندہ آجائے تو کیا اس وقت بھی حیض و نفاس والی عورت مسجد میں نہیں جاسکتی؟

جواب اگر واقعی کوئی شرعی ضرورت پیش آئے مثلاً چور، ڈاکو یا درندے وغیرہ سے جان، مال یا آبرو جانے کا صحیح اندیشہ ہے اور ان سے بچنے کے لئے مسجد میں پناہ لینے کے علاوہ کوئی صورت نہ ہو تو مسجد میں جانے کی اجازت ہے۔ یونہی اگر شدید پیاس یا شدید ٹھنڈ کی وجہ سے اپنی جان یا بدن کو نقصان پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہے اور پیاس بجھانے یا ٹھنڈ سے بچنے کے لئے مسجد میں جانے کے علاوہ چارہ نہ ہو تو حیض و نفاس والی عورت بھی مسجد میں جاسکتی ہے لیکن ایسی تمام صورتوں میں تیمم کر کے پھر مسجد میں داخل ہو۔ (منھل الواردین، صفحہ 113، فتاویٰ رضویہ، 3/479، 480)

عید گاہ، جنازہ گاہ یا قبرستان میں سے گزرنے کا حکم

سوال اگر حیض و نفاس والی عورت کو عید گاہ، جنازہ گاہ یا قبرستان میں سے ہو کر گزرنا پڑ جائے تو کیا اس حالت میں گزر سکتی ہیں؟

جواب جی ہاں! حیض و نفاس والی خاتون عیدہ گاہ، جنازہ گاہ اور قبرستان میں سے گزرنا چاہے تو گزر سکتی ہیں کیونکہ ناپاکی کی

حالت میں ان جگہوں پر جانے کے حوالے سے ان تینوں جگہوں کا حکم مسجد جیسا نہیں ہے۔ (منھل الواردین، صفحہ 113)

حیض و نفاس والی کے لئے فنائے مسجد میں جانے کا حکم

سوال کیا حیض و نفاس والی عورت فناءِ مسجد میں جاسکتی ہے؟

جواب جی ہاں فناءِ مسجد میں جانا جائز ہے۔ (در مختار، 1/657، دار الفکر، بہار شریعت، 1/646)

مسجد میں داخل ہوئے بغیر ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز پکڑنے کا حکم

سوال اگر حیض و نفاس والی عورت مسجد میں داخل نہ ہو بلکہ باہر ہی کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھا کر مسجد کے اندر سے کوئی چیز پکڑ لے تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب جی ہاں! مسجد سے باہر رہ کر اندر سے چیز پکڑنے میں حرج نہیں ہے۔ (بہار شریعت، 1/380)

مسجدِ بیت (گھر کی مسجد) میں جانے کا حکم

سوال اگر عورت نے گھر میں نماز کی جگہ مخصوص کر رکھی ہے جسے مسجدِ بیت بھی کہا جاتا ہے کیا حیض و نفاس کی حالت میں عورت وہاں جاسکتی ہے؟

جواب جی ہاں! اس حالت میں عورت اپنی گھر والی نماز کی جگہ یعنی مسجدِ بیت میں جاسکتی ہے کیونکہ یہ حقیقی طور پر مسجد نہیں۔

مدرسے میں داخل ہونے کا حکم

سوال کیا حیض و نفاس والی عورت مدرسے میں جاسکتی ہے؟

جواب جی ہاں! ایسی عورت کا مدرسے میں جانا بھی جائز ہے۔ (در مختار، 1/657، دار الفکر، بہار شریعت، 1/646)

طواف کے متعلق مسائل

حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنے کا حکم

سوال حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا حرام ہے۔ (یعنی مسجد حرام میں داخل ہونے کا گناہ الگ ہے اور طواف کرنے کی صورت میں طواف کا گناہ الگ ہے۔) البتہ اس حالت میں اگر کسی نے طواف کر لیا تو وہ طواف ہو جائے گا لیکن گناہ کے ساتھ

ساتھ اس کا شرعی جرمانہ بھی لازم آئے گا جس کی تفصیل حج کے متعلق لکھی گئی کتب میں ہے۔ (منھل الواردین، صفحہ 113)

ازدواجی تعلقات کے متعلق احکام

حیض و نفاس کی حالت میں ہمبستری کا حکم

سوال اگر بیوی حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو کیا اس سے ہمبستری جائز ہے؟

جواب جی نہیں! حیض و نفاس کی حالت میں ہمبستری کرنا حرام حرام اور سخت حرام ہے۔ اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًىۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں، اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں۔ (سورہ بقرہ، آیت:222)

حیض و نفاس کی حالت میں ہمبستری کو حلال سمجھنے کا حکم

سوال اگر کوئی شخص یہ نظریہ رکھتا ہے کہ حیض و نفاس کی حالت میں عورت سے ہمبستری حلال ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب ایسی حالت میں جِماع جائز جاننا کفر ہے۔ (بہار شریعت 382، منھل الواردین، صفحہ 114)

ایام حیض میں بیوی کی ران، پیٹ یا جسم کے دوسرے حصوں کو چھونے یا بوس و کنار کا حکم

سوال ایام حیض میں اپنی بیوی کی ران، پیٹ یا جسم کے دوسرے حصوں کو چھونے کے حوالے سے کیا حکم ہے؟

جواب حیض و نفاس کی حالت میں ناف کے نیچے سے گھٹنے تک (بشمول گھٹنا) عورت کے جسم کا جتنا حصہ ہے اس کو شوہر نہ اپنے ہاتھ سے چھو سکتا ہے اور نہ اپنے جسم کے کسی اور حصے سے۔ ہاں اگر درمیان میں کوئی ایسا کپڑا وغیرہ حائل موجود ہے کہ جس سے عورت کے جسم کی گرمی مرد کے جسم تک نہ پہنچے تو پھر چھونا جائز ہے۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حَرَج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔

(منھل الواردین، صفحہ 113، بہار شریعت 1/382، فتاویٰ رضویہ، 4/353)

بغیر شہوت کے ناف سے گھٹنے تک کا حصہ چھونے کا حکم

سوال ناف سے گھٹنے تک کا حصہ چھونے سے جو منع کیا گیا تو کیا شہوت سے اس حصے کو چھونا منع ہے یا بغیر شہوت کے بھی

منع ہے؟

جواب حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے جسم کا یہ حصہ شوہر نہ شہوت سے چھو سکتا ہے اور نہ بغیر شہوت یعنی دونوں صورتوں میں بلاحائل چھونے کی صورت میں گنہگار ہوگا۔ (ایضاً)

ناف سے گھٹنے تک کا حصہ دیکھنے کا حکم

سوال ناف سے گھٹنے تک کے حصے کو چھوئے بغیر دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کے جسم کا ناف سے گھٹنے تک کا حصہ بغیر شہوت کے دیکھنا جائز ہے اور شہوت کے ساتھ اس حصے کو دیکھنا بھی گناہ ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 4/353)

اگر شوہر حیض کی حالت میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر اصرار کرے تو؟

سوال اگر حیض کی حالت میں شوہر ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر اصرار کرے تو کیا عورت اس کی بات مان سکتی ہے؟ اور اگر وہ زبردستی تعلقات قائم کرلے تو کیا عورت گنہگار ہوگی؟

جواب حالت حیض میں ازدواجی تعلقات قائم کرنا چونکہ حرام ہے اور یہ اللہ و رسول عزوجل و صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا حکم ہے، لہٰذا اس کے برخلاف اگر شوہر ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا کہے بھی تو اس کی بات ماننا جائز نہیں ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ "گناہ میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت صرف بھلائی میں ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، 5/340، نعیمی کتب خانہ)

بالفرض اگر شوہر زبردستی تعلقات قائم کرنا چاہے تو عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنی قدرت بھر کوشش کر کے شوہر کو اس سے باز رکھے۔ اس کے باوجود اگر شوہر نے زبردستی ازدواجی تعلقات قائم کر لئے اور عورت روکنے پر قادر نہ تھی تو عورت گنہگار نہ ہوگی بلکہ شوہر ہی گنہگار ہوگا جبکہ عورت اس پر لمحہ بھر کے لئے بھی راضی نہ ہو۔ (منھل الواردین، ص114)

حالتِ حیض و نفاس میں ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر کفارہ

سوال اگر کسی نے حالتِ حیض و نفاس میں اپنی بیوی سے ہمبستری کرلی تو کیا کرے؟ کیا اس کا کوئی کفارہ بھی ہے؟

جواب اس حالت میں بیوی سے ہمبستری کرنا سخت اور اشد حرام ہے اور فوری طور پر اس گناہ سے توبہ و استغفار کرنا فرض ہے۔ اس گناہ کا مالی کفارہ واجب تو نہیں ہے ہاں کچھ احادیث میں یہ فعل سرزد ہونے پر مالی کفارہ ادا کرنے کا بھی ارشاد ہوا

ہے لہٰذا اس کفارے کو ادا کیا جائے تو مستحب ہے۔ کفارے کے متعلق وارد ہونے والی یہ احادیث امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنے ایک فتوے میں بیان کی ہیں اور احادیث بیان کرنے کے بعد کفارے کے متعلق جو خلاصہ بیان کیا وہ یہ ہے کہ

(1) اگر کسی نے جان بوجھ کر نہیں بلکہ نادانستہ حیض و نفاس کی حالت میں بیوی سے صحبت کر لی تو اگر حیض کے آخری ایام میں صحبت واقع ہوئی (یا دس دن سے کم آکر حیض ختم ہو چکا تھا لیکن عورت نے ابھی غسل نہیں کیا تھا اور نہ اس کے ذمہ ایک نماز قرض ہوئی تھی) تو اس صورت میں دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرے۔ اور اگر حیض کے ابتدائی دنوں میں ایسا معاملہ ہو تو اس سے دوگنا صدقہ کرے یعنی دینار کے دو پانچویں حصے۔

(2) اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو پھر اگر حیض کا آخر تھا تو آدھا دینار صدقہ کرے اور اگر حیض کا شروع تھا تو پورا ایک دینار صدقہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، 4/364، منہل الواردین، صفحہ 114)

کفارے میں بیان کردہ دینار کی وضاحت اور اس کی مقدار

سوال دینار سے کیا مراد ہے اور اس کی کتنی مقدار بنتی ہے؟

جواب دینار سونے کے سکے کو کہتے ہیں، جو دس درہم کے برابر ہوتا ہے۔ اور دس درہم کی مقدار "دو تولے ساڑھے سات ماشے (30.618 گرام) چاندی" ہے۔ (لہذا اس کا نصف کریں گے تو آدھے دینار کے برابر ہو جائے گا اور یہ 15.309 گرام چاندی بنے گی۔ اور اگر اس کے پانچ حصے کریں گے تو دینار کا پانچواں حصہ نکل آئے گا، جو تقریباً 6.12 گرام چاندی بنے گی۔)

یہ حساب چاندی کے اعتبار سے تھا لیکن چونکہ احادیث اور فقہی کتب میں ہر جگہ دینار یا دینار کا نصف یا دینار کا پانچواں حصہ دینے کا بیان ہوا ہے لہٰذا زیادہ مناسب یہی ہے کہ درہم یعنی چاندی کا اعتبار کرنے کے بجائے سونے کے دینار سے ہی حساب کیا جائے اور وہ یوں بنے گا کہ ایک دینار "ساڑھے چار ماشے (4.374 گرام) سونا" ہے اور دینار کا پانچواں حصہ "سات رتی اور رتی کا پانچواں حصہ" بنتا ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 4/364)

کفارے میں سونے کے بجائے رقم دینے کا حکم

نوٹ: چونکہ یہ صدقہ کرنا واجب نہیں ہے اس لئے اگر کوئی اتنی مقدار میں صدقہ ادا نہ کرے تو گنہگار نہیں ہو گا۔ لہٰذا جو بیان کردہ مقدار میں صدقہ ادا نہ کر سکے وہ اپنی استطاعت کے مطابق جتنا ہو سکے ادا کر دے۔ نیز صدقے میں سونا چاندی

ہی دینا ضروری نہیں بلکہ سونے یا چاندی کا حساب کر کے اتنی رقم بھی دی جاسکتی ہے۔

کفارے کا صدقہ کسے دیا جائے؟

سوال یہ صدقہ کہاں ادا کریں؟

جواب یہ صدقہ اگرچہ واجب نہیں بلکہ ادا کرنا مستحب ہے لیکن علماء فرماتے ہیں جو زکوۃ کے مصارف ہیں وہی اس کے بھی مصارف ہیں، لہذا جو شخص زکوۃ لینے کا مستحق ہے اسے ہی یہ صدقہ ادا کرنا چاہیے۔ (منحل الواردین، صفحہ 114)

حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کا شوہر کو چھونا کیسا؟

سوال حیض و نفاس کی حالت میں کیا بیوی، شوہر کے جسم کو چھو سکتی ہے؟

جواب جی ہاں! بیوی اس حالت میں شوہر کے سارے جسم کو چھو سکتی ہے۔ (بہار شریعت، 383/1)

حیض و نفاس کی حالت میں میاں بیوی کا ایک بستر میں سونا

سوال حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ ایک بستر پر سونا کیسا ہے؟ اور اگر کسی کو ساتھ سونے میں شہوت کا اندیشہ ہو تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب اس حالت میں میاں بیوی کا ایک جگہ سونا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اس وجہ سے عورت کے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔ ہاں اگر ہمراہ سونے میں غلبہ شَہوت اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہے کہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے گا تو پھر ساتھ سونا ہی گناہ ہے۔ (بہار شریعت، 383/1)

شوہر کو حیض میں ہونے کی اطلاع نہ دینا اور اسے ازدواجی تعلقات قائم کرنے دینا

سوال کیا عورت ایسا کر سکتی ہے کہ شوہر کو حیض میں ہونے کی اطلاع نہ دے اور اسے ازدواجی تعلقات قائم کرنے دے؟

جواب جی نہیں، عورت کے لئے ایسا کرنا حلال نہیں ہے۔ جان بوجھ کر ایسا کرنے کی صورت میں وہ سخت گنہگار ہو گی۔

(حاشیہ طحطاوی علی المراقی، باب الحیض، ص145، دار الکتب العلمیہ)

ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے روکنے کی خاطر اپنے آپ کو حائضہ ظاہر کرنا

سوال اگر عورت حیض میں نہ ہو اور شوہر کو یہ ظاہر کرے کہ وہ حیض کی حالت میں ہے تاکہ وہ ازدواجی تعلقات قائم نہ کر

سکے تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب شوہر کو ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے روکنے کی خاطر عورت اگر اپنے آپ کو حائضہ ظاہر کرے حالانکہ وہ حیض میں نہ ہو تو ایسا کرنا حرام ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علی المراقی، باب الحیض، ص145، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بیوی کہے میں حیض سے ہوں، تو کیا شوہر پر اس کی بات تسلیم کرنا ضروری ہے؟

سوال اگر بیوی یہ بتائے کہ وہ حیض میں ہے تو کیا شوہر پر لازم ہے کہ وہ اسے حیض میں ہی سمجھ کر اس سے دور رہے؟ بالفرض اگر اسے عورت کی بات کا یقین نہیں تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب اگر عورت پاکدامن، نیک پرہیزگار ہے تو اس کی بات ضرور تسلیم کرنی پڑے گی۔ اور اگر وہ فاسقہ ہے لیکن اس کی بات درست ہونے پر دل جمتا ہے اور اس کے سچا ہونے کا غالب گمان ہے تو بھی اس کی بات تسلیم کرنی ہوگی۔ ہاں اگر وہ فاسقہ ہے اور اس کے سچا ہونے کا غالب گمان بھی نہیں ہے (مثلاً وہ ایسے وقت میں حیض کا دعوی کر رہی ہے کہ جو اس کے حیض آنے کا وقت ہی نہیں ہے) تو اب اس عورت کی بات تسلیم کرنا ضروری نہیں۔ (منھل الواردین، ص114)

غسل یا تیمم

حیض و نفاس کے بعد غسل یا تیمم کا حکم

سوال حیض یا نفاس ختم ہونے کے بعد کیا عورت پر کوئی کام فرض ہوتا ہے؟

جواب جی ہاں! چونکہ حیض و نفاس کے بعد جب نماز کا وقت آئے تو نماز فرض ہو جاتی ہے جس کی ادائیگی طہارت کے بغیر نہیں ہو سکتی، لہٰذا جس وقت نماز کی ادائیگی لازم ہو گی اس وقت اس سے پہلے عورت پر طہارت حاصل کرنا بھی فرض ہو جائے گا اور اس کے لئے عورت کو غسل کرنا ہو گا یا اگر غسل ممکن نہ ہو اور تیمم کی شرعاً رخصت ملتی ہو تو تیمم کرنا ہو گا۔

فائدہ: حیض ختم ہونے کے بعد خوشبو کا استعمال

حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”حیض سے پاکی کے بعد مستحب ہے کہ عورتیں اندامِ نہانی میں کوئی مناسب خوشبو استعمال کرلیں حتی کہ سوگوار عورت کو بھی اجازت ہے۔“

مزید ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: ”مشک یا کوئی بھی خوشبو استعمال کرنے کی حکمت خون کی وجہ سے جو بدبو اور

گھناؤناپن پیدا ہو گیا تھا اس کا ازالہ مقصود ہے، خون کے آنے سے جلد میں سکڑن پیدا ہو جاتی ہے۔ مشک یا اس قسم کی چیزوں کے استعمال سے یہ سکڑن ختم ہو جاتی ہے۔" (نزہۃ القاری، جلد 1، صفحہ 798، 800، فرید بک سٹال)

متفرق احکام و مسائل

حیض و نفاس والی کا نیاز یا کھانا پکانا، اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانے کا حکم

سوال حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے ساتھ بیٹھ کر یا ایک ہی برتن میں کھانا کیسا؟ نیز عورت کا اس حالت میں کھانا یا نیاز پکانا اور اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کیسا ہے؟

جواب حالتِ حیض و نفاس میں ہر طرح کا کھانا پکانا جائز ہے اگرچہ وہ نیاز وغیرہ کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور ایسی عورت نے جو چیز پکائی اسے کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ یونہی اس حالت میں بیوی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بلکہ اس کا جوٹھا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ان چیزوں سے پرہیز کرنا غیر مسلموں کا طریقہ ہے چنانچہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حَرَج نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں، ایسی بے ہُودہ رسموں سے اِحْتِیاط لازم۔" (بہار شریعت، 1/383)

اور امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: "اس کے ہاتھ کا پکا ہُوا کھانا بھی جائز، اُسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز۔ ان باتوں سے احتراز یہود و مجوس کا مسئلہ ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 4/355)

کیا حیض و نفاس والی کے کپڑے، بستر اور پہنے ہوئے زیور ناپاک ہوتے ہیں؟

سوال حیض و نفاس والی عورت جس چارپائی یا بستر پر بیٹھے، یا جو اس نے کپڑے و زیور وغیرہ پہنے ہوں کیا وہ ناپاک ہو جاتے ہیں؟

جواب جی نہیں! اس عورت نے جو زیور، یا لباس پہنا ہے یا جس بستر و چارپائی پر یہ بیٹھے وہ ناپاک نہیں ہوتے بلکہ پاک ہی رہتے ہیں۔ فقط وہی چیز ناپاک ہو گی جس کو خون لگے۔ اور اگر اس کے پہنے ہوئے کپڑوں میں سے کسی حصے کو خون لگے تو بھی کپڑے کا فقط وہی اور اتنا حصہ ناپاک ہو گا جسے خون لگے۔ اور خون لگے بغیر چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 4/356)

حالت حیض و نفاس میں مراقبہ کرنے کا حکم

سوال کیا عورت حالتِ حیض و نفاس میں مراقبہ کر سکتی ہے؟

جواب جی ہاں کر سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 4/351)

حالت حیض و نفاس میں بال یا ناخن کاٹنے کا حکم

سوال کیا حیض و نفاس کی حالت میں عورت غیر ضروری بال یا ناخن کاٹ سکتی ہے؟

جواب حیض و نفاس کی حالت میں بال یا ناخن کاٹنا جائز ہے۔ ہاں جب حیض یا نفاس ختم ہو کر غسل واجب ہو گیا اس کے بعد غسل کرنے سے پہلے پہلے بال یا ناخن کاٹنے سے بچنا چاہیے کہ اس وقت اس کی حالت جنبی شخص کی طرح ہے اور حالت جنابت میں غسل سے پہلے بال یا ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔

حالت حیض و نفاس میں تسبیح یا گٹھلیاں پکڑ کر ذکرُ اللہ کرنے کا حکم

سوال کیا حیض و نفاس والی عورت تسبیح پکڑ کر ذکر و اذکار کر سکتی ہے؟ یونہی کیا گٹھلیوں پر ذکرُ اللہ شمار کر سکتی ہے؟

جواب جی ہاں! حیض و نفاس والی عورت تسبیح یا گٹھلیاں وغیرہ ہاتھ میں لے کر ذکرُ اللہ کر سکتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

استحاضہ کے احکام

کیا استحاضہ کے احکام بھی حیض و نفاس جیسے ہیں؟

سوال کیا استحاضہ کے احکام بھی حیض و نفاس جیسے ہیں؟

جواب جی نہیں! استحاضہ کے احکام حیض و نفاس جیسے نہیں ہیں بلکہ یہ حدث اصغر شمار ہوتا ہے یعنی اس سے غسل فرض نہیں بلکہ صرف وضو فرض ہوتا ہے گویا جس عورت کو استحاضہ کا خون آئے گا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور بے وضو شخص کے جو احکام ہوتے ہیں وہی اس کے احکام ہوں گے۔

استحاضہ والی عورت کے لئے نماز کا حکم

سوال کیا استحاضہ والی عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟ اور اگر پڑھ سکتی ہے تو اس کے لئے اسے کیا کرنا ہو گا؟

جواب جی ہاں! استحاضہ والی عورت نماز پڑھے گی اور چونکہ یہ بے وضو شخص کے حکم میں ہے لٰہذا بے وضو شخص جس طرح

کپڑے پاک کرکے اور وضو کرکے نماز ادا کرتا ہے یونہی یہ عورت بھی کرے گی۔ (جسے خون بہت زیادہ آتا ہو کہ طہارت کا موقع نہ ملتا ہو تو اس کے لئے بعض صورتوں میں طہارت کے معاملے میں رخصت بھی ہوگی لیکن نماز بہر حال اسے پڑھنی ہی ہوگی۔)

استحاضہ والی عورت کا قرآن پڑھنا یا چھونا

سوال استحاضہ والی عورت کیا قرآن پڑھ اور چھو سکتی ہے؟

جواب قرآن پڑھنے کے لئے تو استحاضہ والی عورت کو وضو کرنے کی بھی حاجت نہیں، بغیر وضو کے بھی زبانی قرآن پڑھ سکتی ہے البتہ قران پاک کو چھونے کے لئے وضو کرنا لازمی ہے۔ (منہل الواردین، صفحہ 115)

استحاضہ والی عورت کا روزہ رکھنا یا مسجد میں داخل ہونا

سوال استحاضہ والی عورت کے لئے روزہ رکھنے اور مسجد میں داخل ہونے کا کیا حکم ہے؟

جواب جس طرح بے وضو شخص روزہ بھی رکھ سکتا ہے مسجد میں بھی داخل ہو سکتا ہے اس طرح استحاضہ والی عورت روزہ بھی رکھ سکتی ہے اور اس کا مسجد میں داخل ہونا بھی جائز ہے جبکہ مسجد آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

(منہل الواردین، صفحہ 115، ردالمحتار، 1/298، دار الفکر)

استحاضہ والی عورت سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا حکم

سوال کیا استحاضہ والی عورت سے اس کا شوہر صحبت کر سکتا ہے؟

جواب جی ہاں! اس حالت میں صحبت جائز ہے۔ (در مختار و ردالمحتار، 1/298، دار الفکر، بہار شریعت، 1/385)

کیا استحاضہ والی عورت شرعی معذور کے حکم میں ہے؟

سوال جس عورت کو استحاضہ کا خون آتا ہے تو کیا وہ شرعی معذور کہلاتی ہے؟ یعنی اس کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ خون جاری ہونے کی حالت میں ہی وضو کرکے نماز ادا کرلے؟

جواب جی نہیں، ہر استحاضہ والی خاتون شرعی معذور نہیں کہلاتی بلکہ وہ خاتون شرعی معذور کہلائے گی جس کا اِستحاضہ اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وُضو کرکے فرض نماز ادا کرسکے (یعنی وضو کرکے نماز پڑھتی ہے تو وضو کے دوران یا نماز کے دوران خون آجاتا ہے) تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائیگا۔ مثلاً عصر کا وقت 5 بجے سے 7 بجے تک تھا اور اس پورے وقت میں ہی عورت کی یہی کیفیت رہی تو وہ

معذور کہلائے گی۔ اور فقط ایسی عورت کو اجازت ہو گی کہ وہ ایک وُضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ ہاں جب اس نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو اب اگلی نماز کے لئے اسے نیا وضو کرنا ہو گا۔

(ماخوذ از بہار شریعت، 1/385)

نماز کا کچھ وقت گزر گیا اور اس کے بعد استحاضہ کا خون شروع ہوا، تو اب نماز کیسے پڑھے؟

سوال نماز کا کچھ وقت گزر گیا اور عورت نے نماز ابھی نہیں پڑھی لیکن پھر جب پڑھنے کا ارادہ کیا تو عورت کو استحاضہ کا خون آنا شروع ہو گیا اور یہ خون رکنے کا نام نہیں لیتا تو اب طہارت حاصل کرنے کا اور نماز ادا کرنے کا کیا طریقہ ہو گا؟ کیا اب اس کو معذور کہا جائے گا؟ جبکہ نماز کا مکمل وقت تو اس عذر کی حالت میں نہیں گزرا۔

جواب ایسی عورت کے لئے فی الحال تو معذور ہونے کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ فی الحال اس کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز کے آخری وقت تک انتظار کرے اگر خون رک جائے تو ٹھیک ورنہ وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے وضو کر کے اسی حالت میں نماز پڑھ لے۔ پھر اگلی نماز کا پورا وقت دیکھے اگر اس میں اتنی مہلت مل جاتی ہے کہ وضو کر کے نماز ادا کی جا سکے تو یہ عورت پچھلی نماز کا بھی اعادہ کرے اور اگر اگلے پورے وقت میں اتنی مہلت نہیں ملتی تو اب اس کے لئے معذور ہونے کا حکم واضح ہو جائے گا اور یہ حکم ہو گا کہ اس کی پچھلی نماز بھی ہو گئی اور اب والی بھی اور آئندہ کے لئے بھی شرعی معذور والے احکام ہوں گے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، 1/385و386، منہل الواردین، 116)

شرعی معذور ہونے کے بعد اگلی نماز کے وقت میں فقط تھوڑی دیر خون آیا تو کیا شرعی معذور والا حکم ختم ہو گیا؟

سوال اگر کسی عورت کا شرعی عذر ثابت ہو گیا یعنی ایک نماز کا مکمل وقت یوں گزر گیا کہ اسے طہارت کے ساتھ فرض نماز ادا کرنے کی فرصت نہ ملی لیکن اگلی نماز کے وقت میں اسے فقط تھوڑی دیر کے لئے استحاضہ کا خون آیا تو کیا شرعی معذور والا حکم ختم ہو جائے گا؟

جواب جی نہیں! عذر ثابت ہونے کے بعد جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ عذر آتا رہے تب تک شرعی معذور والا حکم باقی رہتا ہے لہٰذا عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ اور جب پورا وقت گزر گیا اور

خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، 385/1)

استحاضہ والی خاتون نے کسی ذریعے سے خون روک لیا تو کیا اب بھی معذور شرعی کہلائی گی؟

سوال اگر استحاضہ والی خاتون کو خون کا معمولی سا داغ لگتا تھا کہ اس نے کسی کپڑے وغیرہ کے ذریعے اسے روک لیا تو کیا اب بھی وہ استحاضہ والی یا شرعی معذور ہی کہلائے گی؟

جواب جی نہیں! شرعی معذور نہیں کہلائے گی بلکہ عورت اگر کسی طریقے سے استحاضے کا خون روک سکتی ہے یعنی یوں کہ خون فرج داخل (شرمگاہ کے اندرونی) سے باہر نہ آنے پائے تو نماز کے وقت اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے طہارت کے ساتھ فرض نماز ادا کرنا لازم ہو گا۔ بہار شریعت میں ہے: "اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہو گا۔" (بہار شریعت، 385/1) نیز اسی میں ہے: "اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔" (بہار شریعت، 387/1)

نوٹ: معذور شرعی کے متعلق مزید احکام و تفصیلات کے لئے بہار شریعت حصہ دوم کا مطالعہ کریں۔

خاتمہ

(حیض کی عادت میں تبدیلی کے متعلق مثالوں کی تفصیلی وضاحت)

اس کتاب کے باب نمبر 2 کی دوسری فصل میں حیض و نفاس کی عادت مقرر ہونے یا بدلنے کی صورتیں اور احکام بیان کئے گئے ہیں۔اگرچہ وہاں ان صورتوں کی وضاحت مثالوں کے ساتھ کی گئی تھی اور بغور پڑھنے سے مسائل سمجھنا کوئی زیادہ مشکل نہیں لیکن مزید آسانی کی خاطر حیض کے متعلق جو مثالیں دی گئی تھیں ان کی نقشے کی صورت میں وضاحت اور مرحلہ وار احکام کی تفصیل یہاں بیان کی گئی ہے۔اور امید ہے اس سے ہر ذی فہم شخص متعلقہ مسائل کو بہت آسانی سے سمجھ سکے گا۔اور جو صحیح طریقے سے انہیں سمجھ لے گا اِن شاءاللہ وہ اس طرح کی اور بہت سی صورتوں کا حکم نکال سکے گا۔ اس تفصیل میں جن قواعد کی بنیاد پر احکام بیان کئے جائیں گے وہ مختصر طور پر نیچے لکھے گئے ہیں، ان کی تفصیلات کتاب میں متفرق مقامات پر گزر چکی ہیں۔یہاں قواعد کو دوبارہ لکھ دیا گیا تاکہ آگے آنے والے احکام کو پڑھنے سے پہلے ان کو ایک نظر دیکھ لیا جائے۔

قواعد واصول

(1)ہر عورت پر اپنی حیض، نفاس وطہر (پاکی کے ایام) کے متعلق عادت یاد رکھنا لازم ہے۔

(2)عورت کو پاکی کے 15 دن گزرنے کے بعد اور عادت کے دن شروع ہونے سے پہلے خون آنا شروع ہو جائے تو نمازیں جاری رکھنے یا نہ رکھنے کے حوالے سے تین صورتیں ہیں:

(۱)عورت کو جتنے دن پہلے حیض شروع ہو گیا وہ ان دنوں کی تعداد کو نوٹ کرے اور جتنے دن اس کو عادتاً خون آتا ہے ان دنوں کی تعداد کو نوٹ کرے اور پھر دونوں کو جمع کر کے دیکھے اگر دونوں کا مجموعہ 10 دن سے کم رہے تو عورت خون دیکھتے ہی نماز پڑھنا بند کر دے۔

(۲)اور اگر دونوں کا مجموعہ 10 دن سے زیادہ ہو تو عورت اپنی عادت کے دن شروع ہونے تک نمازیں جاری رکھے۔

(۳)البتہ اگر عادت والے دنوں سے بہت جلدی خون آگیا اتنا کہ حیض کی عادت کے دن شروع ہونے میں ابھی کم از کم 18 دن یا اس سے زیادہ دن باقی ہیں تو پھر اس صورت میں بھی پہلی صورت کی طرح خون دیکھتے ہی عورت نمازیں روک دے۔ (منہل الواردین، صفحہ 110 تسہیلا، تاتارخانیہ، 1/511)

(2)خون تین دن مکمل ہونے سے پہلے ہی رک جائے تو عورت وضو کرکے نمازیں شروع کرے گی۔ اور تین دن مکمل ہونے کے بعد جب بھی رکے تو غسل کرکے نمازیں شروع کرے گی۔(ہاں نفاس کا خون تین دن سے جلدی رکے تب بھی غسل کرکے ہی نمازیں شروع کرے گی۔)

(3)ایک مکمل طہر (یعنی کامل 15 دن خون نہ آنا) دو خونوں کے درمیان فاصلہ بنتا ہے۔

(4)ناقص طہر (یعنی خون نہ آنے کا زمانہ کامل 15 دن سے کم ہو) تو یہ دو خونوں کے درمیان فاصلہ نہیں بنتا بلکہ حکمی طور پر یہ سارے دن خون والے شمار ہوتے ہیں۔

(5)جب خون (حقیقی یا حکمی طور پر) دس دن سے بڑھ جائے اور جن دنوں میں خون آیا ہے ان میں اگر عادت والے تین یا زیادہ دن شامل ہیں تو فقط یہ والے دن ہی حیض شمار ہوں گے اس سے اضافی دن استحاضہ کے ہوں گے۔ اور اگر خون عادت کے دنوں میں بالکل واقع نہ ہوا ہو یا عادت کے دنوں میں نصاب (یعنی تین دن) سے کم ہو تو حیض کا زمانہ بدل جاتا ہے اور دنوں کی تعداد وہی رہتی ہے اور حیض کی ابتداء اس وقت سے لی جائے گی جس دن خون آنا شروع ہوا۔

(6) حیض کا خون عادت کے خلاف آیا اور دس دن سے زیادہ جاری رہا لیکن زیادہ یوں ہوا کہ جن تاریخوں میں خون آنے کی عادت تھی ان ساری تاریخوں میں بھی آیا (خواہ حقیقتاً آیا، یا حکماً آیا) تو ایسی صورت میں کسی اعتبار سے عورت کی عادت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا بلکہ دنوں کی تعداد اور تاریخیں پرانی ہی برقرار رہیں گی۔

(7)خون جب 3 دن یا اس سے زیادہ اور 10 دن سے کم آئے اور اس سے پہلے اور بعد میں پاکی کے کم از کم 15 دن مکمل ہوں تو اس خون کو حیض بنایا جائے گا۔ اب اگر یہ خون پچھلی عادت کے مطابق جن دنوں میں آنا چاہیے تھا انہیں دنوں میں آیا ہے اور اتنے دن ہی آیا تو پھر عادت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور اگر آیا تو اتنے دن ہی لیکن پاکی کے جتنے دن گزرنے کے بعد پچھلی بار آیا تھا اس بار اس سے جلدی آگیا یا اس سے لیٹ آیا تو طُہر (پاکی) کے دنوں کی تعداد میں فرق آجائے گا، (یعنی یا کم ہو جائیں گے یا زیادہ) اس اعتبار سے حیض کے زمانے میں بھی کچھ تبدیلی ہو جائے گی۔ اور اگر جلدی یا لیٹ آنے کے ساتھ ساتھ دنوں کی تعداد میں بھی فرق آیا تو اب زمانے کے ساتھ ساتھ حیض کے دنوں کی عادت بھی بدل جائے گی۔ (ماخوذ از منھل الواردین، صفحہ 88، جد الممتار، 2/336)

(8)(نفاس کے علاوہ جب) خون حقیقی اور حکمی دونوں اعتبار سے تین دن سے کم رہا تو ان دنوں میں جو نمازیں نہیں

پڑھیں ان کی قضا کرنی ہوتی ہے۔

(9) خون (حقیقی یا حکمی طور پر) دس دن سے بڑھ جائے تو عادت والی عورت کو عادت کے دنوں کے علاوہ نمازوں کی قضا کا حکم ہوتا ہے۔

(10) حیض کا خون دس دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا لہٰذا دس دن مکمل ہونے پر بھی خون نہ رکے تو اب طہارت حاصل کر کے نماز شروع کر دینا فرض ہے۔ یونہی نفاس میں 40 دن مکمل ہونے پر بھی خون نہ رکے تو طہارت حاصل کر کے نماز شروع کر دینا فرض ہے۔

مثال عورت کی عادت تھی کہ اسے مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض آتا پھر پچپن (55) دن پاک رہتی۔ اس بار عادت کے مطابق مہینے کے پہلے پانچ دن اسے حیض آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے فقط پندرہ (15) دن پاک رہنے کے بعد اکیس (21) تاریخ کو اسے دوبارہ خون شروع ہو گیا جو کہ مسلسل گیارہ دن تک جاری رہا۔

عورت کی عادت

60	-	-	-	-	-	50	-	-	-	30	-	-	20	-	-	-	-	-	-	5	4	3	2	1
55 دن طہر																				5 دن حیض				

مسئلے کی صورت

31	-	-	-	-	-	25	-	-	-	21	20				-	-	-	-	-	6	5	4	3	2	1
11 دن خون آیا											15 دن خون نہیں آیا										5 دن حیض				

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے سے پانچویں دن تک کا خون عادت کے مطابق حیض ہے۔

(2) چھٹے دن سے بیسویں دن تک ایک کامل طہر 15 دن کا ہے۔

(3) اکیسویں دن سے اکتیسویں دن تک آنے والا خون

(۱) فاسد ہے کیونکہ 10 دن سے زیادہ ہے۔ (2) یہ تمام عرصہ حیض کی عادت سے ہٹ کر ہے۔

مسئلے کا حکم

(1)چونکہ خون دس دن سے زیادہ آیا ہے اس لئے پرانی عادت کی طرف لوٹایا جائے گا۔

(2)لہذا پرانی عادت کے مطابق فقط 5 دن حیض کے ہوں گے، جس کی ابتداء اس وقت سے لی جائے گی جب سے خون آنا شروع ہوا۔

(3)دنوں کی تعداد کے اعتبار سے حیض کی عادت نہیں بدلی یعنی 5 ہی رہی، ہاں زمانہ بدل گیا۔

(4)طہر کی عادت کم ہو گئی یعنی پہلے 55 دن پاک رہنے کی عادت تھی لیکن اب 15 دن پاک رہنے کی عادت بن گئی، کیونکہ یہ طہر صحیح ہے۔

مسئلے کی انتہائی صورت

<table>
<tr><td colspan="6"></td><td colspan="5">حیض کی عادت کا نیا زمانہ</td><td colspan="14"></td></tr>
<tr><td>31</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>25</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>21</td><td>20</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>6</td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="6">6 دن استحاضہ</td><td colspan="5">5 دن حیض</td><td colspan="9">15 دن طہر</td><td colspan="5">5 دن حیض</td></tr>
</table>

ترتیب وار تفصیلی احکام

(1)پہلے دن خون دیکھتے ہی عورت نماز وروزہ سے رک جائے گی۔

(2)پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو عورت غسل کر کے نماز شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3)اکیسویں دن دوبارہ خون دیکھتے ہی نماز وروزہ سے رک جائے گی کیونکہ عادت کے دن آنے سے 40 دن پہلے ہی خون شروع ہو گیا ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ اگر عادت والے دنوں سے بہت جلدی خون آگیا اتنا کہ حیض کی عادت کے دن شروع ہونے میں ابھی کم از کم 18 دن یا اس سے زیادہ دن باقی ہیں تو پھر اس صورت میں خون دیکھتے ہی عورت نمازیں روک دے۔ (دیکھئے قاعدہ نمبر2)

(4)اس خون کے دس دن مکمل ہوتے ہی یعنی اکتیسویں دن غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی اگرچہ خون جاری رہے۔

(5) اکتسویں دن خون آنے سے یہ ظاہر ہوگیا کہ یہ خون دس دن سے آگے بڑھ گیا ہے، لہذا دوبارہ پچھلے دنوں کی طرف دیکھنا ہوگا اور مسئلے کی تصحیح کرنی ہوگی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

(6) یہ خون دس دن سے زیادہ آیا اور عادت کے دنوں میں بالکل نہیں آیا تو اب دنوں کی تعداد کے اعتبار سے پچھلی عادت بر قرار رہی لہذا اکیسویں دن سے پچیسویں دن تک تو حیض ہی ہے۔ لیکن اس سے اگلے سارے دن استحاضہ ہوئے۔ اور چھبیسویں دن سے تیسویں دن تک عورت نے جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کا کوئی گناہ نہیں ہوا البتہ اب ان نمازوں کی قضا کرنا فرض ہے کیونکہ واضح ہو چکا کہ یہ دن حیض کے نہیں تھے بلکہ استحاضہ کے تھے۔

(7) طہر کی عادت 55 دن سے کم ہو کر اب 15 دن ہوگئی۔ لہذا نئی عادت 15 دن کے طہر کے بعد 5 دن حیض آنے کی مقرر ہوگئی۔

مثال عورت کی عادت تھی کہ اسے مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض آتا پھر پچپن (55) دن پاک رہتی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے فقط 46 دن پاک رہی اور سینتالیسویں (47) دن خون شروع ہوا جو کہ گیارہ (11) دن جاری رہا۔

عورت کی عادت

60	-	-	-	-	-	50	-	-	-	30	-	-	20	-	-	-	-	-	-	5	4	3	2	1

55 دن طہر	5 دن حیض

مسئلے کی صورت

پرانی عادت کا زمانہ	

65	64	63	62	61	60	59	58						52	51	50											6	5	4	3	2	1

	11 دن خون آیا	46 دن خون نہیں آیا	5 دن حیض

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے سے پانچویں دن تک کا خون عادت کے مطابق حیض ہے۔

(2) چھٹے دن سے اکاون دن تک 46 دن طہر کے ہیں۔ اور یہ کامل طہر ہے۔

(3) باون سے باسٹھ تک آنے والا خون

(۱) فاسد ہے کیونکہ 10 دن سے زیادہ ہے۔

(۲) ان میں سے پہلے نو دن جو خون آیا یہ طُہر (پاکی) کے ایام میں آیا یعنی باون سے ساٹھ تک۔

(۳) دو دن خون عادت کے ایام میں آیا یعنی اکسٹھواں اور باسٹھواں دن۔ اور یہ حیض کے نصاب (تین دن) سے کم ہے۔

مسئلے کی انتہائی صورت

		حیض کی نئی عادت کا زمانہ		
65 64 63	62 61	56 52	51 50 6	5 4 3 2 1
طہر	6 دن استحاضہ	5 دن حیض	46 دن طہر	5 دن حیض

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے دن خون دیکھتے ہی عورت نماز وروزہ سے رک جائے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو عورت غسل کر کے نماز شروع کر دے گی اور روزہ رکھ سکے گی۔

(3) 46 دن بعد 52 نمبر والے دن جب دوبارہ خون دیکھے گی تو نماز وروزہ سے نہیں رکے گی کیونکہ عادت کے دن شروع ہونے سے 9 دن پہلے یہ خون شروع ہو گیا ہے اور ان 9 میں حیض کی عادت کے 5 دن جمع کریں تو مجموعہ دس سے زیادہ بن جاتا ہے یعنی جواب 14 حاصل ہوتا ہے اور جب یہ مجموعہ دس سے زیادہ اور اٹھارہ سے کم بنے تو ایسی صورت میں حکم ہوتا ہے کہ نماز سے نہ رکے بلکہ عادت کے دن آنے تک نمازیں جاری رکھے۔ (دیکھئے قاعدہ نمبر 2) (البتہ ازدواجی تعلقات سے رکنا ہو گا۔)

(4) اس خون کے جب پانچ دن پورے ہو جائیں تو احتیاطاً عورت کو غسل کر لینا چاہیے اگرچہ خون جاری ہو کیونکہ ممکن ہے بعد میں یہ ظاہر ہو کہ عادت کا زمانہ بدل گیا اور یہ والے پانچ دن حیض کے تھے۔ (اس موقع پر جو غسل کا کہا گیا یہ فرض یا واجب نہیں، بلکہ احتیاطاً ہے تاکہ بعد میں نمازوں کا اعادہ کرنا نہ پڑے۔)

(5) پھر جب حیض کی پچھلی عادت کا زمانہ آئے یعنی طہر کے پچپن دن مکمل ہو جائیں اور 61 نمبر والا دن آئے تو اب عورت نمازوں سے رک جائے گی کیونکہ اب یہ عادت کے دن شروع ہوئے اور اس دن خون بھی آرہا ہے۔

(6) باسٹھ دن مکمل ہونے پر جب خون رکا تو دو چیزیں معلوم ہو گئیں:

(ا) یہ خون دس دن سے بڑھ چکا ہے۔ (۲) عادت کے دنوں میں فقط دو دن خون آیا ہے یعنی حیض کے نصاب سے کم ہے۔

(7) لہٰذا دوبارہ پچھلے دنوں کی طرف دیکھنا ہو گا اور مسئلے کی تصحیح کرنی ہو گی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

(8) یہ خون دس دن سے زیادہ آیا اور عادت کے دنوں میں حیض کے نصاب (تین دن) سے کم آیا جسے تنہا حیض بنانا ممکن نہیں تو اب دنوں کی تعداد کے اعتبار سے پچھلی عادت (یعنی 5 دن) برقرار رہے گی اور اس کی ابتدا اس وقت سے لی جائے گی جب سے خون شروع ہوا۔ لہٰذا باون سے چھپن تک 5 دن حیض کے ہوں گے۔ اور اس سے آگے خون والے سارے دن استحاضہ ہوں گے۔

(9) باون (52) سے چھپن (56) تک پانچ دنوں میں جو نمازیں پڑھیں وہ نہ ہوئیں کیونکہ یہ نمازیں حیض کی حالت میں واقع ہوئیں، لیکن اس کا کوئی گناہ نہیں ہوا، اور یہ نمازیں دوبارہ پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ ہاں ان دنوں میں اگر کوئی قضا نماز پڑھی تو وہ دوبارہ پڑھنی ہو گی۔ یونہی رمضان کا روزہ ادا یا قضا رکھا تھا تو دوبارہ رکھنا ہو گا۔

(10) ستاون (57) سے ساٹھ (60) تک چار دنوں میں جو روزے رکھے وہ درست ہو گئے۔ اور ان میں جو نمازیں پڑھیں اگر تو چھپن (56) نمبر والا دن مکمل ہونے پر احتیاطاً غسل کر لیا تھا تو جو نمازیں اس غسل کے بعد پڑھیں وہ درست ہو گئیں اور اگر غسل نہیں کیا تھا یا بعد میں کیا تھا تو جو نمازیں غسل سے پہلے پڑھیں وہ نہ ہوئیں، ان کی قضا کرنی ہو گی کیونکہ حیض مکمل ہونے کے بعد غسل کر کے ہی نمازیں درست ہوتی ہیں۔

(11) اکسٹھویں اور باسٹھویں دن جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کا کوئی گناہ نہیں ہوا البتہ اب ان نمازوں کی قضا کرنا فرض ہے کیونکہ واضح ہو چکا کہ یہ دن حیض کے نہیں تھے بلکہ استحاضہ کے تھے، یونہی اگر رمضان تھا تو ان روزوں کی قضا کرنی ہے لیکن ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا کوئی گناہ نہیں ہوا۔

مثال عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھا اور 25 دن پاک رہتی تھی، لیکن اس بار چار (4) تاریخ سے شروع ہو کر چودہ (14) تاریخ تک خون آیا (یعنی چوتھے اور چودھویں دن بھی خون آیا اور ٹوٹل 11 دن خون کے بنے)۔

عورت کی عادت

<table>
<tr><td>30</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>10</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="20">25 دن طہر</td><td colspan="5">5 دن حیض</td></tr>
</table>

مسئلے کی صورت

<table>
<tr><td colspan="25"></td><td colspan="5">پرانی عادت کا زمانہ</td></tr>
<tr><td>30</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>14</td><td>-</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="16">16 دن خون نہیں آیا</td><td colspan="11">11 دن خون</td><td colspan="3">خون نہیں آیا</td></tr>
</table>

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلا، دوسرا اور تیسرا دن بھی حیض کی عادت کا تھا لیکن اس بار ان میں خون نہیں آیا۔

(2) 4 تاریخ سے 14 تک آنے والا خون

(۱) فاسد ہے کیونکہ 10 دن سے زیادہ ہے۔

(۲) ان میں سے پہلے 2 دن جو خون آیا یعنی چوتھے اور پانچویں دن یہ حیض کی عادت والے دن تھے لیکن یہ حیض کے نصاب (تین دن) سے کم ہے لہذا تنہا ان دو دنوں کو حیض نہیں بنایا جاسکتا۔

(۳) اگلے نو دن (6 سے 14) تک جو خون آیا یہ طُہر (پاکی) کے ایام میں آیا۔

مسئلے کی انتہائی صورت

<table>
<tr><td colspan="22"></td><td colspan="5">حیض کی نئی عادت</td><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>30</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>14</td><td>-</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>8</td><td></td><td></td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="16">16 دن طہر</td><td colspan="6">6 دن استحاضہ</td><td colspan="5">5 دن حیض</td><td colspan="3">طہر</td></tr>
</table>

ترتیب وار تفصیلی احکام

(1) پہلے تین دن بھی اگرچہ حیض کی عادت کا زمانہ تھا لیکن چونکہ اس بار ان دنوں خون نہیں آیا اس لئے عورت ان

تینوں دنوں میں نمازیں جاری رکھے گی۔

(2)چوتھے دن خون دیکھتے ہی نماز وروزوں وغیرہ سے رک جائے گی۔

(3)خون چل رہاہے تو نمازوں سے رکی رہے گی حتی کہ 13 تاریخ تک نمازیں نہیں پڑھے گی۔

(4)14 تاریخ میں جب خون آیاتوواضح ہوگیا کہ اب خون دس دن سے آگے بڑھ گیااس لئے نہاکے نمازیں شروع کردے گی۔

(5)یہ خون دس دن سے زیادہ ہے۔ لہٰذا عورت کو دوبارہ پچھلے دنوں کی طرف دیکھنا ہوگااور مسئلے کی تصحیح کرنی ہوگی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

(6)یہ خون دس دن سے زیادہ آیااور عادت کے دنوں میں حیض کے نصاب (تین دن) سے کم آیا جسے تنہا حیض بنانا ممکن نہیں تو اب دنوں کی تعداد کے اعتبار سے پچھلی عادت (یعنی 5 دن) بر قرار رہے گی اوراس کی ابتدا اس وقت سے لی جائے گی جب سے خون شروع ہوا۔ لہٰذا چوتھے دن سے شروع ہو کر آٹھویں دن تک 5 دن حیض کے ہوں گے۔ اور اس سے آگے خون والے سارے دن استحاضہ ہوں گے۔

(7)نویں سے تیرھویں دن تک جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کا کوئی گناہ نہیں ہوا البتہ اب ان نمازوں کی قضا کرنا فرض ہے کیونکہ واضح ہو چکا کہ یہ دن حیض کے نہیں تھے بلکہ استحاضہ کے تھے، یونہی اگر رمضان تھاتو ان روزوں کی قضا کرنی ہے لیکن ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا کوئی گناہ نہیں ہوا۔

(8)عورت کی عادت حیض کے حوالے سے پانچ دن ہی رہی لیکن اب زمانہ بدل گیا کہ اب یکم سے نہیں بلکہ 4 سے 8 تک پانچ دن عادت بن گئی۔

مثال عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھااور 25 دن پاک رہتی تھی۔ اس بار حیض پانچ تاریخ کو ختم ہوا تو 15 دن کے بعد اکیس (21) تاریخ کو پھر خون آنا شروع ہو گیا جو مہینے کے آخر تک یعنی 30 تاریخ تک بھی ختم نہیں ہوا بلکہ اگلے مہینے کی پہلی دو تاریخوں میں بھی آیا۔

عوت کی عادت

30	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-							5	4	3	2	1
25 دن طہر																								حیض				

مسئلے کی صورت

پرانی عادت کا زمانہ			عادت کا زمانہ
5	2 1 30 21	20 6	5 1
	12 دن خون آیا	15 دن کا مکمل طہر	حیض

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) اگلے 15 دن ایک کامل طہر ہے۔

(3) اکیس تاریخ سے اگلے مہینے کی دو تاریخ تک جو خون آیا وہ

(۱) فاسد ہے کیونکہ 10 دن سے زیادہ ہے۔

(۲) ان میں سے آخری 2 دن جو خون آیا یعنی اگلے مہینے کی یکم اور دو تاریخ کو تو یہ حیض کی عادت والے دن تھے لیکن یہ حیض کے نصاب (تین دن) سے کم ہے کہ تنہا ان دو دنوں کو حیض نہیں بنایا جاسکتا۔

(۳) اکیس سے تیس تک جو 10 دن خون آیا یہ طُہر (پاکی) کے ایام میں آیا۔

مسئلے کی انتہائی صورت

	نئی عادت		
5	2 1 30	25 21	5 1
7 دن استحاضہ	5 دن حیض	15 دن کا مکمل طہر	5 دن حیض

ترتیب وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہذا یکم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔

(3) 15 دن کے کامل طہر کے بعد جب 21 کو عادت کے دن آنے سے پہلے ہی دوبارہ خون شروع ہوا تو اب اس

صورت میں نمازیں نہیں روکے گی بلکہ جاری رکھے گی اگرچہ خون آتا رہے کیونکہ عادت کے دن شروع ہونے سے 10 دن پہلے یہ خون شروع ہوگیا ہے اور ان 10 میں حیض کی عادت کے 5 دن جمع کریں تو مجموعہ دس سے زیادہ اور اٹھارہ سے کم بن جاتا ہے یعنی جواب 15 حاصل ہوتا ہے اور ایسی صورت میں حکم ہوتا ہے کہ نماز سے نہ رکے بلکہ عادت کے دن آنے تک نمازیں جاری رکھے۔(البتہ ازدواجی تعلقات سے رکنا ہوگا۔)

(4) اس خون کے جب پانچ دن (21 سے 25 تک) پورے ہو جائیں تو احتیاطاً عورت کو غسل کر لینا چاہیے اگرچہ خون جاری ہو کیونکہ ممکن ہے بعد میں یہ ظاہر ہو کہ عادت کا زمانہ بدل گیا اور یہ والے پانچ دن حیض کے تھے۔(اس موقع پر جو غسل کا کہا گیا یہ فرض یا واجب نہیں، بلکہ احتیاطاً ہے تاکہ بعد میں نمازوں کا اعادہ نہ کرنا پڑے۔)

(5) تیس (30) تاریخ تک نمازیں جاری رکھے گی پھر جب عادت کے دن یعنی اگلے ماہ کی یکم شروع ہو تو اب نمازوں سے رک جائے گی کیونکہ یہ عادت کے دن ہیں اور خون بھی آرہا ہے۔

(6) تاریخ کے بعد جب خون رکا تو دو چیزیں معلوم ہو گئیں:

(۱) یہ خون دس دن سے بڑھ چکا ہے۔ (۲) عادت کے دنوں میں فقط دو دن خون آیا ہے یعنی حیض کے نصاب سے کم ہے۔

(7) لہٰذا دوبارہ پچھلے دنوں کی طرف دیکھنا ہوگا اور مسئلے کی تصحیح کرنی ہوگی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

(8) یہ خون دس دن سے زیادہ آیا اور عادت کے دنوں میں حیض کے نصاب (تین دن) سے کم آیا جسے تنہا حیض بنانا ممکن نہیں تو اب دنوں کی تعداد کے اعتبار سے پچھلی عادت (یعنی 5 دن) برقرار رہے گی اور اس کی ابتدا اس وقت سے لی جائے گی جب سے خون شروع ہوا۔ لہٰذا اکیس سے پچیس تک 5 دن حیض کے ہوں گے۔ اور اس سے آگے خون والے سارے دن استحاضہ ہوں گے۔

(9) 21 سے 25 تک پانچ دنوں میں جو نمازیں پڑھیں وہ نہ ہوئیں کیونکہ یہ نمازیں حیض کی حالت میں واقع ہوئیں، لیکن اس کا کوئی گناہ نہیں ہوا، اور یہ نمازیں دوبارہ پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ ہاں ان دنوں میں اگر کوئی قضا نماز پڑھی تو وہ دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ یونہی رمضان کا روزہ ادا یا قضا رکھا تھا تو دوبارہ رکھنا ہوگا۔

(10) 26 سے 30 تک پانچ دنوں میں جو روزے رکھے وہ درست ہوگئے۔ اور ان میں جو نمازیں پڑھیں اگر تو پچیسواں دن مکمل ہونے پر احتیاطاً غسل کر لیا تھا تو جو نمازیں اس غسل کے بعد پڑھیں وہ درست ہو گئیں اور اگر غسل

نہیں کیا تھا یا بعد میں کیا تھا تو جو نمازیں غسل سے پہلے پڑھیں وہ نہ ہوئیں، ان کی قضا کرنی ہو گی۔

(11) اگلے ماہ کی یکم اور دو تاریخ کو جو نمازیں نہیں پڑھیں ان کا کوئی گناہ نہیں ہوا البتہ اب ان نمازوں کی قضا کرنا فرض ہے کیونکہ واضح ہو چکا کہ یہ دن حیض کے نہیں تھے بلکہ استحاضہ کے تھے، یونہی اگر رمضان تھا تو ان روزوں کی قضا کرنی ہے لیکن ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا کوئی گناہ نہیں ہوا۔

(12) عورت کی عادت حیض کے حوالے سے پانچ دن ہی رہی لیکن اب زمانہ بدل گیا یوں کہ پہلے 25 دن طہر کے بعد 5 دن حیض کی عادت تھی لیکن اب طہر کی عادت بدل کر 15 دن ہو گئی لہذا اب 15 دن طہر کے بعد 5 دن حیض کی عادت بن گئی۔

مثال عورت کی عادت تھی کہ اسے مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض آتا پھر پچپن (55) دن پاک رہتی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے فقط 48 دن پاک رہی اور انچاسویں (49) دن خون شروع ہوا جو کہ بارہ (12) دن جاری رہا۔

عورت کی صورت

60	-	-	-	-	-	-	-						-	-	-												5		4	3	2	1
55 دن طہر																											5 دن حیض					

مسئلے کی صورت

پرانی عادت کازمانہ																															
65	-	-	-	-	60	-	-		-	-	54	53	-	-	-											6	5	4	3	2	1
12 دن خون آیا												48 دن خون نہیں آیا															حیض				

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) چھٹے سے ترپنوے دن تک 48 دن کا طہر ہے جو کہ ایک کامل طہر ہے۔

(3)54 نمبر دن سے 65 نمبر دن تک جو خون آیا وہ

(۱)فاسد ہے کیونکہ 10 دن سے زیادہ ہے۔

(۲)ان میں سے پہلے 7 دن جو خون آیا یعنی 54 سے 60 تک وہ طُہر (پاکی) کے زمانے میں آیا۔

(۳)آخری پانچ دن 61 سے 65 تک جو خون آیا وہ حیض کی عادت والے دن تھے اور یہ حیض کے نصاب (تین دن) سے زیادہ ہے لہذا فقط ان دنوں کو حیض بنانا ممکن ہے۔

مسئلے کی انتہائی صورت

پرانی عادت کا زمانہ			
65 - - - -	60 - - - - 54	53 - - - 6	5 4 3 2 1
5 دن حیض	7 دن استحاضہ (یہ خون والے دن بھی حقیقتاً طہر ہے)	48 دن طہر	5 دن حیض

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہذا کیم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2)پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3)48 دن کے کامل طہر کے بعد جب 54 نمبر والے دن کو عادت کے دن آنے سے پہلے ہی دوبارہ خون دیکھے گی تو اب اس صورت میں نمازیں نہیں روکے گی بلکہ جاری رکھے گی اگرچہ خون آتا رہے کیونکہ عادت کے دن شروع ہونے سے 7 دن پہلے یہ خون شروع ہو گیا ہے اور ان 7 میں حیض کی عادت کے 5 دن جمع کریں تو مجموعہ دس سے زیادہ اور اٹھارہ سے کم بن جاتا ہے یعنی جواب 12 حاصل ہوتا ہے اور ایسی صورت میں حکم ہوتا ہے کہ نماز سے نہ رکے بلکہ عادت کے دن آنے تک نمازیں جاری رکھے۔(البتہ ازدواجی تعلقات سے رکنا ہو گا۔)

(4)اس خون کے جب پانچ دن (چوّن سے اٹھاون تک) پورے ہو جائیں تو احتیاطاً عورت کو غسل کر لینا چاہیے اگرچہ خون جاری ہو کیونکہ ممکن ہے بعد میں یہ ظاہر ہو کہ عادت کا زمانہ بدل گیا اور یہ والے پانچ دن حیض کے تھے۔(اس موقع پر جو غسل کا کہا گیا یہ فرض یا واجب نہیں، بلکہ احتیاطاً ہے تاکہ بعد میں نمازوں کا اعادہ نہ کرنا پڑے۔)

(5) پچپن دن طہر کے مکمل ہونے تک نمازیں جاری رکھے گی پھر جب اگلا 61 نمبر والا دن آئے تو اب نمازوں سے رک جائے گی کیونکہ یہ حیض کی عادت کا دن ہے اور اس میں خون بھی آرہا ہے۔

(6) 65 نمبر والے دن جب حیض کی عادت کا زمانہ پورا ہو گیا تو اب غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی اور پینسٹھواں دن مکمل ہونے پر جب خون رک گیا تو اب دو چیزیں معلوم ہو گئیں:

(۱) یہ خون دس دن سے بڑھ چکا ہے۔ (۲) عادت کے سارے دنوں میں خون آیا ہے اور حیض کے نصاب (تین دن) سے کم نہیں ہے۔

(7) جب یہ خون دس دن سے زیادہ آیا اور عادت کے دنوں میں حیض کا کم از کم نصاب (تین دن) بھی پورا ہے اور عادت کے سارے دنوں میں بھی آیا ہے لہذا صرف عادت والے دن ہی حیض کے ہوں گے۔ اور اس سے پہلے جتنے دن خون آیا وہ سارے استحاضہ کے ہوں گے۔

(8) عورت کی عادت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ پہلے بھی پچپن دن طہر کے بعد پانچ دن حیض کی عادت تھی اور اب بھی یہی عادت برقرار ہے۔

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے فقط چوّن (54) دن پاک رہی، اور پھر ایک دن خون آیا اور پھر اگلے چودہ (14) دن خون نہ آیا اور پھر اگلے دن خون آ گیا۔

عورت کی عادت

<table>
<tr><td>60</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="19">55 دن طہر</td><td colspan="5">5 دن حیض</td></tr>
</table>

مسئلے کی صورت

<table>
<tr><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td colspan="4">پرانی عادت کا زمانہ</td><td colspan="23"></td></tr>
<tr><td>75</td><td>74</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>65</td><td>-</td><td>-</td><td>61</td><td>60</td><td>59</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>6</td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td>خون</td><td colspan="8">14 دن خون نہیں آیا</td><td>خون</td><td colspan="16">54 دن خون نہیں آیا</td><td colspan="6">5 دن حیض</td></tr>
</table>

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) چھٹے سے انسٹھ تک 54 دن کا طہر ہے جو کہ ایک کامل طہر ہے۔

(3) 60 نمبر والے دن جو خون آیا وہ فاسد ہے کیونکہ نصاب (تین دن) سے کم ہے۔ یونہی 75 نمبر والے دن جو خون آیا وہ بھی فاسد رہا۔

(4) دن نمبر 61 سے 74 تک جو خون نہ آنے کا زمانہ ہے یہ طُہر فاسد ہے کیونکہ یہ کامل طُہر (15 دن) سے کم ہے لہٰذا حکماً یہ تمام دن خون والے شمار ہوں گے اور گویا یہ کہا جائے گا کہ عورت کے 60 سے 75 تک سولہ دن (16=1+14+1) سارے کے سارے خون والے تھے۔

(5) حقیقی اور حکمی خون والے ان سولہ دنوں میں سے پانچ دن پرانی عادت والے بھی ہیں یعنی 61 سے 65 تک۔

مسئلے کی انتہائی صورت

<table>
<tr><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td colspan="4">پرانی عادت کا زمانہ</td><td colspan="23"></td></tr>
<tr><td>75</td><td>74</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>65</td><td>-</td><td>-</td><td>61</td><td>60</td><td>59</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>6</td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="5">10 دن استحاضہ</td><td colspan="4">5 دن حیض</td><td colspan="18">55 دن طہر (54 بغیر خون والے اور ایک استحاضہ والا)</td><td colspan="5">5 دن حیض</td></tr>
</table>

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہٰذا یکم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3) 54 دن کے طہر کے بعد جب 60 نمبر والے دن (عادت کے دن آنے سے پہلے ہی) دوبارہ خون دیکھے گی تو اب اس صورت میں نمازیں روک دے گی کیونکہ عادت کے دن شروع ہونے سے 1 دن پہلے یہ خون شروع ہوا ہے اور اس 1 میں حیض کی عادت کے 5 دن جمع کریں تو مجموعہ دس سے زیادہ نہیں بنتا یعنی جواب 6 حاصل ہوتا ہے اور ایسی صورت میں حکم ہوتا ہے کہ نماز سے رک جائے۔

(4)خون ایک دن آکر جب اکسٹھویں دن رک گیا تو عورت نمازیں دوبارہ شروع کر دے گی، اور غسل کی حاجت نہیں کیونکہ یہ خون نصاب (تین دن) کم یعنی فقط ایک دن ہی آیا تھا۔ لہٰذا وضو کے ساتھ ہی نمازیں شروع کر دے۔

(5)ساٹھویں دن جو نمازیں چھوڑی تھیں، ان کا گناہ نہیں ہوا لیکن ان کی قضا کرنی ہو گی، یہی حکم رمضان کے روزے کا ہے۔

(6)61 سے 65 تک 5 دن حیض کی عادت کا زمانہ تھا۔ جب یہ 5 دن پورے ہوں تو احتیاطاً غسل کر لے کیونکہ ممکن ہے بعد میں ان ایام کا ہی حیض ہونا ظاہر ہو جائے۔

(7)14 دن خون نہ آنے کے بعد اگلے 75 نمبر والے دن جب دوبارہ خون آیا تو واضح ہو گیا کہ یہ 14 دن والا طُہر ناقص طہر تھا اور دو خونوں کے درمیان یہ فاصلہ نہیں بنے گا بلکہ یہ سارے ایام خون والے بن جائیں گے، اور گویا (حقیقی و حکمی) خون والے ایام مجموعی طور پر دس سے زیادہ بن گئے۔

(8) حقیقی و حکمی خون والے ایام ملا کر خون والے ایام دس سے زیادہ بن رہے ہیں اور ان میں عادت والے سارے دن بھی شامل ہیں لہٰذا فقط یہ عادت والے دن ہی حیض کے شمار ہوں گے اور اس سے پہلے یا بعد والے جو بھی خون والے دن تھے وہ سارے استحاضہ بنیں گے اور عورت کی عادت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، پہلے کی طرح اب بھی 55 دن طُہر کے بعد 5 دن حیض کی عادت برقرار ہے۔

(9)لہٰذا 61 سے 65 جو حیض کی عادت کا زمانہ تھا، ان دنوں جو نمازیں پڑھیں یہ حیض میں واقع ہونے کی وجہ سے نہ ہوئیں، لیکن ان کو دُہرانے کی ضرورت نہیں البتہ اگر قضا نماز پڑھی تھی یا رمضان کا روزہ رکھا تھا تو اس کی قضا کرنی ہو گی۔

(10)اگر 65 نمبر والا دن مکمل ہونے کے بعد غسل کر لیا تھا تو بعد والے دنوں کی نمازیں ہو گئیں لیکن اگر اس وقت غسل نہیں کیا تھا تو غسل سے پہلے جو نمازیں پڑھیں وہ دوبارہ پڑھے کیونکہ حیض ختم ہونے پر غسل فرض ہوتا ہے، اور غسل کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

فائدہ: اس مثال میں جن دنوں کو شریعت نے حیض قرار دیا ظاہری طور پر ان میں سے ایک دن بھی خون نہیں آیا لہٰذا معلوم ہوا حیض کے لئے ضروری نہیں کہ ظاہری طور پر خون جاری رہے بلکہ کبھی حکمی طور پر خون کو جاری مان لیا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا ہونا ممکن ہے کہ حیض کی ابتدا بھی طُہر (پاکی) سے اور انتہا بھی طہر پر ہو۔

مثال عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھا لیکن اس بار یکم سے شروع ہو کر گیارہ تاریخ تک خون آیا یعنی گیارہویں دن بھی آیا۔

عوت کی عادت

30	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-								5	4	3	2	1
25 دن طہر																									حیض				

مسئلے کی صورت

30	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-		11						5	4	3		2	1
طہر																			11 دن خون آیا											

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) لیکن پانچ دن مکمل ہونے پر خون رکا نہیں بلکہ عادت سے زیادہ آیا اور دس دن سے زیادہ ہو گیا۔

(3) یہ خون فاسد ہے کیونکہ دس دن سے زیادہ آیا ہے اور ان خون والے دنوں میں عادت والے تمام دن شامل ہیں۔

مسئلے کی انتہائی صورت

																									حیض کی عادت کا زمانہ				
30	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-		11							5	4	3	2	1
طہر																		استحاضہ							5 دن حیض				

ترتیب وار تفصیلی احکام

(1) یکم تاریخ کو خون دیکھتے ہی عورت نمازیں چھوڑ دے گی کیونکہ یہ عادت کے دن ہیں اور ان میں خون بھی آرہا ہے۔

(2) پانچ تاریخ پر جب خون نہیں رکا بلکہ مزید آرہا ہے تو اس صورت میں ابھی عورت نمازیں شروع نہیں کرے گی بلکہ رُکی رہے گی۔

(3) دس دن مکمل ہونے پر بھی جب خون نہیں رکا تو دس دن مکمل ہوتے ہی غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی کیونکہ حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔

(4) دس دن سے خون بڑھ گیا تو یہ واضح ہو گیا کہ یہ خون فاسد ہے لہذا پچھلے دنوں کی طرف دیکھنا ہو گا اور مسئلے کی تصحیح کرنی ہو گی۔

(5) چونکہ خون دس دن سے زیادہ آیا ہے اور پچھلی عادت کے تمام دنوں میں بھی آیا ہے لہذا فقط وہی عادت والے دن ہی حیض قرار پائیں گے اور بقیہ آگے والے تمام دن استحاضہ ہوں گے۔

(6) عورت کی حیض کی عادت میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

(7) البتہ چھ تاریخ سے دس تاریخ تک پانچ دنوں میں جو نمازیں ادا نہیں کیں، اس کا کوئی گناہ نہیں ہوا، البتہ ان نمازوں کی قضا کرنی ہو گی کیونکہ واضح ہو چکا کہ یہ دن حیض کے نہیں بلکہ استحاضہ کے تھے۔

مثال عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھا لیکن اس بار جو پانچ دن پر خون ختم ہوا تو 21 تاریخ سے دوبارہ خون آنا شروع ہو گیا جو اگلے مہینے کے ابتدائی پانچ دن چلتا رہا۔

عورت کی عادت

30	- (17 خانے)	(8 خالی خانے)	5	4	3	2	1
25 دن طہر			حیض				

مسئلے کی صورت

پرانی عادت کا زمانہ			عادت کا زمانہ
5 ، ، ، 2 ، 1	30 ... 21	(15 خالی خانے)	5 ... 1
15 دن خون آیا		15 دن کا مکمل طہر	حیض

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) اگلے 15 دن ایک کامل طُہر ہے۔
(3) اکیس تاریخ سے اگلے مہینے کی 5 تاریخ تک جو خون آیا وہ
(۱) فاسد ہے کیونکہ 10 دن سے زیادہ ہے۔
(۲) ان میں سے آخری 5 دن جو خون آیا یعنی یکم سے پانچ تک، یہ حیض کی عادت والے دن تھے۔ یعنی حیض کی عادت کے تمام دنوں میں خون آیا۔
(۳) اکیس سے تیس تک جو 10 دن خون آیا یہ طُہر (پاکی) کے ایام میں آیا۔

مسئلے کی انتہائی صورت

حیض کی عادت کا زمانہ																													حیض کی عادت کا زمانہ
5			2	1	30					25				21															5				1
5 دن حیض					10 دن استحاضہ										15 دن طُہر کامل															5 دن حیض

ترتیب وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہٰذا یکم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔
(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔
(3) 15 دن کے کامل طُہر کے بعد جب 21 کو عادت کے دن آنے سے پہلے ہی دوبارہ خون شروع ہوا تو اب اس صورت میں نمازیں نہیں روکے گی بلکہ جاری رکھے گی اگرچہ خون آ تا رہے کیونکہ عادت کے دن شروع ہونے سے 10 دن پہلے یہ خون شروع ہو گیا ہے اور ان 10 میں حیض کی عادت کے 5 دن جمع کریں تو مجموعہ دس سے زیادہ اور اٹھارہ سے کم بن جاتا ہے یعنی جواب 15 حاصل ہوتا ہے اور ایسی صورت میں حکم ہوتا ہے کہ نماز سے نہ رکے بلکہ عادت کے دن آنے تک نمازیں جاری رکھے۔ (البتہ ازدواجی تعلقات سے رکنا ہوگا۔)
(4) اس خون کے جب پانچ دن (اکیس سے پچیس تک) پورے ہو جائیں تو احتیاطاً عورت کو غسل کر لینا چاہیے اگرچہ خون جاری ہو کیونکہ ممکن ہے بعد میں یہ ظاہر ہو کہ عادت کا زمانہ بدل گیا اور یہ والے پانچ دن حیض کے تھے۔ (اس موقع پر جو غسل کا کہا گیا یہ فرض یا واجب نہیں، بلکہ احتیاطاً ہے تاکہ بعد میں نمازوں کا اعادہ نہ کرنا پڑے۔)

(5) تیس تاریخ تک نمازیں جاری رکھے گی پھر جب عادت کے دن یعنی اگلے ماہ کی یکم شروع ہو تو اب نمازوں سے رک جائے گی کیونکہ یہ عادت کے دن ہیں اور خون بھی آرہا ہے۔

(6) نئے ماہ کے پانچ دن پورے ہونے پر جب خون رکا تو دو چیزیں معلوم ہو گئیں:

(۱) یہ خون دس دن سے بڑھ چکا ہے۔ (۲) عادت کے تمام دنوں میں خون آیا ہے۔

(7) لہٰذا فقط عادت والے دن ہی حیض کہلائیں گے اور باقی پچھلے دن جن میں خون آیا وہ سب استحاضہ ہیں۔

(8) عورت کی حیض کی عادت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، پہلے بھی مہینے کے ابتدائی پانچ دن عادت تھی اور اب بھی یہی برقرار ہے۔

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے ستاون (57) دن پاک رہی، پھر تین (3) دن خون آیا اور پھر اگلے چودہ (14) دن خون نہ آیا اور پھر اگلے ایک دن خون آ گیا۔

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا لیکن پھر پچپن دن کے بجائے ستاون (57) دن پاک رہی، پھر تین (3) دن خون آیا اور پھر اگلے چودہ (14) دن خون نہ آیا اور پھر اگلے ایک دن خون آ گیا۔

عورت کی عادت

<table>
<tr><td>60</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="16">55 دن طہر</td><td colspan="5">5 دن حیض</td></tr>
</table>

مسئلے کی صورت

<table>
<tr><td colspan="6"></td><td colspan="5">پرانی عادت کا زمانہ</td><td colspan="21"></td></tr>
<tr><td>80</td><td>79</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>66</td><td>65</td><td>64</td><td>63</td><td>62</td><td>61</td><td>60</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>6</td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td>خون</td><td colspan="5">14 دن خون نہیں آیا</td><td colspan="3">3 دن خون آیا</td><td colspan="18">57 دن خون نہیں آیا</td><td colspan="5">5 دن حیض</td></tr>
</table>

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) چھٹے سے باسٹھ تک 57 دن کا طہر ہے جو کہ ایک کامل طہر ہے۔

(3) 63 سے 65 تک جو تین دن خون آیا، یہ

(۱) صحیح خون ہے کیونکہ حیض کا کم از کم نصاب یعنی تین دن مکمل ہے اور ایک صحیح و کامل طہر کے بعد آیا ہے۔

(۲) نیز یہ خون عادت کے زمانے میں آیا ہے لیکن تعداد میں برابر نہیں بلکہ کم ہے۔

(4) 66 سے 79 تک جو خون نہ آنے والا 14 دن کا زمانہ ہے یہ طُہر فاسد ہے کیونکہ یہ کامل طُہر کی مقدار (یعنی 15 دن) سے کم ہے۔ لہذا پہلے والے اور بعد والے خون کے دن کے درمیان یہ فاصلہ نہیں بنے گا بلکہ ان دونوں کے ساتھ مل کر حکماً یہ تمام دن بھی خون والے شمار ہوں گے۔

(5) 80 نمبر والے دن جو خون آیا یہ بھی فاسد ہے، اسے پچھلے حقیقی و حکمی خون کے ساتھ ملایا جائے گا۔

(6) گویا مجموعی طور پر عورت کو کامل طہر کے بعد 18 دن خون آیا (18=1+14+3)۔ ان میں سے پہلے تین دن عادت کا زمانہ ہے اور اگلے 15 دن طہر کا زمانہ تھا۔

مسئلے کی انتہائی صورت

5 دن حیض	57 دن طہر	3 دن حیض	15 دن استحاضہ
1 2 3 4 5	6 ... - - - - 60 61 62	63 64 65	66 - - - 79 80
		نئی عادت	

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہذا کیم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کرکے نمازیں شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3) دن کے طہر کے بعد جب 63 نمبر والے دن دوبارہ خون دیکھے گی تو نمازیں روک دے گی کیونکہ عادت کے دن

ہیں اور اس میں خون بھی آرہا ہے۔

(4) تین دن مکمل ہونے کے بعد جب خون رکا تو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔

(5) 14 دن کے بعد پندرھویں دن جب خون دوبارہ آیا تو نمازیں جاری رکھے گی کیونکہ واضح ہو گیا کہ یہ 14 دن کا طہر کامل طہر نہیں تھا، اور یہ دو خونوں کے درمیان فاصلہ نہیں بن سکتا لہذا یہ سارے دن حکما خون والے بن گئے اور یہ جو 80 نمبر والے دن خون آیا یہ استحاضہ ہے۔

(6) چونکہ حقیقی و حکمی خون والے دن مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ ہو گئے اور ان خون والے دنوں میں حیض کی عادت کے سارے دن تو شامل نہیں ہیں لیکن تین دن شامل ہیں جن کو تنہا حیض بنانا ممکن ہے لہذا فقط یہی تین دن حیض ہوں گے بقیہ استحاضہ۔

(7) عورت کی عادت اب یوں بدل گئی کہ پہلے 55 دن طہر کے بعد 5 دن حیض کی عادت تھی لیکن اب 57 دن طہر کے بعد 3 دن حیض کی عادت بن گئی۔

مثال عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھا اور 25 دن پاک رہتی تھی لیکن اس بار مہینے کے پہلے 2 دن خون نہیں آیا بلکہ تیسرے دن شروع ہوا اور پھر مسلسل تیرہ (13) تاریخ تک چلتا رہا یعنی تیرہویں دن بھی آیا اور کل گیارہ دن بن گئے۔

عورت کی عادت

<table dir="rtl">
<tr><td>1</td><td>2</td><td>3</td><td>4</td><td>5</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>30</td></tr>
<tr><td colspan="5">حیض</td><td colspan="25">25 دن طہر</td></tr>
</table>

مسئلے کی صورت

<table dir="rtl">
<tr><td colspan="5">پرانی عادت کا زمانہ</td><td colspan="25"></td></tr>
<tr><td>1</td><td>2</td><td>3</td><td>4</td><td>5</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>11</td><td>12</td><td>13</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>30</td></tr>
<tr><td></td><td colspan="12">11 دن خون آیا</td><td colspan="17">خون نہیں آیا</td></tr>
</table>

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ جو حیض کی عادت کے دن تھے ان میں سے پہلے 2 دن خون نہیں آیا تیسرے دن سے خون آنا شروع ہوا۔

(2) خون گیارہ دن آیا اس لئے فاسد ہے۔ البتہ ان میں تین دن عادت والے ہیں اور آٹھ دن طہر کے زمانے میں خون آیا۔

مسئلے کی انتہائی صورت

<table dir="rtl">
<tr><td colspan="2"></td><td colspan="3">نئی عادت</td><td colspan="25"></td></tr>
<tr><td>1</td><td>2</td><td>3</td><td>4</td><td>5</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>11</td><td>12</td><td>13</td><td></td><td></td><td></td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>30</td></tr>
<tr><td colspan="2">طہر</td><td colspan="3">3 دن حیض</td><td colspan="8">8 دن استحاضہ</td><td colspan="17">طہر</td></tr>
</table>

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) یکم تاریخ کو اگرچہ عادت کا دن ہے لیکن چونکہ خون نہیں آیا اس لئے نمازیں جاری رکھے گی۔

(2) تین تاریخ کو خون دیکھتے ہی عورت نمازیں چھوڑ دے گی کیونکہ یہ عادت کے دن ہیں اور ان میں خون بھی آرہا ہے۔

(3) پانچ تاریخ کے بعد بھی خون جاری ہے لہذا ابھی نمازیں شروع نہیں کرے گی بلکہ اس سے رکی رہے گی۔

(4) 12 تاریخ کو خون کے دس دن مکمل ہونے پر بھی جب خون نہیں رکا بلکہ مزید آرہا ہے تو دس دن مکمل ہوتے ہی 13 تاریخ کو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی کیونکہ حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔

(5) 13 تاریخ کو بھی خون آیا تو پتا چل گیا کہ دس دن سے خون بڑھ گیا ہے اور یہ خون فاسد ہے لہذا پچھلے دنوں کی طرف دیکھنا ہوگا اور مسئلے کی تصحیح کرنی ہوگی۔

(6) چونکہ خون دس دن سے زیادہ آیا ہے اور پچھلی عادت کے تمام دنوں میں نہیں آیا بلکہ عادت کے آخری تین دنوں میں آیا ہے یعنی 3 تاریخ سے 5 تاریخ تک۔ اور حیض کا نصاب پورا ہے یعنی تنہا ان تین دنوں کو حیض بنانا ممکن ہے اس لئے فقط یہی تین دن حیض کے ہوں گے اور آگے والے بقیہ سارے ایام استحاضہ کے ہوں گے۔

(7)6 تاریخ سے 12 تاریخ تک سات دنوں میں جو نمازیں ادا نہیں کیں، اس کا کوئی گناہ نہیں ہوا، البتہ اب ان نمازوں کی قضا کرنی ہو گی کیونکہ واضح ہو چکا یہ دن حیض نہیں بلکہ استحاضہ کے تھے۔

(8)عورت کی حیض کی عادت بدل گئی یعنی پہلے پانچ دن عادت تھی لیکن اب نئی عادت تین دن ہے۔

مثال عورت کی عادت تھی کہ مہینے کے ابتدائی پانچ دن حیض آتا تھا اور 25 دن پاک رہتی تھی لیکن اس بار پانچ تاریخ پر جب خون ختم ہوا تو دوبارہ اسی مہینے کی 22 تاریخ سے خون آنا شروع ہو گیا جو اگلے مہینے کے ابتدائی تین دن چلتا رہا۔

عورت کی عادت

<table>
<tr><td>30</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="25">25 دن طہر</td><td colspan="5">حیض</td></tr>
</table>

مسئلے کی صورت

<table>
<tr><td colspan="5">پرانی عادت کا زمانہ</td><td colspan="25"></td><td colspan="5">عادت کا زمانہ</td></tr>
<tr><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td><td>30</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>23</td><td>22</td><td>21</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>5</td><td></td><td></td><td></td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="2"></td><td colspan="12">12 دن خون آیا</td><td colspan="16">16 دن کا مکمل طہر</td><td colspan="5">5 دن حیض</td></tr>
</table>

مسئلے کی تحلیل

(1)پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2)اگلے 16 دن ایک کامل طہر ہے۔

(3)بائیس تاریخ سے اگلے مہینے کی تین تاریخ تک جو خون آیا وہ

(!)فاسد ہے کیونکہ 10 دن سے زیادہ ہے۔

(!!)ان میں سے آخری 3 دن جو خون آیا یعنی یکم سے تین تک، یہ حیض کی عادت والے دن تھے۔یعنی حیض کی عادت کے تمام دنوں میں نہیں آیا لیکن حیض کا نصاب (کم از کم تین) پورا ہے۔

(!!!)بائیس سے تیس تک جو 9 دن خون آیا یہ طُہر (پاکی) کے ایام میں آیا۔

مسئلے کی انتہائی صورت

<table dir="rtl">
<tr><td colspan="5">عادت کا زمانہ</td><td colspan="25"></td><td colspan="3">نئی عادت</td><td colspan="2"></td></tr>
<tr><td>1</td><td></td><td></td><td></td><td>5</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>21</td><td>22</td><td>23</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>30</td><td>1</td><td>2</td><td>3</td><td>4</td><td>5</td></tr>
<tr><td colspan="5">5 دن حیض</td><td colspan="16">16 دن کا مکمل طہر</td><td colspan="9">9 دن استحاضہ</td><td colspan="3">3 دن حیض</td><td colspan="2">طہر</td></tr>
</table>

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہذا یکم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔

(3) 16 دن کے کامل طہر کے بعد جب 22 کو عادت کے دن آنے سے پہلے ہی دوبارہ خون شروع ہوا تو اب اس صورت میں نمازیں نہیں روکے گی بلکہ جاری رکھے گی اگرچہ خون آتا رہے کیونکہ عادت کے دن شروع ہونے سے 9 دن پہلے یہ خون شروع ہو گیا ہے اور ان 9 میں حیض کی عادت کے 5 دن جمع کریں تو مجموعہ دس سے زیادہ اور اٹھارہ سے کم بنتا ہے یعنی جواب 14 حاصل ہوتا ہے اور ایسی صورت میں حکم ہوتا ہے کہ نماز سے نہ رکے بلکہ عادت کے دن آنے تک نمازیں جاری رکھے۔ (البتہ ازدواجی تعلقات سے رکنا ہوگا۔)

(4) اس خون کے جب پانچ دن (بائیس سے چھبیس تک) پورے ہو جائیں تو احتیاطاً عورت کو غسل کر لینا چاہیے اگرچہ خون جاری ہو کیونکہ ممکن ہے بعد میں یہ ظاہر ہو کہ عادت کا زمانہ بدل گیا اور یہ والے پانچ دن حیض کے تھے۔ (اس موقع پر جو غسل کا کہا گیا یہ فرض یا واجب نہیں، بلکہ احتیاطاً اس لئے ہے تاکہ بعد میں نمازوں کا اعادہ کرنا نہ پڑے۔)

(5) تیس تاریخ تک نمازیں جاری رکھے گی پھر جب عادت کے دن یعنی اگلے ماہ کی یکم شروع ہو تو اب نمازوں سے رک جائے گی کیونکہ یہ عادت کے دن ہیں اور خون بھی آ رہا ہے۔

(6) نئے ماہ کے تین دن پورے ہونے پر جب خون رکا تو نہا کر نمازیں شروع کر دے گی کیونکہ خون رک چکا ہے اور اب دو چیزیں معلوم ہو گئیں:

(۱) یہ خون دس دن سے بڑھ چکا ہے۔ (۲) عادت کے سب نہیں بلکہ فقط تین دنوں میں خون آیا ہے۔ اور تنہا ان تین کو حیض بنانا ممکن ہے۔

(7)لہذا فقط عادت والے تین دن ہی حیض کہلائیں گے اور باقی پچھلے دن جن میں خون آیا وہ سب استحاضہ ہیں۔

(8)بائیس سے تیس تک 9 دن جو نمازیں پڑھیں وہ درست واقع ہوئیں، یونہی ان دنوں اگر رمضان کے روزے رکھے تھے تو وہ بھی درست ہو گئے۔

(9)عورت کی حیض کی عادت بدل کر کم ہو گئی یعنی پہلے مہینے کے ابتدائی پانچ دن عادت تھی اور اب کم ہو کر ابتدائی تین دن عادت بن گئی۔

مثال: عادت مہینے کے ابتدائی پانچ(5) دن حیض اور پچپن(55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ(5) دن خون آیا پھر پچپن(55) دن پاک رہی اور پھر اگلے نو(9) دن خون آیا۔

عورت کی عادت

60																5	4	3	2	1
55 دن طہر																5 دن حیض				

مسئلے کی صورت

				پرانی عادت کا زمانہ																											
69	68	67	66	65	64	63	62	61	60	59	58	-	-	-	-											6	5	4	3	2	1
9 دن خون آیا									55 دن خون نہیں آیا																		5 دن حیض				

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2)اگلے پچپن دن عادت کے مطابق پاکی کے دن رہے ہیں۔

(3)61 سے 69 تک نو(9) دن جو خون آیا، یہ

(!) صحیح خون ہے کیونکہ حیض کا کم از کم نصاب یعنی تین دن مکمل ہے اور دس دن سے زیادہ بھی نہیں ہوا ہے اور یہ خون ایک صحیح و کامل طہر کے بعد آیا ہے۔

(!!)ان نو(9) دنوں میں سے پہلے پانچ دن تو عادت مطابق حیض کے ہی دن تھے اور اگلے چار دن عادت سے زائد پاکی کی عادت کے دنوں میں خون آیا ہے۔

مسئلے کی انتہائی صورت

<table>
<tr><td colspan="9">حیض کی نئی عادت کا زمانہ</td><td colspan="23"></td></tr>
<tr><td>69</td><td>68</td><td>67</td><td>66</td><td>65</td><td>64</td><td>63</td><td>62</td><td>61</td><td>60</td><td>59</td><td>58</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td>-</td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td></td><td>6</td><td>5</td><td>4</td><td>3</td><td>2</td><td>1</td></tr>
<tr><td colspan="9">9 دن حیض</td><td colspan="18">55 دن طہر</td><td colspan="5">5 دن حیض</td></tr>
</table>

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہذا اکیم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3) 55 دن کے طہر کے بعد جب 61 نمبر والے دن دوبارہ خون دیکھے گی تو نمازیں روک دے گی کیونکہ عادت کے دن ہیں اور اس میں خون بھی آرہا ہے۔

(4) خون جب تک جاری رہے گا نمازوں سے رکی رہے گی پھر نو(9) دن مکمل ہونے کے بعد جب خون رکا تو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔

(5) خون چونکہ دس دن سے زیادہ نہیں بڑھا اور ایک کامل طہر کے بعد آیا ہے اس لئے یہ سارے نو دن حیض کے ہی ہوں گے۔ اور عورت کی عادت دنوں کی تعداد کے اعتبار سے بدل جانے کا حکم ہو گا یعنی پہلے 5 دن حیض کی عادت تھی لیکن اب 9 دن عادت بن گئی۔ (یہ حکم اس وقت ہے جب اس سے اگلے کم از کم 15 دن خون نہ آئے، ورنہ حکم بدل جائے گا۔)

(6) طہر (پاکی) کی عادت پہلے کی طرح اب بھی 55 دن برقرار ہے۔

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر پچاس (50) دن پاک رہی اور پھر اگلے دس (10) دن خون آیا۔

عورت کی عادت

60																					5	4	3	2	1
55 دن طہر																					5 دن حیض				

مسئلے کی صورت

پرانی عادت کا زمانہ																													
65	64	63	62	61	60	59	58	57	56	55	54	-	-	-	-									6	5	4	3	2	1
10 دن خون آیا										50 دن خون نہیں آیا															5 دن حیض				

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) اگلے پچاس دن جو خون نہیں آیا یہ ایک کامل و صحیح طہر ہے۔

(3) 56 سے 65 تک دس (10) دن جو خون آیا، یہ

(۱) صحیح خون ہے کیونکہ حیض کا کم از کم نصاب یعنی تین دن مکمل ہے اور یہ خون دس دن سے زیادہ بھی نہیں ہوا اور یہ خون ایک صحیح و کامل طہر کے بعد آیا ہے۔

(۲) ان دس دنوں میں سے آخری پانچ دن تو عادت مطابق حیض کے ہی دن تھے اور اس سے پہلے والے پانچ دن جو خون آیا یہ حیض کی عادت کے زمانے سے پہلے پاکی کے دنوں میں آیا ہے۔

مسئلے کی انتہائی صورت

حیض کی نئی عادت کا زمانہ																													
65	64	63	62	61	60	59	58	57	56	55	54	-	-	-	-									6	5	4	3	2	1
10 دن حیض										50 دن طہر															5 دن حیض				

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھالہذا کیم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3) 50 دن کے طہر کے بعد جب 56 نمبر والے دن دوبارہ خون دیکھے گی تو نمازیں روک دے گی کیونکہ عادت کے دن شروع ہونے سے 5 دن پہلے یہ خون شروع ہوا ہے اور اس 5 میں حیض کی عادت کے 5 دن جمع کریں تو مجموعہ دس سے زیادہ نہیں بنتا یعنی جواب 10 حاصل ہوتا ہے اور ایسی صورت میں حکم ہوتا ہے کہ نماز سے رک جائے۔

(4) خون جب تک جاری رہے گا نمازوں سے رکی رہے گی پھر جب دس (10) دن مکمل ہونے پر خون رکا تو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔

(5) خون چونکہ دس دن سے زیادہ نہیں بڑھا اور ایک کامل طہر کے بعد آیا ہے اس لئے یہ سارے دس دن حیض کے ہی ہوں گے۔ اور عورت کی عادت دنوں کی تعداد کے اعتبار سے بدل جانے کا حکم ہو گا یعنی پہلے 5 دن حیض کی عادت تھی لیکن اب 10 دن عادت بن گئی۔ اور طہر کی عادت بھی بدل گئی یعنی پہلے 55 دن طہر کی عادت تھی لیکن اب کم ہو کر 50 دن بن گئی۔ لہذا نئی عادت یوں ہے کہ 50 دن طہر کے بعد 10 دن حیض کے ہیں۔ (واضح رہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب اس سے اگلے کم از کم 15 دن خون نہ آئے، ورنہ حکم بدل جائے گا۔)

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر چون (54) دن پاک رہی اور پھر اگلے آٹھ (8) دن خون آیا۔

عورت کی عادت

60	59	58	57	-	-	-	-	-									6	5	4	3	2	1
55 دن طہر																		5 دن حیض				

مسئلے کی صورت

	پرانی عادت کا زمانہ																												
67	66	65	64	63	62	61	60	59	58	57	-	-	-	-	-									6	5	4	3	2	1
8 دن خون آیا								54 دن خون نہیں آیا																	5 دن حیض				

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) اگلے چون دن جو خون نہیں آیا یہ ایک کامل و صحیح طہر ہے۔

(3) 60 سے 67 تک آٹھ (8) دن جو خون آیا، یہ

(۱) صحیح خون ہے کیونکہ حیض کا کم از کم نصاب یعنی تین دن مکمل ہے اور یہ خون دس دن سے زیادہ بھی نہیں ہوا اور یہ خون ایک صحیح و کامل طہر کے بعد آیا ہے۔

(۲) ان آٹھ دنوں میں سے آخری دو دن اور پہلا ایک دن وہ طہر کا زمانہ تھا جس میں اس بار خون آیا ہے اور درمیان والے پانچ دن عادت کے مطابق حیض کے ہی دن تھے۔

مسئلے کی انتہائی صورت

8 دن حیض								54 دن طہر																		5 دن حیض				
67	66	65	64	63	62	61	60	59	58	57	-	-	-	-	-										6	5	4	3	2	1
حیض کی نئی عادت کا زمانہ																														

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھالہذا ایکم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3) 54 دن کے طہر کے بعد جب 60 نمبر والے دن دوبارہ خون دیکھے گی تو نمازیں روک دے گی کیونکہ عادت کے دن شروع ہونے سے 1 دن پہلے یہ خون شروع ہوا ہے اور اس 1 میں حیض کی عادت کے 5 دن جمع کریں تو مجموعہ دس سے زیادہ نہیں بنتا یعنی جواب 6 حاصل ہوتا ہے اور ایسی صورت میں حکم ہوتا ہے کہ نماز سے رک جائے۔

(4) خون جب تک جاری رہے گا نمازوں سے رکی رہے گی پھر جب آٹھ (8) دن مکمل ہونے پر خون رکا تو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔

(5)خون چونکہ دس دن سے زیادہ نہیں بڑھااور ایک کامل طہر کے بعد آیا ہے اس لئے یہ سارے آٹھ دن حیض کے ہی ہوں گے۔ اور عورت کی عادت بدل جانے کا حکم ہو گا یعنی پہلے 5 دن حیض کی عادت تھی لیکن اب 8 دن عادت بن گئی۔ اور طہر کی عادت بھی بدل گئی یعنی پہلے 55 دن طہر کی عادت تھی لیکن اب کم ہو کر 54 دن بن گئی۔ لہذا اب 54 دن طہر کے بعد 8 دن حیض آنے کی نئی عادت مقرر ہو گئی۔ (واضح رہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب اس سے اگلے کم از کم 15 دن خون نہ آئے، ورنہ حکم بدل جائے گا۔)

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر پچاس (50) دن پاک رہی اور پھر اگلے سات (7) دن خون آیا۔

عورت کی عادت

60	59	58	57			-	-	-	-	-										6	5	4	3	2	1
55 دن طہر																					5 دن حیض				

مسئلے کی صورت

پرانی عادت کا زمانہ																											
65	64	63	62	61	60	59	58	57	56	55	-	-	-	-	-						6	5	4	3	2	1
			7 دن خون آیا							50 دن خون نہیں آیا												5 دن حیض				

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) اگلے پچاس دن جو خون نہیں آیا یہ ایک کامل و صحیح طہر ہے۔

(3) 56 سے 62 تک سات (7) دن جو خون آیا، یہ

(۱) صحیح خون ہے کیونکہ حیض کا کم از کم نصاب یعنی تین دن مکمل ہے اور یہ خون دس دن سے زیادہ بھی نہیں ہوا اور یہ خون ایک صحیح وکامل طہر کے بعد آیا ہے۔

(۲) ان سات دنوں میں سے آخری دو دن عادت کے مطابق حیض کے ہی دن تھے۔ اور اس سے پہلے

والے پانچ دن وہ پاکی کا زمانہ تھا جس میں اس بار خون آیا ہے یعنی حیض کی عادت آنے سے پانچ دن پہلے ہی خون شروع ہو گیا۔

مسئلے کی انتہائی صورت

	حیض کی نئی عادت کا زمانہ																							
65	64	63	62	61	60	59	58	57	56	55	-	-	-	-	-									6	5	4	3	2	1
	7 دن حیض									50 دن طہر															5 دن حیض				

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہٰذا یکم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3) 50 دن کے طہر کے بعد جب 56 نمبر والے دن دوبارہ خون دیکھے گی تو نمازیں روک دے گی کیونکہ عادت کے دن شروع ہونے سے 5 دن پہلے یہ خون شروع ہوا ہے اور ان 5 میں حیض کی عادت کے 5 دن جمع کریں تو مجموعہ دس سے زیادہ نہیں بنتا یعنی جواب 10 حاصل ہوتا ہے اور ایسی صورت میں حکم ہوتا ہے کہ نماز سے رک جائے۔

(4) خون جب تک جاری رہے گا نمازوں سے رکی رہے گی پھر جب سات (7) دن مکمل ہونے پر خون رکا تو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔

(5) خون چونکہ دس دن سے زیادہ نہیں بڑھا اور ایک کامل طہر کے بعد آیا ہے اس لئے یہ سارے سات (7) دن حیض کے ہی ہوں گے۔ اور عورت کی عادت بدل جانے کا حکم ہوگا یعنی پہلے 5 دن حیض کی عادت تھی لیکن اب 7 دن عادت بن گئی۔ اور طہر کی عادت بھی بدل گئی یعنی پہلے 55 دن طہر کی عادت تھی لیکن اب کم ہو کر 50 دن بن گئی۔ لہٰذا اب 50 دن طہر کے بعد 7 دن حیض آنے کی نئی عادت مقرر ہو گئی۔ (واضح رہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب اس سے اگلے کم از کم 15 دن خون نہ آئے، ورنہ حکم بدل جائے گا۔)

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر اٹھاون (58) دن پاک رہی اور پھر اگلے تین (3) دن خون آیا۔

عورت کی عادت

60	59	58	57		-	-	-	-	-											6	5	4	3	2	1
55 دن طہر																					5 دن حیض				

مسئلے کی صورت

	پرانی عادت کا زمانہ																														
66	65	64	63	62	61	60	59					-	-	-	-											6	5	4	3	2	1
3 دن خون آیا			58 دن خون نہیں آیا																								5 دن حیض				

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) اگلے اٹھاون (58) دن جو خون نہیں آیا یہ ایک کامل و صحیح طہر ہے۔

(3) 64 سے 66 تک تین (3) دن جو خون آیا، یہ

(۱) صحیح خون ہے کیونکہ حیض کا کم از کم نصاب یعنی تین دن مکمل ہے اور یہ خون دس دن سے زیادہ بھی نہیں ہوا، اور یہ خون ایک صحیح و کامل طہر کے بعد آیا ہے۔

(۲) ان خون والے تین دنوں میں سے پہلے 2 دن عادت کے مطابق حیض کے ہی دن تھے۔ اور اس سے اگلا یعنی خون کا تیسرا دن پاکی کا زمانہ تھا جس میں اس بار خون آیا ہے۔

(۳) 61 سے 63 تک کے تین حیض کی عادت کے دن تھے لیکن اس بار ان تین دنوں میں خون نہیں آیا۔

مسئلے کی انتہائی صورت

حیض کی نئی عادت																															
66	65	64	63	62	61	60	59					-	-	-	-											6	5	4	3	2	1
3 دن حیض																											5 دن حیض				

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہٰذا کیم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3) جب تک خون دوبارہ نہ آئے نمازیں جاری رکھے گی اگرچہ حیض کی عادت کا زمانہ آجائے۔ لہٰذا 61، 62 اور 63 نمبر والے تین دنوں میں بھی نمازیں جاری رکھے گی۔

(4) پھر 58 دن کے طہر کے بعد جب 64 نمبر والے دن دوبارہ خون دیکھے گی تو نمازیں روک دے گی کیونکہ ایک کامل طہر کے بعد خون آیا ہے۔

(5) خون جب تک جاری رہے گا نمازوں سے رکی رہے گی پھر جب تین (3) دن مکمل ہونے پر خون رکا تو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی۔

(6) خون چونکہ دس دن سے زیادہ نہیں بڑھا اور تین دن سے کم بھی نہیں ہے اور ایک کامل طہر کے بعد آیا ہے اس لئے یہ سارے تین (3) دن حیض کے ہی ہوں گے۔ اور عورت کی عادت بدل جانے کا حکم ہو گا یعنی پہلے 5 دن حیض کی عادت تھی لیکن اب 3 دن عادت بن گئی۔ اور طہر کی عادت بھی بدل گئی یعنی پہلے 55 دن طہر کی عادت تھی لیکن اب بڑھ کر 58 دن بن گئی۔ لہٰذا اب 58 دن طہر کے بعد 3 دن حیض آنے کی نئی عادت مقرر ہو گئی۔ (واضح رہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب اس سے اگلے کم از کم 15 دن خون نہ آئے، ورنہ حکم بدل جائے گا۔)

مثال عادت مہینے کے ابتدائی پانچ (5) دن حیض اور پچپن (55) دن پاک رہنے کی تھی۔ اگلی بار عادت کے مطابق مہینے کے شروع میں پانچ (5) دن خون آیا پھر چونسٹھ (64) دن پاک رہی اور پھر اگلے سات (7) دن خون آیا۔

عورت کی عادت

60																6	5				1
55 دن طہر																	5 دن حیض				

مسئلے کی صورت

	پرانی عادت کا زمانہ	
76 75 74 73 72 71 70	69 65 61	5
	64 دن خون نہیں آیا	5 دن حیض

مسئلے کی تحلیل

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا۔

(2) اگلے چونسٹھ (64) دن جو خون نہیں آیا یہ ایک کامل و صحیح طہر ہے۔

(3) 70 سے 76 تک سات (7) دن جو خون آیا، یہ

(۱) صحیح خون ہے کیونکہ حیض کا کم از کم نصاب یعنی تین دن مکمل ہے اور یہ خون دس دن سے زیادہ بھی نہیں ہوا، اور یہ خون ایک صحیح و کامل طہر کے بعد آیا ہے۔

(۲) حیض کی عادت کے دنوں میں یا اس سے پہلے بالکل خون نہیں آیا، بلکہ جتنے دن بھی خون آیا وہ عادت کا زمانہ گزرنے کے بعد پاکی کی عادت والے دنوں میں ہی آیا ہے۔

مسئلے کی انتہائی صورت

حیض کی نئی عادت کا زمانہ		
76 75 74 73 72 71 70	69 65 61	5
7 دن حیض	64 طہر	5 دن حیض

مرحلہ وار تفصیلی احکام

(1) پہلے پانچ دن عادت کے مطابق خون حیض تھا لہذا ایکم کو خون دیکھتے ہی نمازیں روک دے گی۔

(2) پانچ دن بعد جب خون بند ہوا تو طہارت حاصل کر کے نمازیں شروع کر دے گی، روزہ رکھ سکے گی۔

(3) جب تک خون دوبارہ نہ آئے نمازیں جاری رکھے گی اگرچہ حیض کی عادت کا زمانہ آجائے۔ لہذا 61 سے 69 تک

تمام دنوں میں نمازیں جاری رکھے گی۔

(4) پھر 64 دن کے طہر کے بعد جب 70 نمبر والے دن دوبارہ خون دیکھے گی تو نمازیں روک دے گی کیونکہ ایک کامل طہر کے بعد خون آیا ہے۔

(5) خون جب تک جاری رہے گا نمازوں سے رکی رہے گی پھر جب سات (7) دن مکمل ہونے پر خون رکا تو غسل کر کے نمازیں شروع کر دے گی کیونکہ جب خون رک جائے تو نمازیں شروع کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

(6) خون چونکہ دس دن سے زیادہ نہیں بڑھا اور تین دن سے کم بھی نہیں ہے اور ایک کامل طہر کے بعد آیا ہے اس لئے یہ سارے سات (7) دن حیض کے ہی ہوں گے۔ اور عورت کی عادت بدل جانے کا حکم ہو گا یعنی پہلے 5 دن حیض کی عادت تھی لیکن اب سات (7) دن عادت بن گئی۔ اور طہر کی عادت بھی بدل گئی یعنی پہلے 55 دن طہر کی عادت تھی لیکن اب بڑھ کر 64 دن بن گئی۔ لہٰذا اب 64 دن طہر کے بعد 7 دن حیض آنے کی نئی عادت مقرر ہو گئی۔ (واضح رہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب اس سے اگلے کم از کم 15 دن خون نہ آئے، ورنہ حکم بدل جائے گا۔)

عورت کو اپنی حیض کی عادت یاد رکھنی چاہیے، بعض اوقات یاد نہ ہونے کی وجہ سے کافی پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات پچھلے کئی ماہ کی روٹین دیکھ کر بھی فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے سابقہ کئی ماہ کی روٹین یاد رکھنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ ہر ماہ اپنی کیفیت کو لکھ کر نوٹ کر لیا جائے۔ جس میں چند چیزیں نوٹ کرنی ہوں گی کہ کس دن خون آیا اور کس دن ختم ہوا۔ اور شروع ہونے اور ختم ہونے کا وقت کیا تھا۔ نوٹ کرنے کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں، اگلے صفحے میں ایک خاکہ دیا گیا ہے۔ نوٹ کرنے کے لئے یہ طریقہ بھی اپنایا جا سکتا ہے۔

حیض کے اور پاکی کے دن تحریراً نوٹ کرنے کے لئے خاکہ

مہینہ	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	ابتداء/انتہاء
1																																7:15 pm/9:30am
2																																4:15pm/10:00pm
3																																
4																																
5																																
6																																
7																																
8																																
9																																
10																																
11																																
12																																

حمل کے دورانیے میں خون کے اور پاکی کے دن تحریراً نوٹ کرنے کے لئے خاکہ

مہینہ	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	ابتداء / انتہاء
1																																7:15 pm/9:30am
2																																10:00pm
3																																5pm
4																																
5																																
6																																
7																																
8																																
9																																
10																																ولادت:am7:30
11																																4:00 pm
12																																8:15 pm/11:30am

ماخذ و مراجع

احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ
1	صحیح بخاری	دار طوق النجاۃ، 2001
2	صحیح مسلم	دار احیاء التراث العربی، بیروت، 2010
3	سنن ابی داوٗد	مکتبہ عصریہ، بیروت
4	سنن الترمذی	مصطفی البابی الحلبی، مصر، 1975
5	سنن ابن ماجہ	دار احیاء الکتب العربیۃ، 1997
6	سنن دار قطنی	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2004
7	سنن الدارمی	دار المغنی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، 2000
8	المستدرک للحاکم	دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1990
9	المعجم الکبیر	القاھرۃ، 1994
10	المعجم الاوسط	دار الحرمین، القاھرۃ، 1994
11	موطا امام محمد مع التعلیق الممجد	دار القلم، دمشق
12	مصنف ابن ابی شیبہ	مکتبۃ الرشد، ریاض، 1988
13	مصنف عبد الرزاق	المجلس العلمی، ھند، 1982
14	کنز العمال	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1981
15	معرفۃ السنن والآثار	دار قتیبہ، دمشق، 1991
16	عمدۃ القاری	دار احیاء التراث العربی، بیروت، 2010
17	شرح معانی الآثار	عالم الکتب، 1994
18	شرح مشکل الآثار	مؤسسۃ الرسالۃ، 1994
19	نزہۃ القاری	فرید بک سٹال، 2007
20	مراۃ المناجیح	نعیمی کتب خانہ، 1959

فقہی کتب

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ
21	رسالہ منحل الواردین من مجموعۃ رسائل ابن عابدین	کوئٹہ
22	در مختار مع رد المحتار	دار الفکر، 1992
23	در مختار مع رد المحتار مع حاشیۃ الرافعی	کوئٹہ
24	جد الممتار، مکتبۃ المدینہ	کراچی، 2013
25	طوالع الانوار شرح در مختار	مخطوط
26	فتاوی ہندیہ	دار الفکر، بیروت، 1892
27	تاتار خانیہ	کوئٹہ، 2010
28	حاشیہ زاد المتزوجین شرح ذخر المتاھلین	مخطوطہ
29	مبسوط سرخسی	دار المعرفہ، بیروت، 1993
30	فتح القدیر	دار الفکر، بیروت، 1993
31	منحۃ الخالق حاشیہ البحر الرائق	دار الکتاب الاسلامی
32	حاشیہ طحطاوی علی المراقی	دار الکتب العلمیہ، 1997
33	حیرۃ الفقہاء	دار الکتب العلمیہ، بیروت
34	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور، 1991
35	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ، کراچی، 2004
36	فتاویٰ افریقہ	شبیر برادرز، 2004

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حدیث پاک

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کا فرمان عالیشان ہے:

”اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ“

یعنی صفائی نصف ایمان ہے۔

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، الحدیث 3530، ج 5، ص 308)

978-969-722-238-4

01013317

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net